ہندو دھرم

گورونانک جی کی نظر میں

(تحقیقی و تنقیدی مطالعہ)

تالیف:۔ عباد اللہ صاحب گیانی

الحمد پبلیکیشنز
۲۷۳۹ نیاریان اسٹریٹ جی بی روڈ، دہلی ۶

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ناوں خدائی اللہ بھیا

(گورو گرنتھ صاحب وار آسا محلہ سوم ص۴۷)

ہندو دھرم

گورو نانک جی کی نظر میں

تحقیقی و تنقیدی مطالعہ

تالیف

عباد اللہ صاحب گیانی

الحمد پبلیکیشنز

۲۷۳۹ نیاریان اسٹریٹ جی بی روڈ دہلی ۶

سالِ طباعت ۱۹۹۱ء
مطبع فوٹو آفسیٹ پرنٹرز بلیماران دہلی ۶
تعداد ۵۰۰
ناشر ایس ایم شریف قریشی
قیمت اٹھارہ روپے ۱۸

HINDU DHARM GURUNANAK JI
KI NAZERMEN
BY. IBAAD ULLAH GIANI
(URDU)

ملنے کے پتے

(۱) الحمد پبلی کیشنز ۲۷۳۹ نیاریان اسٹریٹ، جی بی روڈ، دہلی ۶
(۲) مکتبہ ثناء اللہ امرتسری اکیڈمی، ۳۳۴۴ نئی سڑک، دہلی ۶
(۳) مکتبہ ترجمان ۴۱۱۶ - اہل حدیث منزل، اردو بازار، جامع مسجد دہلی ۶
(۴) اسلامک پبلشنگ ہاؤس، ۴۰۸۵، گلی نل والی " " "
(۵) دار الکتاب ۱۴۸۸ - پٹودی ہاؤس دریا گنج، نئی دہلی ۲
(۶) الدار العلمیہ ۳۸۰۵ - موری گیٹ، دہلی ۶
(۷) کتب خانہ انجمن ترقی اردو - اردو بازار جامع مسجد دہلی ۱۱۰۰۰۶

انتساب

ان صداقت شعار اور انصاف پسند لوگوں کے نام

جو

مختلف مذاہب کا غیر جانبدارانہ رنگ میں مطالعہ کرنے کا شوق رکھتے ہیں

(مصنّف)

فہرست مضامین



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم   نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم

عرضِ حال

آج سے تقریباً پانچ صدیاں قبل یعنی سمت ۱۵۲۶ بکرمی (مطابق ۱۴۶۹ء) میں گورو نانک جی پنجاب کے ایک متوسط درجہ کے ہندو گھرانہ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد ماجد کا اسمِ گرامی بابا کلیان چند عرف کالو تھا۔ اور والدہ محترمہ کو ماتا ترتپا جی کہتے تھے۔ بعض کتب میں ان کا نام ماتا تابی بی مرقوم ہے[1]۔ گورو جی کی تاریخ پیدائش اور جائے پیدائش سے متعلق سکھ ودوانوں میں بہت اختلاف ہے۔ چنانچہ ایک طبقہ کا یہ خیال ہے کہ گورو نانک جی رائے بھوئے کی تلونڈی میں جسے آجکل ننکانہ صاحب کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ کاتک شدی پورن ماشی کو پیدا ہوئے تھے[2]۔

---

[1] ۔ جنم ساکھی بھائی بالا ۱۸۷۱ء والی ص ۵۵، ص ۶۲، ص ۶۷ ؎

[2] ۔ جنم ساکھی بھائی بالا ص ۳، نانک پرکاش پوربارده ادھیائے ۲، گورو دوارے درشن ص ۳ گورتیرتھ سنگرہ ص ۹، گوردھام سنگرہ ص ۱، گوردھام دیدار ص ۱۱۱۔ تواریخ گورو خالصہ ص ۸۱۔ پنتھ پرکاش نواس ۴۔ اتہاس گورو خالصہ ہندی ص ۱۳۔ گورمت لیکچر ص ۵۔ کیش فلاسفی ص ۳۱۔ ۵۲۔ لیکچر ص ۲۔ سکھاں دے راج دی وتھیا ص ۳، سوانحمری گورو نانک دیو جی ص ۲۔ گورو گوبند سنگھ جی ص ۲۱ تواریخ سکھاں ص ۱۳، جیون چرتر سری چند جی ص ۱، سدھانت بودھنی ص ۶۲، گورو نانک جوت تے سروپ ص ۲۶، گورتیرتھ سنگرہ ص ۹، آدبیڑ دا سنکلنا کال ص ۱۱، سکھ اتہاس حصہ اول ص ۶، گورو پنتھ ادبی ص ۲ صادا اتہاس حصہ اوّل ص ۲۶، وساکھ نہیں کتک ص ۱، نام دھاری اتہاس حصہ اوّل ص ۱۷ ؎

دوسرے طبقہ کے بقول گوروجی کی پیدائش بساکھی کے دن ہوئی تھی[1]۔ بعض ودوانوں نے ان دونوں روائتوں کو یکجا کرنے کے خیال سے یہ بیان کیا ہے۔ بساکھی کے دن تو گوروجی نے ماتا کے پیٹ میں قرار پایا تھا۔ اور کاتک شدی پورن ماشی کو پیدا ہُوئے تھے[2]۔ ایک اور سکھ ودوان رقمطراز ہے کہ بساکھی کے دن گوروجی کی جسمانی پیدائش ہوئی تھی۔ اور کاتک پورن ماشی کو روحانی یعنی جبکہ انہیں گیان حاصل ہُوا تھا[3]۔ یہ گوروجی کی تاریخ پیدائش کے اختلاف کو دُور کرنے کی ایک کوشش ہی کہلائے گا۔

گورونانک جی کی تاریخ پیدائش کے متعلق ایک خیال یہ بھی ہے کہ گوروجی ساون شدی تیج سمت ۱۵۲۶ بکرمی (مطابق ۱۴۶۹ء) کو پیدا ہوئے تھے[4]۔ بعض نے گوروجی کا جنم دن سمت ۱۵۲۵ بکرمی (مطابق ۱۴۶۸ء) بیان کیا ہے[5]۔ اس کے علاوہ گوروجی کا سمت ۱۵۲۰ بکرمی (مطابق ۱۴۶۳ء) میں پیدا ہونا بیان کرنے والے ودوان بھی موجود ہیں[6]۔ نیز ایک ودوان کے بقول گوروجی نے سمت ۱۵۳۶ بکرمی (مطابق ۱۴۷۹ء) میں جنم دھارن کیا تھا[7]۔

---

۱ :۔ ولایت والی جنم ساکھی ص۱۔ میکالف اتہاس حصہ اوّل ص۹۔ جنم ساکھی بھائی منی سنگھ جی ص۱۱، گورمت درشن ص۲۷، کتک کہ وساکھ ص۲۶۱، جگت پردیپ نمبر۲ ص۵، خالصہ رہت پرکاش ص۶۳، گورو بنساولی ص۲، وشونور ص۲، سکھ ہندو نہیں ص۸، نانک شاہی جنتری ص۴۲، ماخذ تاریخ سکھاں۔ مالوہ اتہاس حصہ اوّل ص۹، سگل جماعتی ص۱۱، جنم ساکھی سری گورونانک دیوجی ص۹، سودھی ہریان والی)۔ ننکانہ صاحب دے پراتن حال ص۲، گورونانک جوت تے سروپ ص۱۲۶، مہان کوش ص۵۱۹، سکھ اتہاس حصہ اوّل ص۶، گورپور بھجنے ص۴۳، ساڈا اتہاس حصہ اول ص۴۴، تواریخ گورو خالصہ پنتھ ص۱۵۔ جیون کتھا گورونانک دیو ص۲۹۔ جیون برتانت سری گورونانک دیوجی ص۱۲۔

۲ :۔ بھجے مکت ص۳۸۲۔

۳ :۔ ہفت روزہ فتح دہلی ۲ نومبر ۱۹۵۲ء۔

۴ :۔ پنجاب دا سنکھیپ اتہاس ص۱۰۷۔

۵ :۔ رسالہ سیس گنج دہلی جولائی ۱۹۶۹ء۔

۶ :۔ ساڈا اتہاس تکھت پنجابی ساہت ص۲۵۲۔

۷ :۔ سچی کھوج حصہ اوّل ص۱۸۳۔

ایک مشہور سکھ وددان ڈاکٹر پیار سنگھ جی نے اس تعلق میں یہ بیان کیا ہے :-

"کتک پورن ماشی کو پیدا ہونا اور ننکانہ صاحب میں پیدائش کا ہونا درامل بابا سری چند کی زندگی سے متعلق روایت تھی۔ لیکن کسی غلط فہمی کی بنا پر اسے گورو نانک دیو جی کے نام کے ساتھ جوڑ دیا گیا...... پس گورو نانک جی کی تاریخ پیدائش ٹھیک سمت ۱۵۲۵ بکرمی (مطابق ۱۴۶۸ء) بساکھ سُدی تیج اور جنم استھان چاہلاں والا اور تاریخ وفات سمت ۱۵۹۵ بکرمی (مطابق ۱۵۳۸ء) اسوج سُدی دسمی ہے" لہ

گورو نانک جی کی جائے پیدائش سے متعلق یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ گورو جی اپنے ننہال کے ہاں پیدا ہوئے تھے۔ اسی نسبت سے ہی ان کا نام نانک تجویز کیا گیا تھا جس کے معنے یہ ہیں کہ وہ بچہ جو اپنے ننہال میں پیدا ہوا ہے" ٢ہ

ایک ہندو وددان لالہ امیر چند کھنہ نے اس سلسلہ میں یہ بیان کیا ہے۔ کہ :-

"میرا یقین ہے کہ جو بچہ اپنے ننہال میں پیدا ہو وہ بہت ذہین اور طاقتور

لہ :- آدساکھیاں دیباچہ ص۱۷ :

٢ہ :- تواریخ گورو خالصہ (اُردو) ص۲۹، مختصر مکمل تواریخ گورو خالصہ (اُردو) ص۷، گورپورب نرنے ص۴۳، اتہاس گورو خالصہ (ہندی) ص۷، تواریخ گورو خالصہ ص۱۰ حاشیہ، گورپرنالیاں ص۹۱ جنم ساکھی سری گورو نانک دیو جی سوڈھی مہربان والی ص۹، ہسٹری آف دی سکھز (انگریزی) مسٹر کننگھم والی ص۳۹، سری گورو نانک دیو جی دے پوتر استھان - دھرم سالاں تے گوردوارے ص۱۱، گوردھام سنگرہ ص۲۳، جیون چرتر گورو نانک دیو ص۴، گورو نانک دی انٹرپرائیڈ (انگریزی) ص۲۶ : اور ہفت روزہ خالصہ سماچار امرتسر جلد ۴ نمبر ۳، ہفت روزہ فتح دہلی ۲ نومبر ۱۹۵۶ء نانک پرکاش پتر کا مارچ ۱۹۶۹ء۔

ہوتا ہے۔ روحانیت کے شاستروں کا ذکر خواہ یہاں مناسب نہ ہو۔ لیکن قارئین کرام خیال رکھیں کہ بھگوان کرشن اور گورو نانک جی مہاراج کا جنم بھی اپنے ننہال میں ہوا تھا۔" [۱]

گیانی گیان سنگھ جی کے بقول گورو جی کے ننہال میں سکھوں نے ایک گوردھام بھی گوروجی کے جنم استھان کے طور پر بنا رکھا تھا۔ [۲]

اس کے برعکس بعض لوگوں کے بقول گورو نانک جی ننکانہ صاحب میں پیدا ہوئے تھے [۳] اور وہاں کا گوردوارہ جنم استھان ان کی پیدائش کی یادگار ہے [۴] مگر بعض کا خیال ہے کہ ننکانہ صاحب میں گورو نانک جی کے فرزند ارجمند بابا سری چند جی پیدا ہوئے تھے [۵] اور وہاں کا گوردوارہ جنم استھان اصل میں بابا سری چند کا جنم استھان ہے۔ اسے بابا ہنومان جی اداسی نے سمت ۱۷۳۸ بکرمی (مطابق ۱۶۸۱ء) میں تعمیر کروایا تھا [۶]

سکھ ودوان یہ بھی بیان کرتے ہیں کہ گوروجی کے والدین کو ایک مسلمان فقیر نے گوروجی کی پیدائش سے قبل بشارت دی تھی جیساکہ ایک سکھ ودوان نے بعض تاریخی کتب کے حوالہ سے لکھا ہے:۔

"ایک مسلمان فقیر نے گوروجی کے والد کو آپ کی پیدائش کی بشارت دی تھی" [۷]

ڈاکٹر موہن سنگھ جی بیان کرتے ہیں۔ تلونڈی کے رئیس رائے بلار نے گورو نانک جی کی پیدائش کے موقعہ پر ایک عجیب قسم کا خواب دیکھا تھا جیساکہ ان کا بیان ہے کہ:۔

---

[۱] :- رسالہ گورو سندیش یمنا نگر اگست ۱۹۶۶ء ؛ [۲] :- گوردھام سنگرہ ص ۲۳

[۳] :- نام دھاری اتہاس حصہ اول ص ۱۰، سکھ اتہاس حصہ اول ص ۹، مہان کوش ص ۵۱۹، گورو بنساولی ص ۲۱، پنتھ پرکاش نواس ص ۲۰۶، جیون برتانت سری گورو نانک دیوجی ص ۱۳، مالوہ اتہاس حصہ اول ص ۹۔

[۴] :- مہان کوش ص ۵۱۹، گورتیرتھ سنگرہ ص ۹ ؛ [۵] :- آدساکھیاں دیباچہ ص ۱۰ ؛

[۶] :- شروت منوہر تامرت حصہ دوم ص ۱۳۱ ؛ [۷] :- رسالہ سنت سپاہی امرتسر نومبر ۱۹۶۵ء ؛

اوچی ماڑی آپنی ستارائے بلار
اللہ اکبر آکھ کے بوڑایا ترے دار
بیگم جھول جگایا پوچھیا نال پیار
"اکی تکدا ہاں خواب وچ بولیا بے وچکار
اسماناں توں ٹٹ کے تارا اک بلکار
تونڈی تے ڈگیا چمک عجائب مار
وگ پیا وچ بار دے نوراں دا دریا
رڑھیا جاواں اوس وچ کنڈھا ہتھ نہ آ"
ایہہ تاں چنگا خواب ہے بیگم دتی دھیر
باہاں وچ سوالیا اوسنوں گھٹ اخیر
اوسے ہی پل جنمیا کالو دے گھر بال
ماتا ترپتا ہو گئی تکن سار نہال
....
پندراں سو تے چھبیا سمت بکرم رائے
تونڈی دے بھاگ جد رب نے آن جگائے لے

اس حوالے سے یہ امر واضح ہے کہ گورونانک جی کی پیدائش سے کچھ عرصہ قبل رائے بلار کو خواب کے ذریعہ پتہ چل گیا تھا کہ تونڈی سے ایک نوری دریا جاری ہوگا جو لوگوں کے دلوں کی کھیتیوں کو سیراب کرے گا۔ اس خواب کی تعبیر گورونانک جی کی پیدائش ہی تھی۔

سردار موہن سنگھ جی نے اس تعلق میں یہ بھی بیان کیا ہے کہ گورونانک جی کی پیدائش

لے :۔ نانک پرکاش پترکا ۔ مارچ ۱۹۶۹ء ؛

کے وقت جس شخصیت نے سب سے پہلے گوروجی کو اپنی گود میں لیا تھا۔ وہ ایک مسلمان دائیہ دولتاں ہی تھی۔ اور اس نے گوروجی کو نہلا دھلا کر کپڑے پہنائے تھے۔ اور پھر بسم اللہ پڑھ کر شہد چٹا دیا تھا۔ جیسا کہ مرقوم ہے:۔

لایا دائی دولتاں چک کلیجے نال
کوسے پانی نال پھر دتا ترت نہال
پٹ دے وچ لپیٹیا کیتی بہت سنبھال
پھر بسم اللہ آکھ کے دتا شہد چٹال لہ

ایک اور سکھ وِدوان نے اس تعلق میں یہ بیان کیا ہے کہ:۔

"تاریخ شاہد ہے کہ اگر کسی نے سب سے پہلے گورونانک جی کے چہرے پر نرنکاری جلو دیکھا تو دولتاں نے۔ جس کا سب سے پہلے گورونانک کے آگے سر جھکا۔ وہ خوش قسمت (مسلمان) دائیہ دولتاں ہی تھی" ۲ہ

گورو رام داس جی کے بڑے پوتے اور گورو ارجن جی کے بھتیجے سوڈھی مہربان جی بیان کرتے ہیں کہ مسلمان گورونانک جی کو ان کے بچپن سے ہی پیار اور محبت کی نظروں سے دیکھتے تھے۔ ان کا بیان ہے کہ جب گوروجی کے والدین نے گوروجی کو بیمار خیال کر کے ان کے علاج وغیرہ کے لئے ایک مسلمان ملّاں جی کو بُلایا۔ تو اس نے گوروجی سے متعلق فرمایا:۔

"رکھ پیراں دی ہووے توکو۔ قوت مرتضیٰ علی دی ہووے توکو۔ پناہ خُدائے دی ہووے توکو۔ مدح حضرت رسولؐ دی ہووے توکو۔ نانک توں بخشیا درح خُدائیدا۔ حق تعالیٰ تو بخشیا" ۳ہ

گورونانک جی کو بھی بچپن سے ہی مسلمانوں سے خاص لگاؤ تھا۔ ڈاکٹر ترلوچن

لہ:۔ نانک پرکاش پتر کا مارچ ۱۹۶۹ء ۲ہ:۔ رسالہ گورمت پرکاش امرتسر مارچ ۱۹۶۹ء

۳ہ:۔ جنم ساکھی گورونانک دیوجی سوڈھی مہربان والی ص۱۰۲

سنگھ جی کے بقول گورو جی کو جب کسی مسلمان بچے سے ملنے کا اتفاق ہوتا تو آپ اسے اللہ اکبر کہتے۔ جیسا کہ ان کا بیان ہے :۔

"جب کوئی مسلمان بچہ نانک سے ملتا تو وہ کہتا۔ اللہ اکبر" [۱]

سکھ تاریخ سے یہ امر واضح ہے کہ گورو نانک جی نے ابتدائی تعلیم مسلمان اتالیق کے ذریعہ حاصل کی تھی۔ جیسا کہ گیانی گیان سنگھ جی نے لکھا ہے :۔

"کننگھم نے اسلامی تاریخوں کے حوالہ سے لکھا ہے کہ میر سید حسن جو اس علاقہ میں ولی۔ صاحب کرامت۔ صلح کل اور بے لاگ پیر مانا ہوا تھا اور مہتہ کالو کے گھر کے پاس رہتا تھا...... اس نے اپنا تمام علم دینی اور دنیوی گورو نانک جی کو پڑھایا اور راہ حق کے بڑے بڑے راز بھی بتائے" [۲]

مشہور سکھ ودوان گیانی لال سنگھ جی ڈبل ایم اے کا اس سلسلہ میں یہ بیان ہے کہ :۔

"مولوی غلام حسین مصنف سیر المتاخرین اور محمد لطیف مصنف تاریخ پنجاب نے اپنی کتابوں میں لکھا ہے کہ ایک مشہور مسلمان درویش سید حسن نے نانک جی کو ہونہار دیکھ کر اسلام کے مستند عقائد سے واقفیت حاصل کرا دی۔ ان کے زیر اثر ہی گورو جی نے پنجابی کے محاورے میں اپنی مادری زبان کے ذریعہ بانی بنانی شروع کر دی" [۳]

مشہور سکھ ودوان ڈاکٹر ویر سنگھ جی نے لکھا ہے :۔

"سید حسن فارسی جاننے والا مہتہ کالو کے پڑوس میں رہتا تھا۔ اس نے گورو جی کو فارسی پڑھائی" [۴]

اس تعلیم و تربیت کے نتیجہ میں ہی ایک بت پرست اور مشرک قوم میں پیدا ہونے والا گورو نانک توحید کا پرستار بن گیا۔ اور اس کے دل میں الہ العلمین کی محبت اور

---

[۱] :۔ جیون چرتر گورو نانک دیو صـ۲ ۔ [۲] :۔ تواریخ گورو خالصہ صـ۵۹ ۔

[۳] :۔ گورو نانک جوت تے سروپ صـ۲۶ ۔ [۴] :۔ گورو نانک چمتکار صـ۲ ۔

عقیدت موجیں مارنے لگی اور اس نے توحید کا پرچار کرنے کی ٹھان لی۔ اور اس مقصد کے لئے ایک جہان کا سفر کیا۔ سکھ تاریخ شاہد ہے کہ گورو جی نے یہ سفر بھی ایک صوفی مسلمان درویش کی تحریک اور تلقین پر ہی اختیار کئے تھے[1] اور اس صوفی مسلمان درویش کا گورو نانک جی نے بہت ادب اور احترام کیا تھا[2]۔ اور ان سفروں میں گورو جی نے اپنا ساتھی بھی ایک مسلمان بھائی مردانہ ہی بنایا تھا جس نے ڈاکٹر ترلوچن سنگھ جی کے بقول یہ کہا تھا:۔

"میں تو روزے رکھتا ہوں۔ نمازیں پڑھتا ہوں۔ یہی اچھا مسلمان بننے کے لئے رسولؐ کا حکم ہے۔"[3]

گورو جی نے اپنے سفر کا پہلا پڑاؤ بھائی لالو کے ہاں کیا تھا۔ جو ایک ہندو وِدوان کے بقول مسلمان ہی تھا[4]۔ نیز گورو جی پورے دس سال تک شیخ فرید ثانی سے مل کر الائے کلمۃ اللہ کرتے رہے تھے[5]۔ گورو جی کی زندگی کا بیشتر حصہ اسلامی ملکوں میں ہی بسر ہوا تھا[6]۔ اور گورو جی مسلمانوں کے ہاں کا پکا ہوا کھانا ہی کھاتے رہے۔[7]

ایک سکھ وِدوان پروفیسر صاحب سنگھ لکھتے ہیں کہ:۔

"گورو (نانک) صاحب نے عام میل جول برت برتاؤ میں نیز کھانے پینے میں ذات پات کا کوئی خیال نہیں رکھا۔ سب اسلامی ملکوں گئے اور مسلمانوں کے گھروں سے کھانا کھاتے رہے۔"[8]

---

[1]:۔ جنم ساکھی بھائی بالا (۱۸۷۱ء والی) ص۸۹، جیون چرتر گورو نانک دیو جی ص۶۸؛
[2]:۔ جیون چرتر گورو نانک دیو ص۶۸؛ [3]:۔ جیون چرتر گورو نانک دیو جی ص۴۷؛
[4]:۔ اجیت جالندھر ۱۲ر اکتوبر ۱۹۶۹ء؛
[5]:۔ اسلام اینڈ سکھ ازم ص۱۳۶، دی ورسٹیلائز گورو نانک ص۱۱۴، اخبار موجی امرتسر ۱۸ر جنوری ۱۹۳۸ء؛ [6]:۔ گورو گمھ تے نیتھ ص۹
[7]:۔ دھرم تے سداچار ص۶۱، گورمت درشن ص۱۱۶؛ [8]:۔ گورمت درشن ص۱۱۶؛

گورونانک جی کا عربی کلام

سکھ وِدوان بیان کرتے ہیں کہ گورونانک جی عربی زبان بھی خوب جانتے تھے۔ اور اسلامی مسائل سے بھی انہیں کماحقہ، واقفیت تھی۔ چنانچہ وہ دس سال تک اسلامی ممالک میں رہے اور عربی زبان میں کامل دستگاہ حاصل کی۔ چنانچہ گورو جی کا وہ عربی کلام بھی ملتا ہے۔ ایک سکھ وِدوان نے اس تعلق میں یہ بیان کیا ہے کہ:۔

"گورونانک جی نے سید حسن نام کے تلونڈی کے صوفی درویش سے فارسی اور عربی پڑھی تھی۔ اور اسلام کی سدھانتک بنیادی کتب کا علم بھی اس سے پڑھا تھا۔" [1]

یعنی:۔ "مکہ معظمہ، جانے سے قبل گورو جی نے حاجی پیروں والے نیلے کپڑے پہنے۔ ہاتھ میں عصا لیا اور بغل میں کتاب (قرآن شریف) رکھی........ [2]
عربی وفارسی زبان اور مسلمانوں کی روایات کے گورو صاحب بہت اچھے واقف کار تھے اور بہت اچھے موحد صوفی درویش معلوم ہوتے تھے۔" [3]

آج سے تقریباً نصف صدی قبل سادھو گوبند سنگھ نرملے نے یہ بیان کیا تھا کہ:۔

"شہر بغداد میں بڑے بھاری باغ ہیں۔ بابا نانک کا مکان بنا ہوا ہے۔ مسلمان فقیر اس میں رہتے ہیں...... گورو کی بانی بھی عربی حروف میں موجود ہے۔" [4]

اس تعلق میں مشہور سکھ مؤرخ گیانی گیان سنگھ جی نے یہ بیان کیا ہے کہ:۔

"اکثر راست گو حجاج کی زبانی معلوم ہوا ہے کہ یہاں (بغداد شریف میں) ایک

---

[1]:۔ جیون چرتر گورو نانک دیو جی ص ۱۴ ؛ [2]: جنم ساکھی بھائی بالا اردو ۱۹۲۳ء والی ص ۱۲۹، تواریخ گورو خالصہ اردو ایڈیشن اول ص ۱۴۴ ؛ [3]۔ جیون چرتر گورو نانک دیو جی ص ۳۰ ؛ [4]:۔ اتہاس گورو خالصہ ہندی ص ۱۵۱ ؛

مکان بھی گورو نانک جی کی یادگار میں بنا ہوا ہے۔ جس کو نانک پیر کے نام سے پکارتے ہیں۔ اور وہاں پر عموماً لوگ ان کو مسلمان پیر خیال کرتے ہیں"۔[1]

یاد رہے کہ بغداد میں گورو جی کا یہ یادگاری مقام مسلمانوں نے ہی بنایا تھا۔ اور اب تک مسلمانوں کے ہی قبضہ میں ہے اور وہی اسکی مرمت وغیرہ بھی کرتے رہتے ہیں۔[2]

الغرض اسلامی ممالک میں گورو جی کو ایک مسلمان صوفی ہی تصور کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ ایک سکھ ودوان کا بیان ہے:۔

"اکثر ایران کے رسالہ جات میں گورو نانک کی تعلیمات سے متعلق فارسی میں مضامین لکھے جاتے ہیں۔ اور ان کو اعلیٰ پایئے کا صوفی سمجھا جاتا ہے۔"[3]

گویا کہ گورو نانک جی کا احترام کرنے والے مسلمان پاکستان اور بھارت میں ہی نہیں ملتے بلکہ باہر کے اسلامی ملکوں میں بھی موجود ہیں۔ اور وہ بھی صدق دل سے ہی گورو جی کو اپنا ایک بزرگ تصور کرتے ہیں۔

ابھی چند سال کی بات ہے کہ ڈاکٹر ترلوچن سنگھ جی نے "جیون چرتر گورو نانک دیو" کے نام پر ایک کتاب تصنیف کی تھی جسے گورودوارہ بورڈ سیس گنج دہلی نے شائع کیا تھا۔ اس میں ڈاکٹر صاحب موصوف نے گورو نانک جی کا بیان فرمودہ عربی کلام بھی درج کیا ہے اور اس کے عکس فوٹو بلاک کی صورت میں دیئے ہیں اور یہ عکس انہوں نے بغداد ہی سے منگوائے ہیں۔ گورو جی کا عربی زبان سے واقف اور ماہر ہونا سکھ ودوانوں کو مسلم ہے۔ گورو جی سکھ ودوانوں کے بقول دس سال تک اسلامی ممالک میں رہے ہیں۔[4] کچھ بعید نہیں کہ گورو جی نے ایک لمبا عرصہ اسلامی ممالک میں گذارنے اور عربوں اور عراقیوں کے ساتھ رہنے اور میل جول کے نتیجہ میں عربی زبان میں ایسی مہارت حاصل کر لی ہو کر

---

[1] :۔ تواریخ گورو خالصہ اردو ایڈیشن اوّل صفحہ ۱۲۹ : [2] :۔ سب توں وڈا ستگور نانک صفحہ ۱۲۰ :

[3] :۔ ہفت روزہ شیر پنجاب گولڈن جوبلی نمبر فروری ۱۹۶۲ء : [4] :۔ گورو نانک جیون یگ تے ایڈیشن صفحہ ۵۴ :

عربی زبان میں منظوم کلام بھی بیان کر سکیں۔ چنانچہ ڈاکٹر ترلوچن سنگھ جی نے گورو نانک جی کے عربی اشعار ان کے اس ارشاد کے ساتھ نوٹ بھی کئے ہیں کہ:۔

حِیْنَمَا دَخَلْتُ مَرْقَدَ الشَّیْخِ بَھْلُوْل دَانَا عَلَیْہِ الرَّحْمَۃُ الْعَبَّاسِیْ وَ اَقَمْتُ فِی التَّکْیَۃِ الْعَبَّاسِیَّۃِ الْوَاقِعَۃِ فِیْ مَحَلَّۃِ الْخَیْزُرَانِ بَعْدَ اِیَابِیْ مِنْ مَکَّۃَ الْمُکَرَّمَۃِ وَذَالِکَ فِیْ شَھْرِ رَبِیْعِ الْاَوَّلِ سنہ ۹۱۷ ھِجْرِیَّۃ وَ اَقَمْتُ بِھَا اِلٰی رَجَبِ الْمُبَارَکِ ثُمَّ سَافَرْتُ مِنْھَا وَ مَعِیَ الصَّدِیْقُ الْحَمِیْمُ رُکْنُ دِیْنٍ وَ اِلٰی جِھَۃِ ھِنْدُسْتَانْ" تَمَّتْ۔ [۱]

یعنی۔ یہ اشعار میں نے اس وقت کہے جبکہ میں شیخ بہلول دانا علیہ الرحمت العباسی کے مزار پر آیا۔ اور تکیہ عباسیہ میں جو محلہ خیزران میں واقع ہے۔ وہاں میں نے اپنی مکہ مکرمہ سے واپسی پر قیام کیا۔ اور میری یہ واپسی ربیع الاول ۹۱۷ھ ہجری میں ہوئی تھی!۔ اور یہاں رجب المبارک تک مقیم رہا۔ پھر میں نے اپنے جگری دوست رکن دین کی معیت میں ہندوستان کی طرف سفر اختیار کیا۔

گورو نانک جی نے اپنے جن عربی اشعار کا ذکر کیا ہے۔ وہ ڈاکٹر ترلوچن سنگھ جی کے بقول یہ ہیں۔ ڈاکٹر صاحب موصوف نے انہیں اپنی کتاب میں فوٹو بلاک کی صورت میں شائع کیا ہے وہ اس طرح ہیں:۔

تُوُدِّیْتُ فِیْ کُلِّ الْبِلَادِ فَقِیْرًا
وَسَرَیْتُ فِیْ اَقْصَی الْبِلَادِ کَثِیْرًا
وَاَتَیْتُ بَغْدَادَ الشَّرِیْفَۃَ کَیْ اَرٰی
بَھْلُوْلَ دَانَا اِذْ اِلَیْہِ اُشِیْرًا

---

[۱]:۔ جیون چرتر گورو نانک دیو صفحہ ۳۰۰، صفحہ ۳۰۵ کے درمیانی پلیٹ نمبر ۲

نَانَكُ اَتَاكَ اَلْيَوْمَ فِيْكَ مُشَوَّقٌ
يَرْجُوْا المُسَامَعَ مِنْكَ وَالتَّقْصِيْرَا [1]

یعنی۔ مَیں ایک درویش کے طور پر جہاں بھی گیا۔ لوگوں نے مجھ سے محبت کی اور مَیں نے دُور دراز کے ممالک میں بہت سفر کئے۔ میں بغداد شریف آیا۔ تاکہ بہلول دانا کی زیارت کر سکوں۔ جبکہ ایک غیبی آواز نے، مجھے اس کا اشارہ کیا۔ (اے بہلول دانا) آج نانک تیری چاہت میں غرق تیری خدمت میں حاضر ہُوا ہے۔ وہ تجھ سے درگذر اور بخشش کا طلب گار ہے۔

ڈاکٹر ترلوچن سنگھ جی کے بقول گورو نانک جی نے یہ بھی فرمایا ہے:۔

لِلّٰهِ قَوْمٌ فِي السِّيَاحَةِ فُتِنَّا | كَالنُّوْرِدِ اِلَّا اَنَّهٗ لَا تُجْتَنٰى
وَطُغَاةُ هِنْدُسْتَانَ يَدْعُوْنِيْ لَهُمْ | شُكْرًا اِلٰهُ الْعَرْشِ اِنِّيْ مُؤْمِنَا
وَمُكَوِّنُ الْاَكْوَانِ اَنْقَذَ نَانَكُ | مِنْ حِزْبِ ذِي الشَّيْطَانِ طَهَّرَ قَلْبَنَا
اِذْ يَجْعَلُوْنَ مَعَ الْاِلٰهِ مُشَارِكًا | حَاشَا شَرِيْكٌ اَنْ يَكُوْنَ لِرَبِّنَا [2]

یعنی۔ اس خُدا رسیدہ گروہ کے کیا کہنے جنہیں سیر و سیاحت کی بناء پر آزمائش میں ڈالا گیا ہے۔ ان کی مثال گلاب کے پھولوں کی مانند ہے۔ لیکن وہ ایسے پھول ہیں جنہیں توڑا نہیں جا سکتا۔

ہندوستان کے سرکش لوگ مجھے اپنی طرف بلا رہے ہیں۔ خُدائے ذُوالعرش کا شکر ہے کہ مَیں مومن ہُوں (یعنی۔ اُن کی طرف مائل نہیں ہوں)

کائنات عالم کا خالق پروردگار ہے جس نے نانک کو شیطان کے گروہ سے نجات دیدی ہے۔ اس نے ہمارا دل پاک و صاف کر دیا ہے۔

---

[1]:۔ جیون چرتر گورو نانک دیو جی ص۳۰۲ و ص۳۰۵ کی درمیانی پلیٹ IX

[2]:۔ جیون چرتر گورو نانک دیو جی ص۳۰۲، ص۳۰۵ کی درمیانی پلیٹ نمبر XI

وہ لوگ تو مشرک ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کے شریک ٹھہراتے ہیں۔ مگر ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا ہمارے پروردگار کا کوئی شریک نہیں ہے۔

ڈاکٹر ترلوچن سنگھ جی کے بقول گورونانک جی نے بغداد شریف سے واپسی پر یہ کلام بیان کیا تھا:-

آوَاہِ بَغدَادُ یَا دَارَ السَّلَامِ لِمَا	اَبعَدتِ عَنِّی کَمِرْاۃٍ عَلیٰ نَظَرِی
اِذَا ذَکَرتُکَ بَہْلُولُ ھِیَ سَفَحتْ	نَوَاظِرِی وَفُؤادِی صَارَ فِی الْخَطَرِی
لَوْ کَانَ وَصْلُکَ بِھِنْدُسْتَانَ اَجْمَعْھَا	ھَانَتْ عَلَیَّ وَمَنْ لِلْعُمْیِ کَالْبَصَرِی
دَعِ الرِّوَایَاتِ وَالْاَخْبَارَ قَاطِبَۃً	فَاِنَّ لَیْسَ عِیَانُ الشَّیئُ کَالْخَبَرِی ؎

یعنی۔ ہائے بغداد۔ اے دار السّلام (یعنی دھرم اور سُکھ کے مسکن) تو میرے لئے ایک (آرسی کے) آئینے کی مانند ہے۔ مجھ سے کیوں دُور ہو گیا ہے۔

اے میرے پیارے بہلول۔ جب تو مجھے یاد آتا ہے۔ تو میری آنکھیں آنسو بہانا شروع کر دیتی ہیں۔ اور میرا دل خطرے میں گھر جاتا ہے۔

اے بہلول۔ کاش کہ تمہاری ملاقات ہندوستان میں کسی جگہ ہو جاتی تو مجھ پر فراق کی گھڑیاں آسان ہو جاتیں۔ اور کون ہے جو آنکھوں سے بڑھ کر اندھے کے لئے مُفید ہو سکتا ہے۔

اے نانک ان تمام قِصّوں اور کہانیوں کو سرے سے نظر انداز کر دو۔ کیونکہ کوئی بھی سُنی سنائی خبر (کسی شخص کے لئے بھی) آنکھوں دیکھی چیز کے برابر نہیں۔

گورونانک جی کے پاکیزہ دل میں اپنے رب العزّت کی محبت اور عقیدت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی بھلا وہ محض کسی سُنی سنائی بات پر کیونکر کان دھر سکتے تھے۔ انہوں نے اسی بناء پر "فَاِنَّ لَیْسَ عِیَانُ الشَّیئُ کَالْخَبَرِی" فرمایا ہے۔ جو رسُول پاک

؎ :- جیون چرتر گورو نانک دیو جی صفحہ ۳۰۴ و صفحہ ۳۰۵ کے درمیانی پلیٹ نمبر IX

محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک مقدس حدیث میں بیان فرمودہ مضمون پر ہی مشتمل ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا پاکیزہ ارشاد ہے:۔

"لَيْسَ الْخَبَرُ كَالْمُعَايَنَةِ"

گورونانک جی نے اپنے ان عربی اشعار میں بغداد شریف سے متعلق بھی اپنی عقیدت اور محبت کا اظہار کیا ہے۔ وہ ہر راست باز مومن مسلمان کے دل کی آواز ہے۔ آپ نے بغداد شریف کو دارالسّلام کے نام سے یاد کیا ہے۔ تاریخ شاہد ہے کہ بغداد شریف کا قدیمی نام دارالسّلام ہی تھا۔ جیسا کہ مرقوم ہے:۔

بغداد ۔ ھی عاصمة الخلافة العباسیه بناھا المنصور

...... وتسمی ایضًا الزوراء بغداد و دارالسّلام" [۱]

یعنی ۔ بغداد شریف کی بنیاد منصور نے رکھی تھی۔ اور اس کا ایک نام الزوراء اور دارالسلام بھی تھا۔ یہ بغداد شریف کے عباسی حکمرانوں کا دارالخلافہ تھا۔

گویا کہ گورونانک جی اسلامی تاریخ سے بخوبی واقف تھے۔ اسی وجہ سے انہوں نے اپنے عربی کلام میں بغداد شریف کا نام دارالسلام بیان کیا ہے۔ جو تاریخ سے واقف انسان ہی بیان کر سکتا ہے۔ کیونکہ عام لوگ ایسا نہیں کر سکتے۔

الغرض گورونانک جی کا عربی کلام اس بات پر بخوبی روشنی ڈالتا ہے کہ ان کے دل میں اسلام اور مسلمانوں کے لئے محبت اور عقیدت بھرے خیالات تھے۔ یہی وجہ ہے کہ مسلمانوں نے بھی گوروجی کو اپنایا۔ اور ان کی عزت صدق دلی سے کی۔ مشہور ہندو مصنف لالہ گھنیالال جی نے اپنی مشہور و معروف کتاب تاریخ پنجاب میں لکھا ہے کہ :۔

"بعد وفات اس کے ہندوؤں اور مسلمانوں میں در باب جلانے یا دفن

---

[۱] ۔ دائرۃ المعارف جلد ۲ صفحہ ۲۰۳

کرنے نعش اس کی سخت تنازعہ برپا ہوا۔ کیونکہ مسلمان اس کو جانتے تھے کہ یہ فقیر خدا پرست ہے۔ اقوال اس کے مطابق آیت قرآن و حدیث پیغمبر کے ہیں۔ جلا دینا ایسے معقول شخص کا سراسر بے ادبی ہے" ۵ؔ

سکھ مؤرخین بیان کرتے ہیں کہ مسلمانوں نے گورو جی کی وفات کے بعد ان کی یاد میں ایک مسجد تعمیر کروائی تھی۔ اور مکتبہ وغیرہ بھی بنوایا تھا۔ جیسا کہ مرقوم ہے:۔

دو پٹ لیتے ترکاں جوڑ ترکاں ہے کہے کیتی گور

.. ..

جا گا کھود تاں کھوہ کیتا اینہاں پاس بنائے مکتبہ لیتا

.. ..

کھیتے مسیت سبھے کھوہ براجا اوہ پڑھدے کلمہ اتے نواجا

.. ..

سنگھ کیسر ایہہ کتھا سنائی مسیت کوآں دونوں ڈھٹے جائی

اوس کوئے اشنان اساں بھی ہے کیتا اوس کوئیں دا جل امرت ہے میٹھا ۶ؔ

بعض اور سکھ ودوانوں نے بھی اس بات کی شہادت دی ہے کہ مسلمانوں نے گورو جی کے فوت ہونے کے بعد گورو جی کی یادگار کے طور پر ایک مسجد تعمیر کروائی تھی۔ کوآں بھی بنوایا تھا اور ایک مکتبہ بھی تیار کروایا تھا۔ تاکہ بچے اہیں تعلیم حاصل کر سکیں۔

گورو جی کے سوانحی حالات سے یہ بات آشکار ہوتی ہے کہ ان کے دل میں مسلمانوں کے لئے محبت اور پیار کے جذبات تھے۔ چنانچہ تاریخ میں مذکور ہے کہ گورو جی نے جب کرتار پور نام کی ایک بستی بسائی۔ اور اس میں اپنی رہائش کے لئے مکان تعمیر

۵ؔ:۔ تاریخ پنجاب ایڈیشن اول صہ۱۱ ؁

۶ؔ:۔ جنسا دلی نامہ دساں پاتشاہیاں کا چرن دوسرا۔ پرکھ صہ۲۲ ؁

کروایا۔ تو اس مکان سے ملحقہ ایک مسجد بھی تعمیر کی۔ اور اس مسجد میں پانچ وقت نماز پڑھانے کے لئے ایک امام الصلوٰۃ بھی مقرر کیا۔ تاکہ لوگ اس کے پیچھے نمازیں ادا کر سکیں [1]

ایک اور ودوان رقم طراز ہیں:۔

"کسی مسلمان سے انہوں نے یہ نہیں کہا تھا۔ کہ وہ خدا تعالیٰ کا نام چھوڑ دے۔ یا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیٹھ دکھا کر ان کا مرید بن جائے انہوں نے ایسی کوئی بھی شرط بیان نہیں کی تھی۔" [2]

الغرض سکھ تاریخ شاہد ہے کہ گورو نانک جی کے دل میں اسلام اور مسلمانوں سے متعلق محبت بھرے جذبات تھے اور مسلمان بھی گورو جی کو اپنا ایک بزرگ تصوّر کر کے صدق دلی سے ان کا احترام کرتے تھے۔ اور اس احترام کی وجہ سے ہی انہوں نے گورو نانک جی کے وفات کے بعد ان کی یاد میں ایک مسجد تعمیر کی تھی۔ اور ایک مکتبہ بھی قائم کیا تھا۔ نیز ایک کنواں بھی بنوایا تھا۔

گورو نانک جی کے وقت ہندوستان میں دو بڑے مذاہب۔ ویدک دھرم اور اسلام پائے جاتے تھے [3] اگر ان کے علاوہ کوئی اور مذہب تھا بھی تو اُسے

---

[1]: ۔ عبرت نامہ صفحہ ۱۴۱۔ [2]: ۔ گورو سندیش میتانگر نومبر ۱۹۶۸ء۔

[3]: ۔ ایک سکھ ودوان سردار بہادر کاہن سنگھ جی نابھہ رقم طراز ہیں:۔

"اس وقت (یعنی گورو نانک جی کے زمانہ میں) اس ملک (بھارت) میں مشہور قومیں ہندو اور مسلمان دو ہی تھیں۔ اگر عیسائی وغیرہ اور قومیں خاص طور پر ہوتیں تو خالصہ قوم کو چوتھی یا پانچویں قوم وغیرہ کہا جاتا۔"

(ہم ہندو نہیں صفحہ ۵۷)

کوئی خاص اہمیت حاصل نہ تھی۔ البتہ اس سے قبل ایک وقت بھارت میں بدھ دہرم کا بھی کچھ عرصہ عروج رہا۔ مگر گورونانک جی کے زمانہ میں یہ عروج ختم ہو چکا تھا۔ اور مغلیہ دور کی بنیاد رکھی جا رہی تھی۔

جب گورونانک جی نے ہوش سنبھالا اور اپنے اردگرد نظر دوڑائی تو ان دونوں مذاہب یعنی ویدک دھرم اور اسلام کا ہی چرچا پایا۔ ویدک دھرم تو اس ملک کی اکثریت کا مذہب تھا۔ اور کروڑوں ہندو اس کے دلدادہ تھے۔ اس لئے اسے بھارت کے کونے کونے میں شہرت حاصل تھی۔ اور اسلام کو اس لئے شہرت حاصل تھی کہ وہ ہندوستان کی حکمران قوم کا مذہب تھا جسے پورے ہندوستان میں سیاسی غلبہ حاصل تھا۔ جہاں تک ان دونوں مذاہب کے عقاید اور رسومات کا تعلق ہے۔ ان میں بعد المشرقین پایا جاتا تھا۔ ایک مذہب میں جو چیز حلال سمجھی جاتی تھی دوسرے مذہب میں اسے حرمت کی وجہ سے قطعی طور پر حرام خیال کیا جاتا تھا۔ نیز ان دونوں مذاہب کے ماننے والوں میں پیدائش سے لے کر موت تک کی جملہ رسومات ایک دوسرے سے یکسر مختلف تھیں۔ بیاہ شادی وغیرہ کی رسومات میں بھی کوئی اشتراک نہ تھا۔ ان دونوں کی تاریخ بھی اپنی اپنی تھی۔ قومی ہیرو بھی ایک دوسرے سے الگ تھلگ تھے۔ یہاں تک کہ کھانے پینے اور لباس میں بھی کوئی یک جہتی اور ہم آہنگی نہ تھی۔ بلکہ ان کے نام بھی ایک دوسرے سے جداگانہ تھے۔ نہ کوئی ہندو عبدالرحیم کہلاتا تھا نہ کوئی مسلمان سندر داس۔ ایک مذہب کے ماننے والے اگر کروڑوں دیوتاؤں کے پوجاری تھے۔ تو دوسرے مذہب کے شیدائی صرف خدائے واحد کے پرستار تھے۔ یعنی ان دونوں میں کسی بات میں بھی اتفاق نہ تھا۔ اسی بنا پر ایک سکھ ودوان پروفیسر پریتم سنگھ جی ایم۔ اے لکھتے ہیں:۔

"ہندوؤں اور مسلمانوں میں کوئی اشتراک نہیں ہوا۔ دونوں مذاہب

کی ثقافت اتنی مختلف ہے کہ ان دونوں قوموں کا میل ہونا محال ہو گیا ہے
اور بھارت میں کبھی ایک قوم نہیں بن سکتی۔ پاکستان کے بن جانے کا بھی
یہی بڑا سبب ہے۔" لہ

اور پھر ہندو لوگ ذات۔ پات اور ورن آشرم کے بندھنوں میں اس درجہ جکڑے ہوئے تھے۔ کہ کسی کو پیدائش لحاظ سے ادنیٰ اور کسی کو اعلیٰ تصور کرتے تھے لیکن مسلمانوں کے ہاں پیدائش کی بجائے اعمال ہی ادنیٰ اور اعلیٰ کا معیار تھے۔ جس کے اعمال اچھے ہوتے وہی برگزیدہ اور خدا رسیدہ سمجھا جاتا تھا۔ خواہ وہ کسی قوم یا قبیلے سے تعلق رکھنے والا ہو۔ اسی طرح ہندوؤں میں جرم کی سزا مجرم کی قوم یا ورن کی بنا پر دی جاتی تھی۔ یہی وجہ ہے کہ ایک ہی جرم کی سزا براہمن کے لئے اور مقرر تھی اور شودر کے لئے اور۔ لہ مگر مسلمانوں میں جرم کی بنا پر سزا دی جاتی تھی۔ نہ کہ مجرم کی قوم یا قبیلے کو دیکھ کر۔ چنانچہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ایک مرتبہ یہاں تک فرما دیا تھا۔ کہ اگر میری پیاری بیٹی فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا سے بھی کوئی جرم سرزد ہو جائے تو اسے سزا دیئے بغیر نہ چھوڑا جائے گا۔ بہر کیف یہ صورت حال دیکھ کر گورو نانک جی ایسے برگزیدہ انسان کے پاک دل میں جستجو پیدا ہوئی کہ اصل حقیقت کیا ہے؟ اور اسے کیونکر پایا جا سکتا ہے؟۔ اسی بات کے پیش نظر گورو جی نے اپنی ابتدائی تعلیم سے فراغت حاصل کرتے ہی ہندو دھرم اور اسلامی کتب کا مطالعہ نہایت عمیق نظر سے شروع کر دیا۔ چنانچہ مشہور و معروف سکھ ودوان پروفیسر شیر سنگھ جی گیانی ایم۔ اے پی ایچ ڈی (لندن) مسٹر کننگھم کے حوالہ سے رقم طراز ہیں کہ:۔

"اس بات کا کافی ثبوت ملتا ہے کہ نانک نے اپنی جوانی کی عمر میں ہندو اور مسلمانوں کے مذاہب کے اصول اچھی طرح سمجھ لئے تھے۔ نیز قرآن شریف اور شاستروں کا اچھا علم حاصل کر لیا تھا۔" لہ

لہ: سکھ ویچار دھارا ص ۲۹ ۔ لہ: منوسمرتی ادھیائے ۸ شلوک ۳۶۶، ۳۸۰ ۔ لہ ۳ : گورمت درشن ص ۲۸

اس کے علاوہ گوروجی نے دُور دراز مقامات کے سفر بھی اختیار کئے۔ تاکہ مختلف مذاہب کے مقدس مقامات بچشم خود دیکھ سکیں اور کسی ایسے مردِ خدا کو اپنا گورو اور پیشوا بنا سکیں۔ جو راہِ خدا کے ہر نشیب و فراز سے بہت حد تک واقف ہو۔ چنانچہ ایک دفعہ گوروجی نے خود ہی ایک سوال کے جواب میں اپنے سفروں کی غرض و غایت یوں بیان کی تھی :۔

گورموکھ[ل] کھوجت بھئے اداسی   درشن کے تائیں بھیکھ نواسی

ساچ دکھر کے ہم ونجائے   نانک گورموکھ اترس پار سے[۲]

ایک سکھ وِدوان بھائی ویر سنگھ جی نے گوروجی کے مندرجہ بالا ارشاد کے معنے یوں بیان کئے ہیں :۔

"جس شخص نے اپنا دل خدا تعالیٰ کی رضا کے ماتحت کر دیا ہو۔ ایسے پاک و صاف اور صداقت شعار کی تلاش میں ہم گھر سے نکلے ہیں اور ملک بھر میں پھر رہے ہیں۔ کیونکہ ایسا شخص خدا تعالیٰ کے نور کا روشن محل ہے ......

ایک جگہ مقیم رہ کر ہم مندرجہ بالا شخص کی تلاش نہیں کر سکتے تھے۔ اس لئے گورموکھ کی تلاش کے لئے سفر اختیار کیا ہے۔ اور کوئی سبب نہیں ..... گورموکھ (GREATES GURU) کی تلاش کرنا مقصد ہے"[۳]

ل :۔ سکھ وِدوانوں کو مسلم ہے کہ "گورموکھ" کے معنے "پردھان گورو" ہیں۔ (ملاحظہ ہو مہان کوش ص ۳۱۳)

ایک اور سکھ وِدوان سردار نارائن سنگھ جی نے اس سلسلہ میں یہ بیان کیا ہے :۔

"GURMUKH (MUKHI GURU) I.E THE GREATEST GURU."

(GURU NANAK RE-INTERPRETED, P.19)

اس صورت میں گوروجی کے پاکیزہ ارشاد گورموکھ کھوجت بھئے اداسی کے معنے سوائے اس کے اور کچھ بھی نہیں کہ گوروجی نے گریٹسٹ گورو کی تلاش میں ہی سفر اختیار کئے تھے کسی دنیاوی غرض کیلئے نہیں۔

۲ :۔ گورو گرنتھ صاحب۔ رام کلی محلہ ا صفحہ ۹۳۹ بند ۲۔ سدھ گوشٹ مترجم۔ شائع کردہ خالصہ ٹریکٹ سوسائٹی امرتسر۔

گورو گوبند سنگھ جی کے کاتب مشہور سکھ بزرگ بھائی منی سنگھ جی نے گورو جی کے ارشاد کے پیش نظر یہ بیان کیا ہے کہ :-

"بابا جی نے کہا کہ سنتوں کی تلاش میں ہم تارک الدنیا ہوئے ہیں۔ اور گورمکھوں کے درشنوں کیلئے یہ طریق اختیار کیا ہے۔ سچ دھرم کے ہم دنجارے ہیں"[1]

مندرجہ بالا حوالہ جات سے واضح ہے کہ گورو جی کے سفروں کی غرض و غایت دنیا کمانا نہ تھا۔ اور نہ آپ کسی علاقہ پر قبضہ جمانے کے خواہشمند تھے۔ بلکہ انہیں ایک ایسے باکمال شخص کی تلاش تھی۔ جو خدا تعالیٰ کے نور کا مظہر ہو اور جس کی راہنمائی میں وہ حقیقت حال کا پتہ لگا سکیں۔

القصّہ گورو جی نے دور دراز کے سفر اختیار کئے۔ اگر آپ ایک طرف ہردوار گیا جی، جگن ناتھ پوری اور دوار کا جی وغیرہ مشہور ہندو تیرتھوں پر گئے۔ تو دوسری طرف بغداد شریف۔ مکّہ معظمہ اور مدینہ منورہ وغیرہ اسلامی مراکز میں بھی پہنچے۔ گورو جی کا مکّہ معظمہ میں سال بھر قیام کرنا۔ تو سکھ ودوانوں کو بھی مسلّم ہے[2] یہ پورا سال گورو جی نے اپنے ربّ العزّت کی عبادت کرنے، روزے رکھنے[3] اور قرآن مجید کی تلاوت کرنے میں گذارا[4]۔ اور علمائے اسلام سے توحید باری تعالیٰ وغیرہ مسائل پر تبادلہ خیالات کرنے میں بھی مصروف رہے۔ چنانچہ لالہ سوہن لال جی لکھتے ہیں :-

---

[1] :- جنم ساکھی بھائی منی سنگھ جی ص۲۱۳ ؎

[2] :- جنم ساکھی بھائی بالا ص۱۹۲، جنم ساکھی بھائی منی سنگھ ص۲۱۳، آدساکھیاں ص۱۴۱، جنم ساکھی سری گورو نانک دیو جی ص۱۰۳، جنم ساکھی گورو نانک دیو جی مصنفہ سودھی مہربان ص۲۵۳، سکھاں تے سکھ اتہاس ص۴۱۔ گورو نانک سورج دے جنم ساکھی ص۲۳، پنتھ پرکاش نواس ۹، نانک پرکاش پوربارد ھ ادھیائے ۵۹ ؎

[3] :- جنم ساکھی بھائی بالا ص۱۹۲، جنم ساکھی گورو نانک دیو جی ص۲۵۲ ؎

[4] :- جنم ساکھی بھائی بالا اردو ص۱۴۹ ؎

"درمکہ معظمہ تشریف آوردند - زیارت آں تلطف نشاں وانواع انواع انبساط و اصناف اصناف نشاط وگوناں گوں فرحت والاف الاف مسرت حاصل ساختند - باساکنان آنجامباحثہ ومناظرہ درباب معرفت و وحدانیت بدلائل وبراہین ایں متصلہ موافق قانون ایں فیئہ عالیہ علمایان بظہور آمدند" [1]

یعنی - گورو نانک جی مکہ معظمہ تشریف لے گئے اور وہاں جاکر آپ نے اس مقدس مقام کی زیارت کی جو خدا تعالیٰ کی رحمت اور برکت کا خاص نشان ہے اور اس طرح مختلف قسم کی خوشیاں اور قسم قسم کا سرور اور رنگا رنگ کی فرحتیں اور ہزار ہا راحتیں حاصل کیں۔ نیز علمائے اسلام کے بلند پایہ گروہ کے طریق پر وہاں کے لوگوں سے معرفتِ الٰہی اور توحیدِ باری تعالیٰ کے اہم مسائل پر تبادلہ خیالات کیا - گورو جی نے سال بھر مکہ معظمہ میں وہاں کی ایک مسجد میں امام الصلوٰۃ بن کر نمازیں بھی پڑھائیں جیسا کہ "آدساکھیاں" [2] میں جو کہ مشرقی پنجاب کی تین یونیورسٹیوں - پنجاب یونیورسٹی چنڈی گڑھ ، پنجابی یونیورسٹی پٹیالہ اور گورو نانک یونیورسٹی امرتسر میں پڑھائی جاتی ہے - مرقوم ہے :-

"اونہاں فقیراں مکے کے جو لوگ تھے - تنہاں نوں پوچھیا جو بھائی لوگو ایہہ فقیر ایتھے کد دکنا کو ہے - تب اونہاں لوکاں آکھیا ایس فقیر کو ایہاں آئے برس دن ہوا ہے ...... تب اونہاں لوکاں کو جو مکے کے لوک تھے - تنہاں کہیا ایہہ ہندو ناہیں - ایہہ دانشمند ہے - نمازپوش و نماز کا پابند ہے - ایہاں جتنے لوگ ہیں سب اسی کے پیچھے نماز کرتے ہیں - سبھناں کے آگے ایہی نماز کرتا ہے - ...... تد اونہاں کہیا ایہہ مسلمان ہے - تب ایسی پہنچ ہے ...... برس دن بابا مکے رہیا" [2]

---

[1] :- عمدۃ التواریخ دفتر اول صفحہ ۱۲ ؛ [2] :- آدساکھیاں صفحہ ۱۱ ، جنم ساکھی گورو نانک دیو جی انڈیا آفس لائبریری لندن نمبر PANJ - B 40 مطبوعہ گورو نانک یونیورسٹی صفحہ ۱۰۲ ؛

گورو نانک جی نے نماز پڑھتے پڑھاتے وقت قبلہ کی طرف ہی اپنا رُخ کیا ہوگا ورنہ دوسرے مسلمان ان کے پیچھے نماز نہیں پڑھ سکتے تھے۔ اور گورو جی نے نماز میں یقیناً قرآن شریف ہی پڑھا ہوگا۔ نہ کہ جپ جی وغیرہ۔ سردار بہادر کاہن سنگھ جی نابھ کو مسلّم ہے کہ نماز میں قرآن شریف کا پڑھا جانا لازمی ہے۔ جیسا کہ ان کا بیان ہے:-

"نماز کا پڑھنا قرآن شریف کی آیات میں ضروری ہے۔ یہ نہیں کہ عربی کا ترجمہ کسی اور زبان میں پڑھ لیا جائے"۔ [۱]

پس ہم یہ توقع نہیں کر سکتے کہ گورو نانک جی ایسے نیک بزرگ نے منافقت سے کام لیا ہو۔ اور لوگوں کو دکھانے کے لئے نماز میں قرآن شریف کی آیات پڑھی ہوں۔ اور امام الصلوٰۃ بن کر نماز پڑھائی ہو۔

گورو نانک جی نے اپنے ان سفروں اور مختلف مذاہب کی مقدس کتب کا عمیق نظر سے مطالعہ کرنے کے بعد جو کچھ حاصل کیا۔ وہ ان کے اپنے ارشاد کے مطابق یہ تھا:-

کل پروان کتیب قرآن   پوتھی پنڈت رہے پوران
نانک ناؤں بھیا رحمٰن   کر کرتا تو ایکو جان [۲]

یعنی۔ کلجگ کے زمانہ کے لئے صرف قرآن شریف ہی ایک منظور شدہ کتاب ہے۔ اور دوسری تمام پوتھیاں اور پوران منسوخ ہو گئے ہیں۔ اب اللہ تعالیٰ کی صفت رحمانیت جلوہ گر ہے۔ یعنی قرآن شریف کا نزول اور ظہور "الرّحمٰن علم القرآن" کے خداوندی ارشاد کے مطابق رحمٰن خدا کی طرف سے ہوا ہے۔ جو بغیر کسی محنت کے بخشش کرنے پر قادر ہے۔ اور یاد رکھو کہ رحمٰن اور کرتا پورکھ میں کوئی فرق نہیں ہے یہ ایک ہی ہستی کے دو نام ہیں جو مختلف زبانوں سے تعلق رکھتے ہیں [۳]

---

[۱]:- مہان کوش ۲۱۱۵ ÷ [۲]:- گورو گرنتھ صاحب رام کلی محلہ ۱ ص ۹۰۳ ÷

[۳]:- شبدارتھ گورو گرنتھ صاحب میں یہ مرقوم ہے:- "اے بھائی۔ تو اس کرتا (خالق) کو تمام زمانوں میں ایک ہی سمجھ۔ لوگ خواہ وقتاً فوقتاً اس کا نام اور روپ بدلتے رہے ہیں کبھی وہ رحیم کہلاتا ہے۔ اور کبھی رحمٰن مگر وہ ہے ایک ہی"۔ (شبدارتھ گورو گرنتھ صاحب ص ۹۰۳ ÷

اس سلسلہ میں گورو جی کا یہ بھی ارشاد ہے :-

تریئے کوشاں بھالیاں تریئے سودھے بھید

توریت انجیل زبور ترے پڑھ سن ڈٹھے وید

رہیا فرقان کتیب ترے کلجگ میں پروان [۱]

یعنی - گورو نانک جی فرماتے ہیں کہ میں نے ہر طرف جستجو کی - اور بہت سوچ بچار اور تحقیق سے کام لیا - میں نے توریت - انجیل اور زبور تینوں کتب کی خوب ورق گردانی اور چھان بین کی - نیز میں نے ویدوں کو بھی خوب غور سے پڑھنے ، سُننے اور دیکھنے کی کوشش کی - میری اس تمام جدوجہد اور چھان بین کا نتیجہ یہی نکلا کہ موجودہ زمانہ کے لوگوں کے لئے منظور شدہ اور قابل عمل کتاب " فرقان [۲] " یعنی قرآن شریف ہی ہے یہی وجہ ہے کہ ایک سکھ ودوان رقم طراز ہیں :-

" سری گورو نانک صاحب نے وید اور شاستر اچھی طرح پڑھ کر دیکھے تھے - اور ان کو فضول سمجھ کر چھوڑ دیا تھا " [۳]

گورو جی نے اپنی تحقیق کا جو نچوڑ اپنے مندرجہ بالا ارشاد میں پیش کیا ہے - اسکی کچھ تفصیل آئندہ اوراق میں مستند سکھ کتب کے حوالہ جات سے پیش کی گئی ہے -

خاکسار - عباداللہ گیانی

اکتوبر ۱۹۸۱ء

---

[۱] :- جنم ساکھی بھائی بالا صفحہ ۲۰۲ ؎

[۲] :- فرقان - قرآن شریف ، مسلمانوں کی دھرم پستک "

(دھان کوش صفحہ ۶۱۲)

[۳] :- نسخہ خبط دیا شدیاں صفحہ ۱۰ ؎

نانک

قوم نے پیغامِ گوتم کی ذرا پروا نہ کی
قدر پہچانی نہ اپنے گوہرِ یک دانہ کی!

آہ! بدقسمت رہے آوازِ حق سے بےخبر
غافل اپنے پھل کی شیرینی سے ہوتا ہے شجر

آشکار اس نے کیا جو زندگی کا راز تھا
ہند کو لیکن خیالی فلسفہ پر ناز تھا

شمعِ حق سے جو منور ہو یہ وہ محفل نہ تھی
بارشِ رحمت ہوئی، لیکن زمیں قابل نہ تھی!

آہ! شودر کیلئے ہندوستاں غم خانہ ہے
دردِ انسانی سے اس بستی کا دل بیگانہ ہے

برہمن سرشار ہے اب تک مئے پندار میں
شمعِ گوتم جل رہی ہے محفلِ اغیار میں

بتکدہ پھر بعد مدت کے مگر روشن ہوا
نورِ ابراہیمؑ سے آذر کا گھر روشن ہوا

پھر اٹھی آخر صدا توحید کی پنجاب سے
ہند کو اک مردِ کامل نے جگایا خواب سے!

(اقبالؔ)

ہندو دھرم

گورونانک جی کی نظر میں

۱ - دو خداؤں کا نظریہ اور گورو نانک جی

یاد رہے کہ گورو نانک جی خدا تعالیٰ کو واحد و یگانہ تسلیم کرتے تھے اور اس کی ذات اور صفات میں کسی دوسرے یا تیسرے کو شریک ٹھہرانا حد درجہ کا کفر اور شرک خیال کرتے تھے۔ اس کے برعکس ہندوؤں میں متعدد ایسے فرقے موجود تھے جو خدائے واحد کے قائل نہ تھے۔ اور ایسے فرقے اب بھی موجود ہیں۔ جو دو یا تین خدا تسلیم کرتے ہیں اور انہیں خدا تعالیٰ کی ذات اور صفات میں شریک ٹھہراتے ہیں۔ چنانچہ ہندوؤں میں ویدانت مت سے تعلق رکھنے والے سکھ ودوانوں کے بقول دو خدا مانتے چلے آرہے ہیں۔ ایک کو وہ "ایشور" کہتے ہیں اور دوسرے کو "برہم"۔ اس بارے میں پروفیسر پریتم سنگھ جی ایم۔ اے لکھتے ہیں :-

"ویدانت نے دو خدا مانے ہیں۔ ایک "ایشور" اور دوسرا "برہم"۔ ایشور پیدا کرتا ہے۔ اور خالق ہے۔ جو سَرگن ہے۔ اور دوسرا "برہم" ہے جو نرگن ہے۔ [۱]

---

[۱] - شبد ارتھ گورو گرنتھ صاحب میں سرگن اور نرگن کی یوں تشریح کی گئی ہے :-

"گورباتی میں خدا تعالیٰ کے دو سروپ مذکور ہیں۔ ایک وہ جبکہ اس نے کوئی تخلیق نہیں کی تھی اور وہ اکیلا ہی تھا۔ اس دَور وحدت میں اس کے خالق یا اجونی وغیرہ ہونے کی صفات ظہور میں نہیں آئی تھیں اس کے متعلق ہم کچھ بھی خیال اپنے دل میں نہیں لاسکتے۔ یہ اس کا نرگن روپ ہے۔ پھر اس نے تخلیق کی۔ اور خود کو اپنی قدرت کے ذریعہ ظاہر کیا۔ جتنے گن اور صفات اس کی بیان کی جاتی ہیں وہ سب کی سب اس سرگن روپ "برہم" کی ہیں۔ یہ دونوں سروپ خدائے واحد کے ہیں۔ گویا کہ ایک کا تعلق تو دورِ وحدت سے ہے۔ جبکہ خدا کے علاوہ کوئی بھی چیز وجود میں نہیں آئی تھی اور دوسرے کا دورِ خلق سے ہے۔ جبکہ اللہ تعالیٰ نے عالم کائنات کو پیدا کیا۔"

(شبد ارتھ گورو گرنتھ صاحب ص۶)

سانکھ شاستر میں کپل جی نے دو طاقتیں تسلیم کی ہیں۔ "پرکرتی" اور "پورش" پرکرتی ایک ٹھوس اور جسمانی طاقت ہے جس کے ذریعہ ٹھوس ارتقاء ہوتا ہے۔ پورش ایک عالمگیر رُوح ہے۔ جو ارتقاء کی طاقت کو ابھارتی ہے۔ [1]

بعض اور سکھ ودوانوں نے بھی یہی کچھ بیان کیا ہے۔ [2]

جہاں تک ہماری معلومات کا تعلق ہے۔ ویدانت نے ابتداء میں ایک ہی خدا (برہم) تسلیم کیا ہے۔ اسی ایک برہم سے تمام مخلوق ظہور میں آئی ہے۔ چنانچہ ان کا مشہور جملہ ہے۔

"ایکو برہم دو تیو ناستی"

لیکن اس کے برعکس گورو گرنتھ صاحب میں گورو نانک جی کا یہ ارشاد درج ہے:۔

اوگن ویسریا گُنی گھر کیا رام
ایکو رو رہیا اَوَرْ نہ بیا رام
رَو رہیا سوئی اَوَرْ نہ کوئی من ہی تے من مانیا
جنی جل تھل تربھون گھٹ گھٹ تھاپیا سو پربھ گورمکھی جانیا
کرن کارن سمرتھ اپارا تر بدھی میٹ سمائی
نانک اوگن گیہنہ سمانے ایسی گورمتی پائے [3]

یعنی۔ جب کوئی شخص برائی ترک کر دیتا ہے۔ تو اس کے اندر خوبیاں آجاتی ہیں خدا تعالیٰ ایک ہے۔ اور ہر جگہ سمایا ہوا ہے۔ کوئی جگہ اس سے خالی نہیں۔ اور نہ کوئی دوسرا اس کا شریک ہے۔ اس نے تمام جل۔ تھل اور تینوں جہان پیدا کئے ہیں (یعنی مات لوک، پتر لوک اور دیو لوک) وہ ہر چیز کا خالق ہے۔ اور قادر مطلق ہے۔ کوئی اس کی انتہا کو نہیں پا سکتا۔ مایا کی تینوں قسموں کو مٹا کر ہی کوئی شخص اس کا واصل ہو سکتا ہے۔

---

[1]:۔ سکھ ویچار دھارا ص۲۷ ۔ [2]:۔ گورو نانک ادھئین ص۱۶۱، سکھ ویچار دھارا ص۲۸، گورمت درشن ص۱۴۲۔

[3]:۔ گورو گرنتھ صاحب تکھاری محلہ ا ص۱۱۱۱ ۔

گورو نانک جی نے اپنے کلام میں اور بھی متعدد مقامات پر اللہ تعالیٰ کی توحید بیان کی ہے۔ اور کسی کو اس کا شریک نہیں مانا۔ اور جو لوگ ایک سے زائد خدا مانتے ہیں۔ ان کے اس مشرکانہ خیال کا بڑے دھڑلے سے رد کیا ہے۔ گورو جی کے بقول خدا نے تمام عالم کائنات کو اپنی قدرت سے پیدا کیا ہے۔ اسے اس تخلیق میں کسی دوسرے کی امداد درکار نہیں تھی کیونکہ وہ واحد و یگانہ سب طاقتوں والا ہے۔ اس کے بغیر کوئی اور پیدا کرنے والا نہیں ہے۔ اور نہ پرورش کرنے والا اور نہ مارنے والا ہی ہے۔ وہی سرگن بھی ہے اور نرگن بھی۔ (یعنی وہ خلق اور دور وحدت میں وہی جلوہ گر ہے) جو لوگ کسی اور کو اس کا شریک ٹھہراتے ہیں وہ گورو جی کے بقول گمراہ ہیں اور صراط مستقیم سے بھٹکے ہوئے ہیں۔

اس بارہ میں گورو جی نے یہ بھی فرمایا ہے:۔

دوجا کوئی کہاں نہیں کوئی — سب میں ایک نرنجن سوئی

. . . .

ایک نرنجن گورمکھی جاتا — دوجا مار شبد پچھاتا
ایکو حکم ورتے سب لوئی — ایکس تے سب اوپت ہوئی
راہ دو دیں خصم ایکو جان — گورمکھ شبد حکم پچھان
سگل روپ ورن من ماہیں — کہ نانک ایکو صالاحیں ؎

یعنی میں دوسرا کسے کہوں جبکہ کوئی دوسرا (خدا) ہے ہی نہیں۔ ہر ایک میں وہی نرنجن خدائے واحد بس رہا ہے۔ یعنی اس کی توحید ہر چیز میں جلوہ گر ہے۔ کوئی بھی چیز دوسری سے نہیں ملتی۔ خدائے واحد سچے گورو کے ذریعہ پہچانا جاسکتا ہے۔ اور شرک کو ترک کر کے ہی اسے شناخت کیا جاسکتا ہے۔ تمام عالم کائنات میں خدائے واحد کا حکم

؎ ۱۔ گورو گرنتھ صاحب گوڑی محلہ ۱ صفحہ ۲۲۳

ہی چل رہا ہے۔ اور سب کا خالق ایک ہی ہے۔ البتہ راہیں دو ضرور ہیں۔ ایک نیکی کی اور دوسری بدی کی، گورو کے اپدیش کے ذریعہ اس کے امر کی شناخت نصیب ہو سکتی ہے۔ گورو جی فرماتے ہیں کہ میں اس خدائے واحد کا پرستار ہوں جو تمام روپوں، ورنوں اور دلوں میں بس رہا ہے۔

ایک اور مقام پر گورو جی فرماتے ہیں:-

گہر گمبھیر ساگر رتناگر اور نہیں ان پوجا
شبد بیچار بھرم بھو بھنجن اور نہ جانیا دوجا
منوآ مار نرمل پد چینیا ہر رس رتے ادھیکائی
ایکس بن میں اور نہ جانا ست گور بوجھ بجھائی
اگم اگوچر اناتھ اجونی گورمت ایکو جانیا
سبھر بھرے ناہیں چیت ڈولے من ہی تے من مانیا
گور پرسادی اکتھو کتھیئے کہوں کہاوے سوئی
نانک دین دیال ہمارے اور نہ جانیا کوئی ۵

گورو نانک جی نے اپنے اس پاکیزہ شبد میں ایک سے زائد خداؤں کے نظریئے کا واضح الفاظ میں رد کیا ہے اور بیان کیا ہے کہ اس کے بغیر کوئی دوسرا خدا نہیں ہے۔ اس کے کلام پر غور کرنے سے انسان کے سب دلدر دور ہو جاتے ہیں۔ میں نے اپنے من کو مار کر سچی پاکیزگی حاصل کر لی ہے۔ میں تو اب خدا کے رنگ میں رنگین ہو گیا ہوں۔ اب میں خدائے واحد کے بغیر کسی اور کو جانتا پہچانتا ہی نہیں۔ میرے گورو نے مجھے یہ حقیقت سمجھا دی ہے کہ اس کا ادراک حواس خمسہ نہیں کر سکتے۔ اور وہ اجونی ہے۔ یعنی نہ تو اس تک کسی کی پہنچ ہو سکتی ہے۔ اور نہ وہ خود کسی جون میں آ سکتا ہے۔

۵:- گورو گرنتھ صاحب سارنگ محلہ ۱ صفحہ ۱۲۳۴

مَیں نے گورو کے ذریعہ ربُ العزّت کو واحد و یگانہ سمجھ لیا ہے اور میرا دل اس کی محبت سے بھر گیا ہے۔ اب وہ قطعاً نہیں ڈولتا۔ اب میرے من کو من سے ہی تسلی ہو گئی ہے۔ مَیں نے اپنے گورو کی کرپا سے وہ بات بیان کر دی ہے۔ جو الفاظ میں بیان نہیں کی جا سکتی۔ میں وہی کچھ کہتا ہوں جو وہ کہلاتا ہے۔ گورو نانک جی فرماتے ہیں کہ میرا خُدا دین دیال (یعنی مظلوموں پر رحم کرنے والا) ہے۔ مَیں اس کے علاوہ کسی دوسرے کو جانتا پہچانتا ہی نہیں۔

پروفیسر پریتم سنگھ جی لکھتے ہیں:۔

"گورو نانک جی نے ہندو مت میں رائج دوجیگی (DUALITY) ترے موستی (TRINITY) اور بہ دیو پوجا (POLYTHEISM) کا رد کیا ہے۔ اور خُدائے واحد کی ہستی کو تسلیم کیا ہے۔ ہندو مذہب نے کبھی بھی پوری طرح خُدا کی وحدانیت کو نہیں مانا۔ ویدوں نے بہت سے دیوی دیوتاؤں کی پوجا کا پرچار کیا۔ ویدانت نے دو خُدا تسلیم کئے (ایک ایشور اور دوسرا برہم)..... براہمنوں نے تثلیث کو مانا۔ برہما بشنوں اور مہیش اور ان کے علاوہ چھتیس سو اور دیوتاؤں کی پوجا کروائی۔ گورو نانک جی نے ان سب خیالات کا رد کیا۔ اور خُدائے واحد پر ایمان لانے کی ہی تلقین کی"۔ [۱]

گورو نانک جی نے اس تعلق میں یہ بھی فرمایا ہے:۔

ہکو صاحب ہکو حد — اکو سیوی دو جا رد

دو جا کاہے سیویئے — جمے تے مر جائے

ایکو سمرد نانکا جل تھل رہیا سمائے [۲]

---

[۱]: سکھ دیچار دھارا صفحہ ۲۹۔ [۲]:۔ نانک پرکاش سمپادت صفحہ ۱۰۴، نانک پربودھ صفحہ ۱۲۳۔ تواریخ گورو خالصہ صفحہ ۲۸۵، جنم ساکھی بھائی بالا مطبوعہ ۱۸۷۱ء صفحہ ۵۰۳، جیون چرتر گورو نانک دیو صفحہ ۱۱۳۔

یعنی۔ خدائے واحد پر ایمان لاؤ۔ اور اسی کی عبادت کرتے رہو۔ دوسرے کو رد کردو۔ جو شخص پیدا ہوتا ہے اور پھر مر جاتا ہے۔ وہ قابل پرستش نہیں ہو سکتا۔ خدائے واحد کی پرستش ہمیشہ کرتے رہو۔ جو جل اور تھل میں سمایا ہوا ہے اور کوئی بھی جگہ اس سے خالی نہیں۔

اس سلسلہ میں گورو نانک جی کا یہ ارشاد بھی گورو گرنتھ صاحب میں درج ہے:۔

سربنگ ساچا ایک ہے دوجا ناہیں کوئے

تاں کی سیوا سو کرے جاں کو ندر کرے

تدھ باجھوں پیارے کیو رہاں

سا وڈیائی دیہہ جت نام تیرے لاگ رہاں

دوجا ناہیں کوئے جس آگے پیارے جائے کہاں [1]

یعنی۔ ہر جگہ ایک سچا رب العزت سمایا ہوا ہے اس کا کوئی بھی شریک نہیں۔ اس کی عبادت اسی شخص کو نصیب ہوتی ہے۔ جس پر کہ وہ اپنا فضل کرے۔ اے میرے پیارے میں تیرے بغیر کس طرح (زندہ) رہ سکتا ہوں۔ مجھے ایسی بڑائی بخش کہ میں تیرے ہی ذکر میں (دن رات) لگا رہوں۔ دوسرا تو کوئی بھی نہیں ہے جس کے آگے میں کچھ عرض کر سکوں۔

الغرض گورو نانک جی ہندو دھرم کے دو خداؤں کے مشرکانہ نظریئے کے سراسر خلاف تھے۔ ان کے نزدیک خدا تعالیٰ کی توحید ہی اس عالم کائنات کے قیام کی ضامن ہے۔ اگر ایک سے زائد خدا ہوتے تو سارے جہان میں کہرام مچ جاتا۔ دنیا کی ہر چیز اپنی ذات اور صفات کے لحاظ سے واحد ہے۔ اور اس میں توحید الٰہی جلوہ گر ہے۔ اگر کوئی دو انسان ایک ہی شکل اور عقل کے ہوتے تو دنیا

---

[1]:۔ گورو گرنتھ صاحب دھناسری محلہ ۱ صفحہ ۶۶۰

میں اندھیرگردی مچ جاتی۔ ایک کے بدلے میں دوسرا دھر لیا جاتا۔ کیونکہ اصل مجرم کی شناخت محال ہو جاتی۔ پس ہمارا خُدا واحد و یگانہ ہے۔ اور اس کی پیدا کردہ ہر چیز میں اسی کی توحید جلوہ گر ہے۔ اور یہی بات دُنیا کے بھی امن۔ قیام اور سلامتی کا باعث ہے۔

یہی وجہ ہے کہ ایک سکھ وِدوان سردار پرکاش سنگھ جی ایم۔ اے لکھتے ہیں:۔

"گورونانک جی نے اونکار سے پہلے ایک کا ہندسہ لگا کر یہ واضح کر دیا ہے کہ ہم اکال پورکھ (غیر فانی خدا تعالےٰ) کو ہر حالت میں واحد ہی مانیں۔ (کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہرائیں) [1]

---

[1] رسالہ گورمت پرکاش امرتسر اپریل ۱۹۶۰ء

۲۔ تین خداؤں کا نظریہ اور گورو نانک جی

ہندو دھرم کے دونوں بڑے گروہوں یعنی سناتن دھرم اور آریہ سماج میں اپنے اپنے رنگ میں تین خداؤں کا نظریہ بھی پایا جاتا ہے۔ البتہ ان دونوں گروہوں کے اقانیم ثلاثہ ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ اگر سناتن دھرم کی تثلیث تری مورتی پر مشتمل ہے۔ جس میں برہما۔ بشن اور مہیش شامل ہیں تو آریہ سماج کی تثلیث ایشور (خدا تعالیٰ)، جیو (روح) اور پرکرتی (مادہ) پر مشتمل ہے۔ ان کے نزدیک یہ تینوں ہی ازلی ابدی ہیں۔ نہ ایشور کو کسی نے پیدا کیا ہے۔ اور نہ روح کو اور نہ مادہ کو جیساکہ پنڈت دیانند جی لکھتے ہیں :۔

"انادی (شروع اور آخر کے بغیر) تین چیزیں ہیں۔ ایک ایشور (خدا) دوسرے جیو (روح) اور تیسرے پرکرتی (مادہ)"۔ [۱]

جہاں تک گورو نانک جی کا تعلق ہے۔ آپ کسی قسم کی تثلیث کے قائل نہ تھے۔ اور اللہ تعالےٰ کو واحد و یگانہ مانتے تھے۔ اس تعلق میں ایک سکھ ودوان پرنسپل ست بیر سنگھ جی نے لکھا ہے :۔

"گورو نانک کا مذہب خدا کی وحدانیت کا مذہب ہے۔ سکھ اللہ کو وحدہ لاشریک سمجھتا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ اس لئے باوا نانک جی نے اوم سے پہلے "ا" (ایک) لگا دیا ہے۔ اور بعد کو "کار"۔ ایک بھی ہندسہ والا لگایا ہے۔ الفاظ والا نہیں۔ الفاظ تو پھر بھی توڑے جا سکتے ہیں۔ مگر ہندسہ والا ایک کوئی توڑ نہیں سکتا۔ "کار" اور "اوم" اس لئے

---

[۱] ۔ ستیارتھ پرکاش صٓ ۶۳۵ ۔

رکھا کیونکہ وہ لگاتار ہے۔ اسکی ہستی اور حصول کے بغیر کچھ بھی نہیں ہو سکتا۔ وہ کسی وقت بھی خالی نہیں۔ اور ہر جگہ ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

دنیا ترے سوں تثلیث کو مانتی تھی۔ انہوں نے خدائے واحد کو مانا ہے۔ عیسائی تثلیث (LAW OF TRINITY) کو اپناتے تھے۔ خدا کا بیٹا۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اور مقدس رُوح کو خدا کے حصہ دار ٹھہراتے تھے۔ ہندو برہما۔ وشنو اور شیو کا عقیدہ رکھتے تھے۔ گورو نانک جی نے "ادم" سے پہلے "ا" (ایک) لگا کر نظریئے کو ہی بدل دیا ہے۔" [۱]

الغرض ویدک دھرم کے دونوں بڑے گروہ تین خداؤں کے قائل ہیں۔ البتہ ان دونوں کی تثلیث میں شامل ہستیاں ایک دوسرے سے بہت مختلف ہیں۔ سناتن دھرم کی تثلیث برہما۔ بشن اور مہیش پر مشتمل ہے۔ گورو نانک جی نے اس سلسلہ میں یہ بیان کیا ہے کہ سناتن دھرمیوں نے اپنی تثلیث میں تقسیم کار بھی کر رکھی ہے۔ ان کے نزدیک برہما پیدا کرتا ہے۔ وشنو پرورش کرتا ہے اور مہیش مارتا ہے۔ گورو جی نے ہندوؤں کا یہ عقیدہ اپنے الفاظ میں یوں بیان کیا ہے:۔

برہما ساجے صورتاں رُوح بشن ملائے آن
کرے سنگھار مہاندیو جی جس آتش ہے جہان
برہما ساجے سنسار کو لائے بشن بہے دیوان
بھرے بھنڈارہ مہاندیو جی کھائے سب جہان [۲]

اس کے برعکس گورو نانک جی کا اپنا عقیدہ یہ تھا:۔

برہما۔ بشن۔ مہیش اک مورت آپے کرتا کاری [۳]

---

[۱]: ہفت روزہ خالصہ ایڈووکیٹ امرتسر ۳۰ ستمبر و ۷ اکتوبر ۱۹۶۸ء۔

[۲]: جنم ساکھی بھائی بالا ص۱۰۳ ؛ [۳]: گورو گرنتھ صاحب رام کلی محلہ ۱ ص۹۰۸ ؛

یعنی :- "برہما وغیرہ (پیدا کرنے والا - پرورش کرنے والا اور مارنے والا) وہ خدا واحد و یگانہ آپ ہی ہے اور وہ خود اکیلا ہی سب کچھ کرتا ہے۔" ؎۱

پس جہاں تک گورونانک جی کے اپنے عقیدہ کا تعلق ہے۔ وہ نہ تو برہما، بشن اور مہیش کی تثلیث کو مانتے تھے۔ اور نہ خدا کے ساتھ رُوح اور مادہ کی ازلیت کے قائل تھے۔ گورو جی نے یہ بات واضح الفاظ میں بیان کر دی ہے کہ ایک زمانہ ایسا بھی تھا جبکہ خدا تعالیٰ کی صفت احدیت جلوہ گر تھی۔ اس وقت ابھی رُوح بھی وجود میں نہ آئی تھی۔ یعنی وہ دَور وحدت تھا۔ اللہ تعالےٰ نے روح کو اپنے امر سے پیدا کیا۔ چنانچہ گورو جی فرماتے ہیں :-

"نند بند نہیں جیو نہ جندو" - "حکمی ہوون جیو حکمی ملے وڈیائی" ؎۲ ؎۳

یعنی :- ایک وقت ایسا بھی تھا جبکہ ابھی روح بھی پیدا نہیں ہوئی تھی۔ اللہ جل شانہٗ نے اپنے امر سے رُوح کو پیدا کیا۔

ایک اور مقام پر گورونانک جی نے فرمایا ہے :-

جیؤ پائے ؎۴ تن ساجیا رکھیا بنت بنائے
اکھیں دیکھے جہوا بولے کنیں سرت سمائے
پیریں چلے ہتھیں کرنا دتے پہنے کھائے
جن رچ رچیا تسہے نہ جانے اندھا اندھ کمائے ؎۵

یعنی۔ خدا تعالیٰ نے انسانوں کے جسموں اور روحوں کو پیدا کیا ہے۔ اور انہیں دیکھنے کے لئے آنکھیں۔ بولنے کے لئے زبان۔ سُننے کے لئے کان۔ چلنے پھرنے کے لئے پاؤں۔ اور کام کرنے کے لئے ہاتھ دیئے ہیں اور کھانے پینے اور پہننے کے لئے

؎۱ :- شبدارتھ گورو گرنتھ صاحب صفحہ ۹۰ ؛ ؎۲ :- گورو گرنتھ صاحب مارو محلہ ۱ صفحہ ۱۰۳۵
؎۳ :- گورو گرنتھ صاحب جپ جی صفحہ ۱ ؛ ؎۴ :- شبدارتھ گورو گرنتھ صاحب میں مرقوم ہے کہ "جیو پائے" کے معنے کرتے وقت "جیؤ اپائے" پڑھا جائے ؛ صفحہ ۱۳۸ ؛ ؎۵ :- گورو گرنتھ صاحب وار ماجھ شلوک محلہ ۱ صفحہ ۱۳۹ ؛

بہت کچھ دیا ہے۔ لیکن جس نے اسے پیدا کیا ہے۔ اس خالق کو شناخت کرنے کی طرف انسان توجہ نہیں دیتا۔ ایسا انسان اندھا ہے اور اندھے عمل بجا لا رہا ہے۔

اسی طرح جنم ساکھی بھائی بالا میں گورو جی کا یہ ارشاد درج ہے:۔

"اول صاحب آپ سی ہور نہ دوجا جاں، لے

شروع میں جبکہ دورِ وحدت تھا۔ خدا تعالیٰ اکیلا ہی تھا۔ اس وقت کوئی بھی دوسری چیز نہیں تھی۔ خدا تعالیٰ کی صفت احدیت ہی جلوہ گر تھی

اسی طرح گورو نانک جی نے تخلیق عالم کے بارہ میں یہ حقیقت بیان کی ہے:۔

ایکو حکم ورتے سب لوئی ایکس تے سب اوپت ہوئی کے

گورو نانک جی کے اس ارشاد سے واضح ہے کہ تمام کائنات خدائے واحد کی تخلیق ہے اور اسی ایک کا حکم سب جگہ چل رہا ہے۔ اس لئے خدائے واحد کے بغیر کسی دوسرے یا تیسرے کے انادی ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

ان حوالہ جات سے عیاں ہے کہ گورو نانک جی کے نزدیک روح اور مادہ ازلی، ابدی نہیں۔ حادث ہیں۔ اور خدا کے امر سے پیدا ہوئے ہیں۔ ایک وقت ایسا بھی تھا جبکہ نہ روح تھی اور نہ مادہ تھا۔ آریہ سماج کے عقیدہ روح اور مادہ کے ازلی، ابدی ہونے پر بحث کرتے ہوئے ایک سکھ ودوان نے لکھا ہے:۔

"کئی مذہبوں کے ماننے والوں کو دھوکا لگا ہے۔ اور انہوں نے خدا تعالیٰ کے ارادہ کو بھی اپنے ارادہ کی طرح سمجھ لیا ہے اور اس کی تکمیل کے لئے مادہ کے وجود کو ازلی۔ ابدی سمجھ لیا ہے اور اسے خدا تعالیٰ کے مقابلہ پر لا کھڑا کیا ہے۔ وہ مادہ کو ازلی۔ ابدی تسلیم کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جس طرح گھڑا بنانے کی طاقت کے باوجود ایک کمہار بغیر مٹی کے گھڑا نہیں بنا سکتا۔ اسی طرح خدا تعالیٰ نے

لے:۔ جنم ساکھی بھائی بالا صفحہ ۲۲۳؛ کے:۔ گورو گرنتھ صاحب گوڑی محلہ ۱ صفحہ ۲۲۳؛

بھی قادر مطلق ہوتے ہُوئے بھی مادہ کے بغیر کچھ نہیں بنا سکتا۔ اسے اپنے ارادہ کی تکمیل کے لئے مادہ سے مدد لینی پڑتی ہے۔ گورمت اس خیال کی تائید نہیں کرتا۔" ؎۱

ایک اور سکھ ودوان سنگھ صاحب گیانی پرتاپ سنگھ جی سابق جتھیدار اکالی تخت صاحب امرت سر لکھتے ہیں :۔

"گورو نانک جی نے بتایا ہے کہ جیو (رُوح)، پرکرتی (مادہ) اور ایشور (خُدا) تینوں انلی۔ ابدی نہیں۔ بلکہ خُدائے واحد ہی انادی (ازلی۔ ابدی) ہے۔ وہ "آد سچ" ہے۔ اور "ہے بھی سچ"۔ اس اکال کے ارادے سے ہی کائنات کی تخلیق ہوئی ہے۔" ؎۲

اسی طرح سردار بہادر کاہن سنگھ جی نابھہ رقم طراز ہیں :۔

"سکھ دھرم میں صرف خدا تعالےٰ ہی انلی اور ابدی ہے۔ اور وہی سب سے اوّل ہے۔ باقی تمام اشیاء شروع اور آخر والی ہیں۔ اگر کوئی اور چیز بھی انادی (ازلی اور ابدی) ہو تو پھر خدا تعالیٰ اوّل نہیں رہ سکتا۔ (یعنی وہ لاشریک نہیں کہلا سکتا)۔" ؎۳

الغرض سکھ ودوانوں کے نزدیک بھی سری گورو نانک جی آریہ سماج کی تثلیث۔ روح اور مادہ کی ازلیت اور ابدیت کے قائل نہ تھے۔ بلکہ ان کے نزدیک صرف اور صرف خُدائے واحد ہی اوّل اور آخر ہے۔ اور وہی ازلی اور ابدی ہے۔ باقی تمام چیزیں حادث ہیں۔ اور خُدائے واحد کی تخلیق ہیں۔ اور وہی واحد و یگانہ عبادت کے لائق ہے۔ اس دنیا میں چونکہ اور بھی تثلیثیں پائی جاتی ہیں۔ اس لئے گورو نانک جی نے برہما

؎۱ :۔ رسالہ گورمت امرت سر اپریل ۱۹۵۵ء؛ ؎۲ :۔ گورمت لیکچر ص ۳۵؛
؎۳ :۔ گورمت سدھاکر ص ۲۴؛

بشن اور مہیش - نیز ایشور - جیو - پرکرتی کی تثلیث کا رد کرنے کے ساتھ ہی عمومی رنگ میں ہر قسم کی تثلیث کا رد کر دیا ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے ساتھ کسی اور چیز کو شامل کرنا اور تین کے مجموعے کو خُدا ماننا خدا تعالیٰ کی وحدانیت کے سراسر خلاف ہے - خدا تعالیٰ واحد و یگانہ ہے - وہی ہر چیز کا خالق اور مالک ہے ۔ اسی نے رُوح کو بھی پیدا کیا ہے - اور مادہ کو بھی - گورو نانک جی فرماتے ہیں :-

آد نرنجن نرمل سوئی ۔۔۔ اور نہ جانا دوجا کوئی
ایکنکار وسے من بھاوے ۔۔۔ ہومیں گرب گوائیندا
امرت پیاست گورو دیا ۔۔۔ اور نہ جانا "دوآ" - "تیا"
ایکو ایک سو اپر پرمیر پرکھ خزانے پائیندا - [۱]

گورو نانک جی فرماتے ہیں کہ ہر ایک چیز کا شروع الاوّل خدا تعالیٰ ہی ہے میں کسی دوسرے کو بالکل جانتا پہچانتا نہیں - میرے دل میں خُدا ئے واحد و یگانہ بس رہا ہے جو انسان کا سارا غرور دور کر دیتا ہے - گویا کہ خُدا سے لَو لگانے والے لوگوں کی خودی ، خود روی اور خود پسندی بالکل ختم ہو جاتی ہے - مَیں نے اپنے گورو سے امرت پی لیا ہے اور اب مَیں کسی "دوسرے" یا "تیسرے" کو قطعاً نہیں جانتا - خدا تعالیٰ واحد و یگانہ ہے - وہ دو یا تین کا مجموعہ نہیں ہے - وہ ہر ایک کی پرکھ کرنے کے بعد ہی اسے اپنے خزانہ میں ڈالتا ہے -

ایک اور مقام پر گورو جی نے فرمایا ہے :-

گنت گنیئے سہا جیئے ۔۔۔ کیوں سکھ پاوے "دُوئے" "تیئے"
نرمل ایک نرنجن جانا ۔۔۔ گورپورے تے مت پائی ہے [۲]

یعنی - دو یا تین کے مجموعے کو خُدا ماننا یا تین خدا تسلیم کرنا توحید باری تعالیٰ کے

---

[۱] :- گورو گرنتھ صاحب مارو محلہ ا صفحہ ۱۰۳۲ ؎ [۲] :- گورو گرنتھ صاحب مارو محلہ ا صفحہ ۱۰۲۳ ؎

منافی ہے۔ شرک کا ارتکاب کرنے والا انسان حقیقی سکھ اور آرام حاصل نہیں کر سکتا۔ خُدا تعالیٰ واحد یگانہ ہے۔ کامل مرشد کے ذریعے مجھے حقیقی عزّت حاصل ہو گئی ہے۔ مَیں کسی قسم کی تثلیث کو بھی تسلیم نہیں کرتا۔ اور خُدائے واحد کا ہی پرستار ہوں۔

مذکورہ بالا حوالہ جات سے یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ گورونانک جی نہ تو آریہ سماج کے تین خداؤں کو مانتے تھے۔ اور نہ ہی سناتن دھرمیوں کے۔ بلکہ آپ توحید کے پرستار تھے۔ اور خُدائے واحد کو ہی عالم کائنات کا خالق اور مالک یقین کرتے تھے۔ اور اسی کو عبادت کے لائق سمجھتے تھے۔ کسی دوسرے یا تیسرے کو اس کی ذات یا صفات میں شریک ٹھہرانا شرک تصوّر کرتے تھے۔

تناسخ یا آواگون اور گورونانک جی

ہندو دھرم کا ایک نہایت اہم مسئلہ تناسخ یا آواگون ہے۔ اس کی رُو سے ہر ایک انسان اپنے سابقہ جنم کے بھلے اور بُرے اعمال کے نتیجہ میں دوبارہ پیدا ہوتا ہے۔ اور مختلف جونوں میں آتا ہے۔ اس بارہ میں ہندو دھرم کا ایک مشہور مقولہ ہے "پنر جنم کرتم پاپنگ" یعنی ہر شخص کو اس کے اچھے یا بُرے اعمال کے نتیجہ میں بار بار جنم ملتا ہے اسی بنا پر ہی ان کے ہاں ہر جنم کے بعد کرم (عمل) اور ہر کرم (عمل) کے بعد جنم مانا جاتا ہے اور اس جنم اور مرن کا سلسلہ قدیمی ہے نہ اس کا شروع ہے۔ اور نہ آخر۔ گویا کہ اس عقیدہ کی رُو سے دُنیا میں جتنی بھی جاندار چیزیں۔ سبزیاں۔ ترکاریاں۔ درخت اور چرندے، پرندے اور درندے یا رینگنے والے جاندار ہیں وہ سب کے سب اپنے پہلے جنم میں انسان تھے۔ اور اپنے اعمال کے نتیجہ میں ان جونوں میں آ گئے۔ منوجی نے اپنے دھرم شاستر منوسمرتی میں ان اعمال کی تفصیل بیان کی ہے۔ جن کے نتیجہ میں ایک انسان مختلف جونوں کو حاصل کرتا ہے۔ اور مختلف جونوں میں پیدا ہوتا ہے۔[1] منوجی کے نزدیک دُنیا میں جتنی بھی گائیں یا بیل پائے جاتے ہیں۔ وہ بھی اپنے پہلے جنم میں انسان تھے۔ اور انہوں نے براہمنوں کو قتل کیا تھا۔ ان کے اس جرم کے بدلہ میں خدا تعالیٰ نے انہیں گائیوں اور بیلوں کی جون میں پیدا کر دیا۔[2]

اس عقیدہ کی بنیاد اصل میں روح مادہ کی ازلیت پر ہے۔[3] ان کے نزدیک اللہ تعالیٰ نے نہ تو روح کو پیدا کیا ہے اور نہ مادہ کو۔ خدا تعالیٰ کا کام روح اور مادہ کو جوڑنا اور

---

[1]: منوسمرتی ۱۲ ادھیائے شلوک ادھیائے ۵۵، ۵۶ وغیرہ۔ [2]: منوسمرتی ادھیائے ۱۲ شلوک ۵۵۔ [3]: ستیارتھ پرکاش ص۲۳۹۔

توڑنا ہی ہے اور ان کے سابقہ اعمال کے نتیجہ میں مختلف جونوں میں جنم دینا ہے۔ گویا کہ خدا تعالیٰ جب رُوح اور مادہ کا تعلق قائم کر دیتا ہے۔ تو زندگی پیدا ہو جاتی ہے۔ اور جب ان کا تعلق توڑ دیتا ہے۔ تو موت واقع ہو جاتی ہے۔ آریہ سماج کے بانی پنڈت دیانند جی نے اس بارہ میں یہ بیان کیا ہے کہ:۔

"جنم ہونے کو اتپتی (پیدائش دینا) اور مرنے کو پرلے (فنا ہونا) کہا گیا ہے اس لئے وقت پر جنم لیتے ہیں اور جنم بہت سے ہیں۔"[1]

یعنی:۔ "جیو رُوح جب جسم سے نکلتا ہے تو جیو کی موت کہی جاتی ہے۔ اور جسم کے ساتھ ملنے کا نام جنم ہوتا ہے۔"[2]

پنڈت دیانند جی کے نزدیک اس دنیا کی پیدائش انسان کے نیک و بد اعمال پر ہی مبنی ہے۔ اسی لئے خدا تعالیٰ مکت (نجات یافتہ) لوگوں کو بھی بار بار اس دنیا میں پیدا کرتا اور مارتا ہے۔ اگر وہ ایسا نہ کرے تو دنیا میں پیدائش کا سلسلہ ہی ختم ہو جائے۔ چنانچہ وہ فرماتے ہیں کہ:۔

"اگر مکتی سے لَوٹ کر کوئی بھی جیو اس دُنیا میں نہ آوے تو دُنیا کا سِلسلہ ٹوٹ جانا چاہیئے۔ یعنی جیو ختم ہو جانے چاہئیں۔"[3]

چونکہ ویدک دھرم میں روح کو خُدا تعالیٰ کی تخلیق تسلیم نہیں کیا گیا اور ازلی اور ابدی مانا گیا ہے۔ اس لئے یہ خیال کیا گیا ہے کہ اگر خُدا تعالیٰ ارواح کو بار بار دنیا میں پیدا نہ کرے تو پھر پیدائش کا سِلسلہ ہی ختم ہو جائے۔ کیونکہ اس طرح ایک دن تمام روحیں ختم ہو جائیں گی۔ اس طرف بھی توجہ نہیں دی گئی کہ اگر انسان براہمنوں کو قتل کرنا ترک کر دیں تو خُدا تعالیٰ گائیوں اور بیلوں کو پیدا کرنے سے قاصر رہے گا کیونکہ گائے

---

[1]:۔ ستیارتھ پرکاش سملاس نوداں دفعہ ۲۹ ﷺ [2]:۔ ستیارتھ پرکاش سملاس نوداں دفعہ ۷۰ ﷺ
[3]:۔ ستیارتھ پرکاش سملاس نوداں دفعہ ۲۳ ﷺ

کا جنم تو منو جی کی رُو سے براہمن کے قتل سے وابستہ ہے۔ خُدا تعالیٰ خود اپنی مرضی سے کسی کو گائے کا جنم نہیں دے سکتا۔ وہ ہر ایک جنم انسان کے اعمال کے بدلہ میں ہی دیتا ہے اور گائے کا جنم براہمن کے قاتل کے لئے مخصوص ہے۔ گویا کہ اس دنیا کا تمام کاروبار انسانوں کے بھلے بُرے اعمال سے وابستہ ہے۔ خُدا تعالیٰ کی اپنی مرضی کا اس میں کوئی دخل نہیں۔

گورو نانک جی کے بیان کردہ کلام سے واضح ہے کہ گورو جی روح اور مادہ کی ازلیّت کے قائل نہ تھے۔ ان کے نزدیک روح اور مادہ دونوں ہی قدیم سے نہیں ہیں۔ بلکہ حادث ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کی تخلیق ہیں[1] ایک وقت ایسا بھی تھا جبکہ روح اور مادہ دونوں عدم وجود میں تھے۔[2] خدا تعالیٰ نے رُوح کو بھی اور مادہ کو بھی اپنی قدرتِ کاملہ سے پیدا کیا ہے۔

اس بارہ میں ایک سکھ وِدوان گیانی پرتاپ سنگھ جی سابق جتھیدار سری اکال تخت امرت سر کا بیان ہے:۔

"نیائے شاستر کا نظریہ ہے کہ خُدا اور رُوح اور مادہ تین چیزیں انادی (ازلی اور ابدی) ہیں۔ خُدا تعالیٰ ایک کمہار کی طرح برتن بناتا ہے مگر "چک" اور "مٹی" اس سے الگ ہیں۔۔۔۔۔

گورو جی نے فرمایا کہ رُوح مادہ اور ایشور تینوں انادی نہیں ہیں بلکہ صرف خُدائے واحد ہی انادی ہے۔ اس کے ارادے سے ہی عالمِ کائنات کی تخلیق ہوئی ہے"[3]

اس تعلق میں سردار سادھو سنگھ جی ہمدرد ایم۔ اے ایل ایل بی ایڈیٹر روزنامہ اجیت جالندھر نے یہ بیان کیا ہے کہ:۔

---

[1]:۔ گورو گرنتھ صاحب۔ جپ جی صفحہ ۱ [2]:۔ گورو گرنتھ صاحب مارو محلہ ۱ صفحہ ۱۰۳۲ [3]:۔ گورمت لیکچر صفحہ ۳۵-۳۴

"بعض مذاہب کہتے ہیں کہ پہلے سے دو چیزیں (دو نہیں تین چیزیں) چلی آرہی ہیں۔ ایک خدا تعالیٰ۔ ایک مادہ میٹر (اور ایک روح)۔ خدا تعالیٰ نے میٹر (مادہ) سے یہ جہان بنا دیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ یہ دونوں (نہیں تین) چیزیں انادی (ازلی اور ابدی) ہیں۔ جن کا کوئی شروع نہیں۔ ان کے بقول میٹر (مادہ) بھی خدا تعالیٰ کی طرح (قدیم ہے) ہے۔ گویا کہ اس کے برابر کی حیثیت رکھتا ہے۔ سکھ مذہب اسے تسلیم نہیں کرتا۔ ہم کہتے ہیں کہ جو خدا سب کچھ بنا سکتا ہے۔ کیا وہ مادہ (اور روح) نہیں بنا سکتا؟ اس طرح تو اس کی قدرت محدود ہو جاتی ہے۔ اسلام بھی خدائے واحد پر ایمان رکھتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ اس نے کُن کہا اور جہان وجود میں آگیا"۔ [1]

جیسا کہ بیان کیا گیا ہے کہ تناسخ کے ماننے والے یہ بھی تسلیم کرتے ہیں کہ ایک انسان اپنے بھلے اور بُرے اعمال کے بدلہ میں بار بار مختلف جونوں میں پیدا ہوتا ہے۔ لیکن گورو نانک جی اس کے قائل نہ تھے۔ ان کے نزدیک ہر شخص کو خدا تعالیٰ کی طرف سے جنم وغیرہ جو کچھ بھی ملا ہے ایک ہی مرتبہ ملا ہے۔ اگر کسی انسان کا کوئی عضو ہاتھ پاؤں اور کان وغیرہ کٹ جائے تو دوبارہ نہیں مل سکتا۔ کوئی بھی شخص مرنے کے بعد اس دنیا میں کسی شکل میں دوبارہ پیدا نہیں ہو سکتا۔ جیسا کہ ان کا ارشاد ہے :۔

جو کچھ پایا سو ایکا دار [2]

یعنی۔ انسان کو جو کچھ بھی ملا ہے۔ اس کے دوبارہ ملنے کی کوئی توقع نہیں ہے۔ جنم ساکھی بھائی بالا میں گورو نانک جی کا واضح ارشاد ہے :۔

موئے پھیر نہ آدمی رہے قیامت نام [3]

---

[1] :۔ روزنامہ اجیت جالندھر، ۷ نومبر ۱۹۷۷ء ؛ [2] :۔ گورو گرنتھ صاحب جپ جی ص ۳۱

[3] :۔ جنم ساکھی بھائی بالا ص ۱۶۶ ؛

یعنی۔جو انسان مرجاتا ہے۔ وہ دوبارہ اس دنیا میں نہیں آتا۔ البتہ اس کا نام قیامت تک یادگار کے طور پر ضرور قائم رہتا ہے۔

اس تعلق میں گورو گرنتھ صاحب میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ:۔

جے جانا مر جائیے گھوم نہ آئیے

جھوٹھی دنیا لگ نہ آپ ونجائیے [۱]

شبدارتھ گورو گرنتھ صاحب میں "جے جانا مر جائیے گھوم نہ آئیے" کے یہ معنے مذکور ہیں:۔

"دوبارہ (اس دنیا میں) نہیں آنا" [۲]

اس تعلق میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ:۔

"جو دینو سو ایکہے بار" [۳]

یعنی۔انسان کو جو کچھ بھی ملا ہے۔ وہ ایک ہی مرتبہ ہے۔ اس کا دوسری مرتبہ ملنا محال ہے۔ اس جو کچھ میں انسان کا جسم اور مرنا جینا بھی شامل ہے۔ کیونکہ یہ بھی تو اسے خدا تعالیٰ کی طرف سے ہی ملا ہے۔

اس تعلق میں یہ بھی لکھا ہے کہ:۔

نہیں ہوت کچھ دوؤ بارہ

کرنے ہار نہ بھولن ہارا [۴]

اس سلسلہ میں گورو گرنتھ صاحب کا یہ بھی ارشاد ہے کہ:۔

کبیر مانس جنم دُلبھ ہے ہُوئے نہ بارے بار

جیون بن پھل پاکے بھوئیں گرہے بہر نہ لاگے ڈار [۵]

یعنی:۔ مانس دیہہ بہر نہ پاوے کچھ اپاؤ مکت کا کرے۔ [۶]

---

[۱]:۔ گورو گرنتھ صاحب آسا فرید ص ۴۸۸؛ [۲]:۔ شبدارتھ گورو گرنتھ صاحب ص ۴۸۸؛
[۳]:۔ گورو گرنتھ صاحب گوڑی محلہ ۵ ص ۲۵۸؛ [۴]:۔ گورو گرنتھ صاحب گوڑی محلہ ۵ ص ۲۵۲؛
[۵]:۔ گورو گرنتھ صاحب شلوک کبیر ص ۱۳۶۳؛ [۶]:۔ گورو گرنتھ صاحب گوڑی محلہ ۹ ص ۲۲۰؛

گویا کہ ایک انسان کو دوبارہ انسانی جنم ملنا محال اور گورو گرنتھ صاحب کی تعلیم کے سراسر خلاف ہے۔

اس بارہ میں دسم گرنتھ میں مرقوم ہے کہ:-

پیر اَو پیغمبر کیتے گنے نہ پرت ایتے
بھوم ہی تے ہوئیکے پھیر بھوم ہی ملے ہیں [1]

یعنی:-

"کتنے ہی پیر اور پیغمبر ہوئے ہیں۔ اتنے تھے کہ وہ گنے نہیں جاسکتے۔ (یہ سب کے سب) زمین میں سے ہی پیدا ہوکر پھر زمین میں ہی مل گئے ہیں۔ (گویا کہ ان میں سے کوئی بھی دوبارہ نہیں آیا)۔" [2]

گورو گرنتھ صاحب میں یہ بھی مذکور ہے کہ:-

نمسکا کر ہردے ماہیں
پھر پھر تیرا آون ناہیں [3]

یعنی۔ صدق دل سے اپنے رب العزت کا ذکر کرتے رہو۔ اس دنیا میں تمہارا دوبارہ آنا نہ ہوگا۔

گورو نانک جی کے نزدیک مرنے کے بعد انسان کا ٹھکانہ قبر ہے اور اُلٹی عقل کے لوگ اسے تسلیم نہیں کرتے۔ جیسا کہ ان کا ارشاد ہے:-

چل مل بسیار دنیا فانی
قالوب عقل من گور نہ مانی [4]

یعنی۔ الٹی عقل کے لوگ قبر میں جانے اور رہنے کو نہیں ملنتے۔

---

[1] :- دسم گرنتھ صاحب ص ۷۶ ؛ [2] :- دسم گرنتھ صاحب مترجم ص ۷۶ ؛
[3] :- گورو گرنتھ صاحب رام کلی کبیر ص ۹۷۱ ؛ [4] :- گورو گرنتھ صاحب وار ملار محلہ ا ص ۱۲۹۱ ؛

اس تعلق میں گورو گرنتھ صاحب میں یہ مذکور ہے :۔

۱ - گوراں سے نمانیاں بہسن روحال مل [1]

۲ - ایہہ تن ہوسی خاک نمانی گور گھرے [2]

۳ - فریدا گور نمانی سڈ کرے نگھریا گھر آؤ

سر یہ میتھے آونا مرنوں نہ ڈریاؤ [3]

۴ - کبیر سوتا کیا کرہے جاگ روئے بھے دکھ

جاں کا باسا گور میں سو کیوں سووے سُکھ [4]

گورو گرنتھ صاحب کے ان چاروں اقوال میں مرنے کے بعد انسان کا اصل ٹھکانہ "گور" قبر بیان کیا گیا ہے۔ یہ خیال بھی انسان کے دوبارہ اس دنیا میں پیدا ہونے کے خیال کا رد کرتا ہے۔ اس سلسلہ میں ایک سکھ ودوان کا یہ بھی بیان ہے کہ :۔

"جہنم اور جنت کا عقیدہ اور آواگون مطابقت نہیں رکھتے یہ دونوں اکٹھے نہیں چل سکتے۔ ہندو مذہب کی رُو سے اگر روح نے اپنے بھلے بُرے اعمال کا بدلہ جنت اور جہنم میں پانا ہے۔ تو پھر وہ کونسی بات باقی رہ جاتی ہے۔ جو کہ اسے دوبارہ چوراسی (جونوں) کے چکر میں ڈالتی ہے۔" [5]

ایک اور سکھ ودوان رقم طراز ہیں :۔

"پچھلے جنم کا گورمت میں کہیں کوئی تذکرہ نہیں۔ پچھلے جنم کو یا اگلے جنم کو تسلیم نہیں کیا جاتا۔" [6]

تناسخ یا آواگون کے عقیدہ کو اپنانے والے لوگ انسان کی پیدائش اس کے سابقہ جنم کے اعمال کا نتیجہ بیان کرتے ہیں۔ ان کے نزدیک روح اور اس کا کسی انسانی

---

[1] :۔ گورو گرنتھ صاحب شلوک فرید ص ۱۳۸۳ ؛ [2] :۔ گورو گرنتھ صاحب آسا فرید ص ۴۸۸ ؛

[3] :۔ گورو گرنتھ صاحب شلوک فرید ص ۱۳۸۲ ؛ [4] :۔ گورو گرنتھ صاحب شلوک کبیر ص ۱۳۷۱ ؛

[5] :۔ گورمت درشن ص ۲۶۱ ؛ [6] :۔ رسالہ خالصہ پارلیمنٹ گزٹ ستمبر ۱۹۵۸ء ؛

یا حیوانی شکل میں پیدا ہونا اناری (ازلی اور ابدی) ہے۔ گورو نانک جی کے نزدیک ایک ایسا زمانہ بھی تھا۔ جبکہ نہ تو رُوح ہی موجود تھی اور نہ اس کے اعمال کا ہی کوئی وجود تھا۔ جب رُوح کو خُدا کی تخلیق تسلیم کیا جائے۔ تو لامحالہ یہ ماننا پڑے گا کہ شروع میں انسان یا حیوان وغیرہ بغیر کسی عمل کے بدلہ میں خُدا تعالےٰ نے اپنی مرضی سے پیدا کئے تھے۔ گورو نانک جی کا اسکے تعلق میں یہ بیان ہے کہ :۔

اوّل صاحب آپ سی ہور نہ دو جا جان [۱]

یعنی۔ ابتداء میں خدا تعالےٰ اکیلا ہی تھا۔ اس دورِ وحدت میں جب کوئی بھی چیز وجود میں نہیں آئی تھی۔ ایسی حالت میں کوئی انسان یا اس کے سابقہ اعمال کا وجود کیسے تسلیم کیا جاسکتا ہے۔ اسی بات کے پیشِ نظر گورو گرنتھ صاحب میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ :۔

کرم بدھ تم جیو کہت ہو کرمیں کن جیو دین رے [۲]

ایک اور مقام پر مرقوم ہے کہ :۔

مائے نہ ہوتی باپ نہ ہوتا کرم نہ ہوتی کاٹیا
ہم نہیں ہوتے تم نہیں ہوتے کون کہاں تے آٹیا

... ...

چند نہ ہوتا سور نہ ہوتا پانی پَوَن ملائیا
ساست نہ ہوتا بید نہ ہوتا کرم کہاں تے آئیا [۳]

بیدی کاکا سنگھ جی نے نام دیو کے اس ارشاد کے یہ معنے بیان کئے ہیں :۔

"جب ماں نہ تھی۔ باپ نہ تھا۔ اور جسم بھی نہیں تھے۔ ہم بھی نہیں تھے اور تم بھی نہیں تھے۔ اس وقت کون کہاں سے آیا تھا ..... جب چاند نہ تھا سورج

---

[۱] :۔ جنم ساکھی بھائی بالا صفحہ ۲۰ ؎ [۲] :۔ گورو گرنتھ صاحب گونڈ کبیر صفحہ ۸۷۰ ؎
[۳] :۔ گورو گرنتھ صاحب راگ کلی نام دیو صفحہ ۹۷۳ ؎

بھی نہ تھا۔ ہوا اور پانی کا بھی میل نہ تھا۔ شاستر اور وید بھی نہیں تھے۔ اس وقت اعمال کہاں سے آگئے؟"[1]

پنڈت نارائن سنگھ گیانی کا بیان ہے:-

"جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ اپنے سابقہ اعمال کے بدلہ میں ہی انسان دکھ یا سکھ پاتا ہے۔ ان کو یہ کہا گیا ہے کہ جب کچھ بھی نہیں تھا۔ اس وقت نیکی یا بدی کے اعمال کون بھلا نا تھا جس کا بدلہ انسان نے پایا۔ یہ تو قادر کا کھیل ہے۔"[2]

مشہور سکھ بزرگ بھائی ویر سنگھ بیان کرتے ہیں کہ:-

"اعمال انسان نے جسم اختیار کر کے کئے ہیں۔ ابتداء میں اعمال کے بدلہ میں جسم اختیار نہیں کیا تھا۔"[3]

---

[1]:- بھگت بانی مترجم ص ۲۹۹؛ [2]:- سکھمنی مترجم ص ۲۳؛ [3]:- گورپرتاپ سورج سمپادت ص ۵۹۰۶؛

پس گورو نانک جی روح کو قدیم سے نہیں۔ حادث تسلیم کرتے تھے۔ اس صورت میں یہ سوال ہی پیدا نہیں ہو سکتا کہ گورو نانک جی اس تناسخ کے قائل تھے جسے ویدک دھرم نے تسلیم کیا ہے۔ اس بارہ میں ایک سکھ ودوان رقمطراز ہیں کہ:۔

"کرم اور آواگون کے مسائل کو گورو نانک جی نے اپنایا ہے۔ مگر گورمت میں ان مسائل کی ہندو رنگت اڑ گئی ہے۔" ؎۱

الغرض یہ حقیقت ہے کہ گورو نانک جی ویدک دھرم کے پیش کردہ مسئلہ تناسخ کے ہرگز ہرگز قائل نہ تھے۔ انہوں نے رُوح اور مادہ کو حادث ٹھہرا کر اس تناسخ کا رد کر دیا ہے۔ جس کی بنیاد ہی رُوح مادہ کے ازلی ابدی ہونے پر ہے :

؎۱:۔ گورمت درشن صفحہ ۹۰ :

۳۔ گناہوں کی بخشش اور گورونانک جی

ہندو دھرم کے ایک بہت بڑے گروہ کا یہ نظریہ بھی ہے کہ اللہ تعالےٰ کسی شخص کے گناہ معاف نہیں کرتا۔ خواہ وہ کتنا ہی استغفار کیوں نہ کرے۔ وہ گنہگار کو سزا ضرور دیتا ہے۔ ہندوؤں کی ایک مشہور و معروف کتاب ستیارتھ پرکاش میں لکھا ہے :۔

"سوال۔ ایشور اپنے بھگتوں کے گناہ معاف کرتا ہے۔ یا نہیں ؟

جواب۔ نہیں۔ کیونکہ اگر وہ گناہ معاف کر دے تو اس کا عدل جاتا رہے گا اور تمام لوگ بڑے گناہ گار بن جائیں گے" [1]

اس کے برعکس گورونانک جی کا اس سلسلہ میں یہ نظریہ ہے کہ اللہ تعالےٰ کی ایک صفت بخشنہار بھی ہے۔ اس لئے وہ ہر اس شخص کے جملہ گناہ معاف کر دینے پر قادر ہے۔ جو حقیقی توبہ کر کے آئندہ کے لئے جملہ گناہوں کو ترک کر دے اور خدا تعالیٰ کی رضا کے ماتحت زندگی بسر کرنا اپنا نصب العین بنالے۔ چنانچہ گورونانک جی فرماتے ہیں :۔

رام نام دھن نرملو جو دیوے دیون ہار
آگے پوچھ نہ ہو دئی جس بیلی گورکرتار
آپ چھڈائے چھوٹیئے آپے بخشنہار [2]

یعنی۔ میرا خدا قدوس ہے۔ اور جواد بھی ہے۔ وہ جس کا یار بن جاتا ہے اس کی اگلے جہان میں کوئی باز پرس نہیں کی جاتی اور اگر وہ معاف کر دے تو تب ہی

---

[1] : ستیارتھ پرکاش باب ستواں ۔ [2] :۔ گورو گرنتھ صاحب سری راگ محلا ۱ صفحہ ۶۲ ۔

انسان نجات پانے کا مستحق ہوتا ہے۔ اس کے سوا اور کوئی بخشنہار نہیں۔

ایک اور مقام پر گوروجی نے کمال انکساری سے کہا ہے :۔

آپ کرے سچ الکھ اپار ؛ ہوں پاپی توں بخشنہار [1]

یعنی۔ خدا تعالیٰ جو کچھ بھی کرتا ہے۔ وہی سچ ہے۔ ہم گناہ گار ہیں اور وہ بخشنہار ہے۔

اسی طرح ایک مقام پر گوروجی نے یہ بھی فرمایا ہے :۔

صاحب ردے وسائے نہ پچھوتا دہی

گناہ بخشنہار شبد کمادہی [2]

یعنی۔ اپنے خالق اور مالک کو دل میں بسانے سے کسی شخص کو بھی افسوس نہیں ہوا اگر انسان خدا تعالیٰ کے کلام کی پیروی کرے تو بخشنہار خدا اس کے تمام گناہ بخش دیتا ہے۔

گورو گرنتھ صاحب میں بھی گوروجی کے مندرجہ بالا خیال کی تائید پائی جاتی ہے۔ جیسا کہ مرقوم ہے :۔

جاں آئے تاں تہنے پٹھائے چالے تہنے چلائے لیا

جو کچھ کرنا سو کر رہیا بخشنہارے بخش لیا [3]

یعنی کوئی بھی شخص اس دنیا میں خود نہیں آیا۔ بلکہ خدا تعالیٰ نے بھیجا تو وہ آگیا ہے اور جب وہ واپس بلا لیتا ہے تو چلا جاتا ہے۔ گویا کہ کوئی شخص بھی اپنی مرضی سے اس دنیا میں نہیں آیا۔ اور نہ اپنی خوشی سے واپس جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ اور وہ بخشنہار ہے جسے چاہتا ہے بخش دیتا ہے۔

گورو گرنتھ صاحب کے ایک اور مقام پر یہ بھی لکھا ہے :۔

لیکھے کتہوں نہ چھوٹیئے کھن کھن بھولن ہار

بخشنہار بخش لے نانک پار اتار [4]

---

[1] :۔ گورو گرنتھ صاحب آسا محلہ ا صفحہ ۴۲۹ ؛ [2] :۔ گورو گرنتھ صاحب آسا محلہ ا صفحہ ۴۲۹ ؛

[3] :۔ گورو گرنتھ صاحب آسا محلہ ا صفحہ ۴۲۰ ؛ [4] :۔ گورو گرنتھ صاحب گوڑی محلہ ۵ صفحہ ۲۶۱ ؛

یعنی۔ اے باری تعالیٰ ہم تو قدم قدم پر ٹھوکریں کھانے والے ہیں۔ ہم سے اکثر غلطیاں سرزد ہوتی رہی ہیں۔ اگر تو ہم سے ہمارے اعمال کا حساب لے گا تو پھر ہمارا کوئی ٹھکانہ نہ ہوگا۔ اے بخشنہار خدا تو خود ہمیں بغیر حساب کے ہی بخش دے اور ہمارے جملہ چھوٹے بڑے گناہ معاف کر دے۔ اس کے بغیر تو ہماری نجات ممکن ہی نہیں۔

ایک اور مقام پر یہ درج ہے:۔

جیسا بالک بھائے سبھائی لکھ اپرادھ کماوے
کر اپدیش جھڑکے بہو بھاتی بہڑ پتا گل لاوے
پچھلے اوگن بخش لئے پربھ آگے مارگ پاوے لے

یعنی جس طرح ایک بچہ سے اپنی کم علمی اور نادانی سے لاکھوں غلطیاں سرزد ہوتی ہیں۔ اور اس کے والدین اسے کبھی پیار سے اور کبھی ڈانٹ ڈپٹ کر کے سمجھانے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ اور پھر اسے پیار سے گلے بھی لگا لیتے ہیں۔ اسی طرح ہمارا خالق اور مالک اللہ تعالیٰ ہر اس شخص کے جملہ گناہ معاف کر دیتا ہے۔ جو آئندہ صراطِ مستقیم پر گامزن ہونے کے لئے کمربستہ ہو۔ اور ہر قسم کے گناہوں سے بچنے کی کوشش کرتا ہے۔

ایک سکھ ودوان پروفیسر شیر سنگھ جی گیانی ایم۔ اے پی ایچ ڈی نے اس تعلق میں یہ بیان کیا ہے:۔

”گورو صاحب (کے نزدیک)..... کسی بد اعمال کے گناہ تبھی معاف ہوں گے۔ کہ اگر وہ پچھتاوا کر کے توبہ کرے۔ اور معافی کے لئے عرض کرے۔ اور آئندہ سوچ سمجھ کر چلے۔ اور نیک اعمال بجالاتا رہے۔“ ہے

اس لئے یہ کہنا کہ بخشش سے گناہ پھیل جائیں گے سراسر باطل خیال ہے کیونکہ

لے:۔ گورو گرنتھ صاحب سوٹھ محلہ ۵ صفحہ ۶۲۴/۶۲۵؛ ہے:۔ گورمت درشن صفحہ ۱۴۳؛

گناہوں کی معافی تو اس بات سے مشروط ہے کہ گناہ گار انسان آئندہ کے لئے گناہوں سے بچنے اور نیک اعمال بجالانے کی ہر ممکن کوشش کرے۔

الغرض گورونانک جی کو ویدک دھرم کے اس خیال سے یکسر اختلاف تھا۔ کہ اله العلمین کسی بھی شخص کے گناہ معاف نہیں کرتا۔ گوروجی کے نزدیک اللہ تعالیٰ غفور الرحیم اور تواب الرحیم بھی ہے۔ اور وہ ہر اس شخص کے جملہ گناہ بخش دیتا ہے جو آئندہ سیدھا راستہ اختیار کر کے خدا تعالیٰ کی رضا کے ماتحت اپنی زندگی گذارنے کا عہد کرے اور مرتے دم تک اس عہد پر قائم رہے۔ اللہ تعالیٰ کی یہ بخشش کسی خاص ملک، زمانے، قوم، نسل یا خاندان تک ہی محدود نہیں۔ بلکہ سارے جہان پر حاوی ہے۔ ہر شخص اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے ؛

---

(۴) اوتار واد اور گورونانک جی

ویدک دھرم کے ماننے والوں کی ایک بہت بڑی تعداد سناتن دھرمی کہلاتی ہے۔ اور سناتن دھرم کے معنے قدیمی دھرم کے ہیں۔ اس قدیمی دھرم کے ماننے والے ہندوؤں کا یہ عقیدہ ہے کہ اس عالم کائنات کا خالق اور مالک خدا لوگوں کی اصلاح کے لئے وقتاً فوقتاً چرندوں، پرندوں، درندوں اور انسانوں کی شکل میں ظاہر ہوتا رہا ہے۔ سناتن دھرمی لوگ عام طور پر چوبیس ۲۴ اوتار مانتے ہیں۔ جن کے نام یہ ہیں :-

(۱) مچھ (۲) کچھپ (۳) وارہ (خنزیر) (۴) موہنی (۵) نرسنگھ (۶) پرسرام۔ (۷) رام چندر (۸) کرشن (۹) بلرام (۱۰) وامن (۱۱) بدھ (۱۲) نارد (۱۳) رشبھ دیو۔ (۱۴) کپل (۱۵) ویاس (۱۶) ہنس (۱۷) پرتھو (۱۸) دتاترے (۱۹) نر (۲۰) نارائن۔ (۲۱) ہگیریو (۲۲) دلیوستمن (۲۳) دھنونتری (۲۴) کلکی۔ [۱]

ان چوبیس اوتاروں میں سے دس اوتار پورن (مکمل) اور باقی چودہ انس (یعنی جزوی) اوتار تسلیم کئے گئے ہیں۔ مہابھارت میں پورن دس اوتاروں کے نام یہ آئے ہیں :-

(۱) مچھ (۲) کچھ (۳) وارہ (خنزیر) (۴) نرسنگھ (۵) وامن (ست یگ کے اوتار) (۶) پرسرام اور (۷) رام چندر جی تریتے کے اوتار۔ (۸) کرشن جی دواپر کے اوتار (۹) بدھ اور (۱۰) کلکی (کل یگ کے اوتار)۔ [۲]

جہاں تک گورونانک جی کے کلام کا تعلق ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ اوتار واد کے قائل نہ تھے۔ گوروجی کے نزدیک خدا تعالیٰ "اجونی" ہے۔ وہ کسی بھی جون میں نہیں آتا۔ چنانچہ آپ نے مول منتر میں خدا تعالیٰ کی ایک صفت اجونی [۳] بیان کی ہے۔ جس کے

---

[۱]:- مہان کوش ص ۳۴۹ [۲]:- مہان کوش ص ۲۶ و گورمت پربھاکر ص ۲۶ حاشیہ [۳]:- گورو گرنتھ صاحب ص ۱

معنے یہی ہے کہ وہ کسی بھی شکل میں پیدا نہیں ہوتا۔

گورو گرنتھ صاحب میں آپ کا یہ ارشاد درج ہے:۔

نربھو سو سر ناہیں کالا

آپ الیکھ قدرت ہے دیکھا

آپ اتیت اجونی سنبھو نانک گورمتیں سو پایا [۱]

یعنی خدا تعالیٰ کو کوئی بھی ڈر یا خوف نہیں ہے۔ اس پر کسی کا حکم نہیں چل سکتا۔ وہ سب سے بالا ہے اس کی قدرت سے ہی اس کی شناخت کی جا سکتی ہے۔ وہ سب سے الگ تھلگ ہے۔ اور اجونی ہونے کی وجہ سے کوئی بھی شکل و صورت نہیں دھارن کرتا۔ وہ خود بخود ہے۔ گورو نانک جی فرماتے ہیں۔ مجھے اس کی شناخت مرشد کامل کے نظریات اپنانے سے ہوئی ہے۔ گویا کہ گورو جی کے گورو نے انہیں خدا تعالےٰ کی توحید سے آگاہ کر دیا تھا۔

مشہور سکھ مؤرخ گیانی گیان سنگھ جی لکھتے ہیں کہ گورو نانک جی نے ایک مرتبہ اوتار واد کے بارہ میں اپنے خیالات کا اظہار یوں کیا تھا:۔

"باباجی نے کہا کہ بھائی مردانہ خدا کبھی اوتار نہیں لیتا۔ ماں کے پیٹ سے دوسرے جاندار پیدا ہوتے رہتے ہیں۔" [۲]

پروفیسر پریتم سنگھ جی بیان کرتے ہیں کہ گورو نانک جی کا خدا تعالیٰ سے متعلق یہ نظریہ اور عقیدہ تھا:۔

"واہگورو جنم مرن سے رہت ہے۔ جونوں میں نہیں آتا۔ اور پھر بھی ایک ہستی ہے۔ (BEING) ہے۔ منفیت (NON BEING) نہیں۔ کال کے دو معنے ہیں۔ ایک موت اور دوسرے وقت (TIME) واہگورو موت

---

[۱]:۔ گورو گرنتھ صاحب مارو محلہ ا صفحہ ۱۰۴۲؛ [۲]:۔ تواریخ گورو خالصہ صفحہ ۲۱۵؛

سے بالا ہے کے معنے وقت سے بالا (TIME LESS) ہے۔ یعنی ازلی ہے وقت وہاں اپنی حد چھوڑ جاتا ہے۔ اجونی کے معنے ہیں۔ وہ کسی جون میں نہیں آتا اور اوتار نہیں لیتا۔"

سری گورو نانک دیو جی فرماتے ہیں:۔

۱۔ تو اکال پورکھ ناہی سر کالا ۱؎

۲۔ اکال مورت جس کدے نہیں کھوٗ ۲؎

۳۔ جنم مرن نہیں دھندا دھیر ۳؎

۴۔ سرب ناتھ بے انت اجونی ساچے محل اپارا
نانک سہج ملے جگ جیون ندر کرہو نستارا ۴؎، ۵؎

یعنی:۔ "گورو نانک جی یہ نہیں مانتے کہ خدا تعالےٰ خود اوتار لیتا ہے۔ وہ خدا تعالےٰ کو اجونی تسلیم کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ انسانی جون میں کبھی نہیں آتا۔" ۶؎

گورو گرنتھ صاحب میں گورو جی کا اپنا ہی یہ ارشاد بھی موجود ہے:۔

نانک بھنڈے باہرا ایکو سچا سوئے۔ ۷؎

یعنی۔ اللہ تعالیٰ کبھی بھی ماں کے پیٹ سے پیدا نہیں ہوتا۔ وہ اس سے پاک ہے۔
گورو جی کی اس مقدس تعلیم کے زیر اثر دوسرے سکھ گورو صاحبان نے بھی اس خیال کو دھڑلے سے پیش کیا ہے کہ اس عالم کائنات کا خالق اور مالک خدا تعالیٰ جونوں میں نہیں آتا۔ اور نہ کبھی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوتا ہے۔ چنانچہ گورو گرنتھ صاحب میں گورو ارجن جی کا یہ ارشاد درج ہے:۔

۱؎:۔ گورو گرنتھ صاحب مارو محلہ ۱ صفحہ ۱۰۳۸ ۔ ۲؎:۔ گورو گرنتھ صاحب مارو محلہ ۵ صفحہ ۱۰۸۲ ۔
۳؎:۔ گورو گرنتھ صاحب رام کلی محلہ ۱ صفحہ ۹۳۱ ۔ ۴؎:۔ گورو گرنتھ صاحب گوجری محلہ ۱ صفحہ ۴۸۹ ۔
۵؎:۔ گورو نانک دیچار ادھیئن صفحہ ۱۱۸ ۔ ۶؎:۔ گورو نانک دیچار ادھیئن صفحہ ۱۴۲ ۔
۷؎:۔ گورو گرنتھ صاحب وار آسا شلوک محلہ ۱ صفحہ ۴۶۳ ۔

تو پار برہم پرمیشر جون نہ آوئی

نو ہکمیں ساجیں سرشٹ ساج سماوہی لے

یعنی۔ اے مولا۔ توکسی بھی جون میں نہیں آتا۔ تو اپنے امر سے ہی کائنات کی تخلیق کرتا ہے۔ اور پھر اپنے امر سے ہی سب کچھ سمیٹ لیتا ہے۔

ایک اور مقام پر گورو ارجن جی فرماتے ہیں :۔

بھرمے بھولے نر کرت کچرائن

جنم مرن تے رہت نارائن

.. ..

سو مکھ جلؤ جت کہے ٹھاکر جونی

جنھے نہ مرے نہ آوے نہ جائے

نانک کا پربھ رہیا سمائے ؎

یعنی۔ بھرموں اور وہموں میں مبتلا لوگ فضول اور لغو باتیں کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ تو پیدا ہونے اور مرنے سے پاک ہے...... وہ شخص ہوش سے کام لے جو کہتا ہے کہ خدا تعالیٰ جونوں میں آتا ہے۔ وہ خدا تعالیٰ تو نہ پیدا ہوتا ہے اور نہ مرتا ہے۔ وہ دنیا میں آنے اور جانے کے چکر سے بلند اور بالا ہے۔ سری گورو ارجن جی فرماتے ہیں کہ ہمارا خُدا تو ہر جگہ موجود ہے۔ کوئی بھی جگہ اس سے خالی نہیں۔ اس مُنہ میں آگ ڈالی جائے۔ جو یہ کہتا ہے کہ خدا تعالیٰ بھی جونوں میں آتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ پروفیسر شیر سنگھ جی نے واشگاف الفاظ میں لکھا ہے:۔

"گورو نانک عام ہندو خیال کو کہ خدا تعالیٰ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوتا ہے اور

؎ :۔ گورو گرنتھ صاحب مارو محلہ ۵ صفحہ ۱۰۰۵ ؛

؎ :۔ گورو گرنتھ صاحب بھیروں محلہ ۵ صفحہ ۱۱۳۶ ؛

اوتار لیتا ہے۔ اور اوتار کہلاتا ہے۔ بہت بڑا کفر اور نہ سُننے اور نہ سمجھنے والی بات خیال کرتے تھے۔" لہ

اس سلسلہ میں ایک اور سکھ ودوان رقم طراز ہیں کہ :۔

ہندو جنہیں کہت اوتار
پرمیشر تن دھارے سار
پرمیشر تھپ پوجت مانت
بھجن گیان انہی کا ٹھانت
سکھ انہیں پرمیشن نہ مانے
پرمیشر کے سیوک جانے ۲ہ

یعنی ۔ہندو جن شخصیتوں کو خدا تعالیٰ کا اوتار سمجھتے ہیں اور ان کی پوجا کرتے ہیں۔ سکھ ان کی پرستش نہ کریں۔ وہ خُدا نہیں ہیں۔ البتہ انہیں بزرگ تصوّر کر کے ان کا احترام کرنا لازمی ہے۔

جیسا کہ کہا گیا ہے :۔

"گوربانی میں کسی بزرگ اچھا تسلیم کرنے سے انکار نہیں۔ لیکن خدا تعالیٰ کو جونوں میں آنے والا مان کر کسی کو اوتار قرار دینا منع کیا گیا ہے۔ وہ ہمیشہ اجونی ہے۔" ۳ہ

لہ :۔ گورمت درشن صلا۳ ؛ ۲ہ :۔ گورمت سدھاکر ص۵۲۱ ؛
۳ہ :۔ گورونانک پرکاش سمپادت ص۵۱۴ ؛

۵- وید اور گورو نانک جی

ویدک دھرم ہندوستان کا ایک قدیمی مذہب ہے۔ اس مذہب کی زیادہ تر کتب سنسکرت میں ہیں۔ اس دھرم کے ماننے والوں کے دو بڑے گروہ سناتن دھرمی اور آریہ سماجی ہیں۔ چونکہ گورونانک جی کے زمانہ میں ابھی آریہ سماج وجود میں نہیں آیا تھا۔ اس لئے ویدک دھرم کا وہی خاکہ گوروجی کے سامنے تھا۔ جسے سناتن دھرمی اپناتے تھے اور اسی پر گوروجی نے تنقید کی ہے۔

ویدک دھرم کے ان دونوں گروہوں کی بنیادی مقدس کتب چار وید ہیں۔ جن کے نام یہ ہیں (۱) رگ وید (۲) یجروید (۳) سام وید (۴) اتھروید۔ البتہ ان دونوں گروہوں میں ان کے نزول کے بارہ میں شدید اختلاف ہے۔ سناتن دھرمی تو ان کا نزول برہماجی پر[1] مانتے ہیں۔ اور آریہ سماجی چار رشیوں یعنی (۱) اگنی (۲) وایو (۳) آدت اور (۴) انگرا پر ان کا نازل ہونا تسلیم کرتے ہیں[2]۔

جب ہم گورونانک جی کی بانی کا بغور مطالعہ کرتے ہیں۔ تو پتہ چلتا ہے کہ گوروجی کے پاک دل میں ویدوں کے لئے کوئی عقیدت نہ تھی نہ آپ انہیں الہامی کتب تسلیم کرتے تھے[3]۔ چنانچہ

---

[1] :- شوتیا سوتر ادھیائے ۶ منتر ۱۸ منقول از ستیارتھ پرکاش نواں باب صفحہ ۲۳۲۔

[2] :- ستیارتھ پرکاش ساتواں باب صفحہ ۲۳۲۔

[3] :- ایک سکھ ودوان پروفیسر شیر سنگھ جی ایم۔اے۔ پی ایچ ڈی لکھتے ہیں:-

"گورونانک جی نے ویدوں کا مستند ہونا عقیدت اور احترام سے تسلیم نہیں کیا جیسا کہ ویدک دھرمی کرتے ہیں۔ وہ ویدوں کو الہامی کتب نہیں مانتے تھے۔ اور نہ ویدک عقائد کو پورن سچائی کی تلقین کرنے والے ہی سمجھتے تھے۔" (گورمت درشن صفحہ ۹۱)

گورو جی نے ویدوں کا تعلق برہما سے بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے :۔

برہمے گرب کیا نہیں جانیا

وید کی بپت پڑی پچھوتانیا [1]

یعنی برہمانے غرور کیا اور خدا تعالےٰ کی شناخت نہ کی۔ اور وہ ویدوں کے ابتلاء میں پھنس گیا جس کا اسے بہت افسوس ہُوا۔

ایک اور جگہ گورو جی نے ویدوں کے بارہ میں یہ فرمایا ہے :۔

اشٹ دسیس چوہنہ بھید نہ پایا

نانک ستگور برہم دکھایا [2]

یعنی۔ اٹھاراں پورانوں اور چاروں ویدوں میں خدا تعالیٰ کا عرفان نہیں ہے۔ نانک کو کامل مرشد نے خدا تعالیٰ دکھا دیا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ گورو نانک جی نے ویدوں کے پیروکاروں پر سخت تنقید کی ہے۔ اور انہیں اللہ تعالےٰ سے دُور جانے والے بیان کیا ہے۔ جیسا کہ فرمایا ہے :۔

جگ چتر سیانا بھرم بھلانا ناؤں پنڈت گواری

ناؤں وسارہے وید سنبھالے بکھ بھولے لکھاری [3]

یعنی دنیا کے کیڑے چتر اور دانشور کہلاتے ہیں۔ حالانکہ وہ لکھے پڑھے پنڈت بیوقوف ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کو بھلا کر ویدوں سے چمٹے ہوئے ہیں۔ زہریلی مایا کے زیرِ اثر ناقابل غور باتیں لکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔

ایک اور مقام پر گورو نانک جی نے پنڈتوں کو مخاطب کر کے فرمایا ہے :۔

سن پنڈت کرماں کاری

---

[1] :۔ گورو گرنتھ صاحب گوڑی محلہ ۱ صـ ۲۲۴ ؛ [2] :۔ گورو گرنتھ صاحب آسا محلہ ۱ صـ ۳۵۵ ؛

[3] :۔ گورو گرنتھ صاحب مارو محلہ ۱ صـ ۱۰۱۵ ، صـ ۱۰۱۶ ؛

تت کری سکھ اُدپجے بھائی سوآتم تت بیچاری
شاست بید بکو کھڑ بھائی کرم کرہو سنساری
پاکھنڈ میل نہ چوکئی بھائی انتر میل وکاری
ان بدھ ڈوبی ماکری بھائی اونڈی سر کے بھاری [1]

یعنی۔ اے پنڈت۔ تو ظاہری رسومات میں پھنسا ہوا ہے۔ جن اعمال کے نتیجہ میں راحت حاصل ہوتی ہے ان روحانی باتوں پر غور کرو۔ تم لوگ کھڑے ہو کر لوگوں کو شاستر اور وید سناتے رہتے ہو۔ مگر دنیاداری کے دھندے کرتے ہو۔ اس طرح تمہارے دل کی منافقت دور نہ ہوگی۔ اس طرح تمہاری حالت اس مکڑی کی سی ہوگی جو سر کے بل الٹ کر تباہ ہو جاتی ہے۔

اس تعلق میں گورو نانک جی نے یہ بھی فرمایا ہے :۔

بید پاٹھ سنسار کی کار
پڑھ پڑھ پنڈت کریں بیچار
بن بوجھے سب ہوئے خوار
نانک گور موکھ انتر س پار [2]

یعنی۔ ویدوں کا پاٹھ تو محض دنیاوی دھندا ہے۔ روحانیت سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔ پنڈت پڑھ پڑھ کر غور و فکر کر کے دیکھ لیں۔ بغیر خداتعالےٰ کے عرفان کے عزت حاصل نہ ہوگی بلکہ انسان ذلیل و خوار ہی ہوگا۔ نانک جی کہتے ہیں کہ انسان گور موکھ یعنی GREATEST GURU کے ذریعہ ہی کنارے لگ سکتا ہے۔ اور فلاح پا سکتا ہے۔ محض ویدوں کے سہارے نہیں۔

---

[1] :۔ گورو گرنتھ صاحب سورٹھ محلہ ا صفحہ ۶۳۵ ؛ [2] :۔ گورو گرنتھ صاحب دار سوچی شلوک محلہ ا صفحہ ۷۹۱

گورو گرنتھ صاحب میں ویدوں کا علم ناقص بیان کیا گیا ہے۔ جیسا کہ ایک جگہ مرقوم ہے:۔

"سادھ کی مہما وید نہ جانے۔" [۱]

یعنی۔ وید خدا تعالےٰ کے فرستادوں کے مقام اور مرتبہ کو نہیں جانتے۔ اس بارہ میں ان کا علم ناقص ہے اور نامکمل ہے۔

آریہ سماج کے بانی پنڈت دیانند جی ویدوں کو غیر فانی قرار دیتے ہیں۔ جیسا کہ ان کا بیان ہے:۔

سوال:۔ وید غیر فانی ہیں یا فانی؟

جواب:۔ غیر فانی [۲]

لیکن اس کے برعکس گورو گرنتھ صاحب میں ویدوں کو فانی بیان کیا گیا ہے جیسا کہ لکھا ہے:۔

شاست سمرت بنسیں گے ویدا [۳]

یعنی۔ شاستر۔ سمرتیاں اور وید فانی ہیں ایک دن فنا ہو جائیں گے۔

گورو گوبند سنگھ جی کا اس بارہ میں یہ ارشاد ہے:۔

جن کی لِوْ ہر چرنن لاگی
تے ویدن تے بھٹے تیاگی
جن من ہر چرنن ٹھہرایو
تے سمرتن کے راہ نہ آیو [۴]

یعنی۔ جن لوگوں کا خدا تعالےٰ سے تعلق قائم ہو گیا ہے۔ وہ ویدوں کو ترک کر دیتے

۱:۔ گورو گرنتھ صاحب گوڑی محلہ ۵ صفحہ ۲۷۲؛ ۲:۔ ستیارتھ پرکاش ساتواں باب دفعہ ۷۹؛
۳:۔ گورو گرنتھ صاحب گوڑی محلہ ۵ صفحہ ۲۳۷؛ ۴:۔ دسم گرنتھ صفحہ ۵۱؛

ہیں۔ جن کے دل میں خدا تعالیٰ بس جاتا ہے وہ سمرتیوں کا راستہ ترک کر دیتے ہیں۔

سکھ ودوانوں کو بھی مسلّم ہے کہ گورو جی نے ویدوں اور ویدوں کے بیان کردہ مذہب کا کھنڈن کیا ہے۔ جیساکہ مشہور سکھ ودوان پنڈت کرتار سنگھ جی داکھا لکھتے ہیں :-

"گورو صاحب نے ویدوں کو فتنہ پھیلانے والے۔ پاپ کی تلقین کرنے والے...... دنیاوی لالچوں کا خزانہ۔ اور خدا تعالیٰ سے دُور لے جانے والے بتا کر ان کا رد کیا ہے۔ اور ان کے پیروکاروں کو من مکھ (من مرضی کرنے والے) اور موت کے فرشتوں سے سزا پانے والے اور کذّاب بیان کیا ہے۔" [1]

الغرض گورو نانک جی نے ویدوں کا رد کیا ہے۔ اور ان کا پڑھنا پڑھانا روحانی لحاظ سے بے سود قرار دیا ہے۔ جو لوگ ویدوں کے پاٹھ ہی کو نجات کا ذریعہ تصوّر کرتے ہیں ان پر کڑی تنقید کی ہے۔

---

[1] :- کھڑگ خالصہ ص۱۱ ؎

۶۔ ورن آشرم اور گورو نانک جی

ویدک دھرم میں ہندو جاتی کو چار ورنوں یعنی (۱) براہمن (۲) کشتری (۳) ویش (۴) شودر میں تقسیم کیا گیا ہے! در عملی لحاظ سے ان ورنوں کی بنیاد پیدائش پر رکھی گئی ہے۔ گویا جو شخص جس ورن میں پیدا ہوا ہے وہ اسی میں مرے گا۔ کسی کا ورن تبدیل نہیں ہو سکتا۔ خواہ وہ کیسے ہی نیک اعمال یا بد اعمال بجا لانے والا کیوں نہ ہو[۱] چنانچہ اس تعلق میں ہندو دھرم کی مقدس کتب میں یہاں تک لکھا ہے :۔

"براہمن اگر بدچلن بھی ہے۔ تو وہ قابل احترام ہے۔ شودر اگرچہ نیک ہے تو وہ قابل احترام نہیں۔ کون ایسا ہے۔ جو دشٹ گائے کو چھوڑ کر اعلیٰ سے اعلیٰ گدھی کو دوہتا ہے۔"[۲]

منوسمرتی کے ایک مقام پر یہ درج ہے :۔

"جاہل ہو یا عالم۔ براہمن بڑا دیوتا ہے۔"[۳]

ان چاروں ورنوں کی پیدائش کے بارہ میں یجر وید میں مذکور ہے کہ برہما کے منہ سے براہمن۔ بازوؤں سے کشتری۔ ٹانگوں سے ویش اور پیروں سے شودر پیدا ہوئے ہیں۔[۴]

ہندو دھرم کی مقدس کتاب اُتری سنگھتا میں کہا گیا ہے :۔

"اگر شودر عبادت یا ہون وغیرہ کرے تو راجہ اسے مروا ڈالے۔"[۵]

---

۱ :۔ منوسمرتی ادھیائے ۱۰ شلوک ۵ ؛ ۲ :۔ پاراسر سنگھتا ۱۲ ادھیائے ۶۔

۳ :۔ منوسمرتی ادھیائے ۹ شلوک ۳۰۳ ؛ ۴ :۔ یجر وید ادھیائے ۳ منتر ۱۱ ؛

۵ :۔ اتری سنگھتا ؛

ہندو دھرم نے شودر کو وید سُننے اور پڑھنے کی اجازت نہیں دی۔ اگر کوئی شودر وید سُن لے تو اس کے کانوں میں سیسہ پگھلا کر ڈال دینے کا حکم ہے اور اگر کوئی وید پڑھنے کی کوشش کرے تو اس کی زبان کاٹ دینے کا حکم ہے۔ "گوتم دھرم سوتر" میں مرقوم ہے:۔

"اگر شودر وید سُن لے تو اس کے کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ اور لاکھ بھر دی جائے۔ اگر شودر وید منتر پڑھے تو اس کی زبان کاٹ دی جائے۔ اگر وید کو یاد کرنے کی کوشش کرے تو اس کا جسم چیر دیا جائے۔"[1]

اس کے برعکس گورونانک جی نے اپنے مقدس کلام میں متعدد مقامات پر ورن آشرم اور ذات پات کا کھنڈن کیا ہے۔ گورو جی کے نزدیک اگر کوئی براہمن بدکردار ہے تو وہ شودر سے بدتر ہے۔ اور اگر کوئی شودر نیک اعمال بجالا رہا ہے تو وہ بدکردار براہمن سے افضل ہے۔ خدا تعالیٰ کے حضور کسی کی ذات پات نہیں پوچھی جائے گی بلکہ اعمال پرکھے جائیں گے۔ چنانچہ گورو جی فرماتے ہیں:۔

پھکڑ جاتی پھکڑ ناؤں   سبھناں جیاں اکا چھاؤں
آپوں جے کر بھلا کہائے   نانک تاں پر جاپے جاں پت لیکھے پائے[2]

یعنی۔ ذات پات کا سوال ایک فضول اور لغو بات ہے۔ سب کا سہارا خدائے واحد ہی ہے۔ اگر کوئی اپنے منہ سے خود کو اعلیٰ یا بھلا کہتا ہے۔ تو اس کے کوئی معنے نہیں۔ گورونانک جی فرماتے ہیں کہ کسی شخص کے اعلیٰ یا بھلے ہونے کا پتہ تب چلے گا جبکہ خدا کے حضور اسے عزت حاصل ہو گی۔

اس تعلق میں گورو جی نے یہ بھی فرمایا ہے کہ:۔

جاتی دے کیا ہتھ سچ پرکھیئے   مہرا ہووے ہتھ مریئے چکھیئے
سچے کی سرکار جگ جگ جانیئے   حکم منے سردار در دیبانیئے[3]

---

[1]: گوتم دھرم سوتر ۴/۱۲ ؛   [2]: گورو گرنتھ صاحب وار سری راگ شلوک محلہ ا صفحہ ۸۳ ؛
[3]: گورو گرنتھ صاحب وار ماجھ محلہ ا صفحہ ۱۴۲ ؛

یعنی۔ ذات پات میں کچھ بھی نہیں رکھا۔ صرف اور صرف صداقت شعاری کی ہی اللہ کے ہاں پرکھ ہے۔ زہر کسی کے ہاتھ میں ہو تو اس کے کھانے سے موت واقع ہوگی۔ سچے کرتار کی حکومت ہی دائمی اور ہمیشہ ہے۔ جو بھی اس کا حکم مانتا ہے وہ سردار ہے۔[۱]

گورو گرنتھ صاحب میں گورو جی کا یہ ارشاد بھی درج ہے :۔

خصم وسارے تے کم ذات
نانک ناویں باجھ صنعات[۲]

یعنی۔ اپنے خالق اور مالک کو بھلا دینے سے انسان ذلیل و خوار ہو جاتا ہے کیونکہ خدا تعالیٰ کی شناخت کے بغیر انسان شودر بن جاتا ہے۔ خواہ اس کی پیدائش کسی اعلیٰ سے اعلیٰ خاندان میں ہی کیوں نہ ہوئی ہو۔

گورو گرنتھ صاحب میں گورو نانک جی کا یہ فرمان بھی ہے :۔

ذات جنم نہ پوچھیئے سچ گھر لیھو بتائے
سا ذات سا پت ہے۔ جیہے کرم کمائے[۳]

یعنی۔ خدائے پاک کی درگاہ میں ذات اور پیدائش کے بارہ میں کوئی سوال نہیں کیا جائے گا۔ ہر انسان کو اعلیٰ اور پاک زندگی کا ڈھنگ سوچنے کی ضرورت ہے۔ اگلے جہان میں انسان کی وہی ذات۔ پات سمجھی جائے گی جیسے کہ اس کے اعمال ہوں گے۔

---

[۱] :۔ شبدارتھ گورو گرنتھ صاحب میں گورو جی کے مندرجہ بالا ارشاد کی یہ تشریح کی گئی ہے :۔

"یہاں پر خاندان یا ذات کے غرور کا ردّ ہے۔ ذات پات میں کچھ نہیں رکھا۔ خُدا کے حضور صرف اس بات کی جانچ پڑتال ہوگی کہ انسان میں صداقت شعاری کس حد تک تھی۔ جھوٹ انسان کو تباہ کر دیتا ہے۔ خواہ جھوٹا کتنا ہی اعلیٰ ذات میں سے کیوں نہ ہو۔ جس کسی ہاتھ میں زہر ہوگا اسے کھانے سے وہ مرجائے گا۔ خواہ کسی بھی ذات سے کیوں نہ ہو۔" (شبدارتھ گورو گرنتھ صاحب ص۱۴۲)

[۲] :۔ گورو گرنتھ صاحب۔ آسا محلہ ۱ ص۳۴۹ ؛ [۳] :۔ گورو گرنتھ صاحب پربھاتی محلہ ۱ ص۱۳۳۰ ؛

ایک اور مقام پر گورو جی نے فرمایا ہے :-

ایسے جن ورلے جگ اندر پرکھ خزانے پایا

ذات ورن تے بھیئیے اتیتا ممتا لوبھ چکایا [1]

یعنی - ایسے لوگ دنیا میں خال خال ہی ہیں۔ جنہیں خدا تعالیٰ جانچ پڑتال کرنے کے بعد اپنا مقرب بنالیتا ہے۔ اور وہ ذات پات کے بندھنوں سے آزاد ہو جاتے ہیں۔ اور ان کے سامنے ہندوؤں کے چار ورنوں کی کوئی حقیقت باقی نہیں رہتی۔

سکھ ودوان بھی اس حقیقت کو تسلیم کرتے ہیں۔ چنانچہ سردار بہادر کاہن سنگھ نابھہ کا ارشاد ہے :-

" سکھ دھرم میں ذات پات صرف اعمال کے مطابق ہی ہے۔ انسان کی پیدائش سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔ جو عالم فاضل ہے۔ وہ براہمن ہے۔ اور ہتھیار بند بہادر شخص کشتری۔ تاجر اور کسان ویش ہے اور محنت مزدوری اور دوسروں کی خدمت کرنے والا شودر ہے۔ اگر کوئی پیدائشی شودر عالم فاضل بن کر دوسروں کو اپدیش کرے تو وہ براہمن ہے۔ اور ہتھیار بند کاشت کار کو کشتری کہا گیا ہے " [2]

الغرض گورو نانک جی کے نزدیک ذات، پات یا ورن آشرم کا تعلق انسان کی پیدائش سے نہیں ہے! عمال سے ہے۔ جو لوگ اسے پیدائش سے وابستہ کرتے ہیں وہ سخت غلطی میں مبتلا ہیں۔ انسان کی حقیقی عزت اس کے بلند کردار سے ہے نہ کہ ذات پات سے۔ کوئی شخص بلند کردار کا مالک ہے تو وہ معزز ہے خواہ اسکی پیدائش کسی چھوٹی سے چھوٹی سمجھی جانے والی قوم میں ہی کیوں نہ ہوئی ہو۔ اس کے برعکس

---

[1] :- گورو گرنتھ صاحب - پربھاتی محلہ ۱ صفحہ ۱۳۴۵ ؛

[2] :- گورمت مارتنڈ حصہ دوم صفحہ ۵۰۰ ، ہم ہندو نہیں صفحہ ۳۴ ۔ صفحہ ۳۵ ؛

اگر کوئی شخص بدکردار ہے۔ تو وہ ذلیل ترین ہستی ہے۔ خواہ اس کا تعلق کسی اعلیٰ خاندان یا نسل سے ہی کیوں نہ ہو۔ کیونکہ انسان کی حقیقی عزّت کا دارومدار پیدائش پر نہیں اعمال پر ہے۔ اسی وجہ سے بدکردار براہمن کو گورو گرنتھ صاحب میں ملیچھ اور دشٹ کہا گیا ہے۔ جیسا کہ مرقوم ہے:۔

لیپ نہ لاگو تل کا مول
دشٹ براہمن مُوا ہوئیکے سُول
ہرجن راکھے پار برہم آپ
پاپی مُوآ گور پرتاپ
اپنا خصم جن آپ دھیائیا
ایانا پاپی اوہ آپ بھپائیا
پربھ مات پتا اپنے داس کا رکھوالا
نندک کا ماتھا ایہاں اوہاں کالا
جن نانک کی پرمیشر سنی ارداس
ملیچھ پاپی بھیا نراس ۱؎

۱؎:۔ گورو گرنتھ صاحب۔ بھیروں محلہ ۵ ص ۱۱۳۷

۷۔ زنّار کی رسم اور گورو نانک جی

ویدک دھرم کی رسومات میں ایک بہت اہم اور ضروری رسم زنار کا پہننا ہے۔ اس کے بغیر کوئی بھی برہمن، کشتری یا ویش اپنی اعلیٰ جاتیوں میں شامل نہیں ہوسکتا۔ بلکہ اسے شودر کی مانند سمجھا جاتا ہے۔ اس لئے اکثر ہندو اپنے بچوں کو ۹ برس کی عمر میں زنار پہنانے کی رسم ادا کر دیتے ہیں۔[1] شودروں کو زنار کا پہنایا جانا ہندو شاستروں کے خلاف ہے۔ اس لئے شودر کو زنار پہنانے کا رواج نہیں۔ ہندو دھرم کی مقدس کتاب منوسمرتی میں تینوں ورنوں۔ یعنی براہمن۔ کشتری اور ویش کے لئے الگ الگ قسم کے زنار مقرر ہیں۔ چنانچہ براہمن کے لئے کپاس کا۔ کشتری کے لئے سن کا اور ویش کے لئے مینڈھے کی اُون کا زنار تجویز کیا گیا ہے۔[2]

سکھ تاریخ سے ثابت ہے کہ جب گورو نانک جی کے والدین نے اپنے خاندانی طریق پر گوروجی کو زنار پہنانے کی رسم ادا کرنا چاہی۔ تو گوروجی نے زنار پہننے سے صاف انکار کر دیا۔ سردار بہادر کاہن سنگھ جی نابھ لکھتے ہیں:۔

"جس وقت گورو نانک جی کو خاندانی طریق پر زنار پہنانے کی رسم ادا کی جانے لگی تو آپ نے زنار پہننے سے انکار کر دیا۔"[3]

جب ہم اس سلسلہ میں گورو نانک جی کی بانی کی طرف رجوع کرتے ہیں تو یہ حقیقت نکھر کر سامنے آجاتی ہے کہ گوروجی ویدک دھرم کی اس رسم کو بھی فضول سمجھتے تھے اور حسنِ عمل کے زنار سے آراستہ ہونا چاہتے تھے۔ جیسا کہ آپ کا ارشاد ہے:۔

---

[1] ستیارتھ پرکاش باب دوسرا دفعہ ۱۹۔ [2] منوسمرتی ادھیائے ۲ شلوک ۴۴۔

[3] گورمت پربھاکر صفحہ ۳۹۳، گورمت مارتنڈ حصہ دوم صفحہ ۹۸۰۔

دیا کپاہ سنتوکھ سوت جت گنڈھیں ست وٹ
ایہہ جنیؤ جی کا ہئی تاں پانڈے گھت
نہ ایہہ ٹوٹے نہ مل لگے نہ ایہہ جلے نہ جائے
دھن سو مانس نانکا جو گل چلے پائے
چوکڑ مل انائیا بہہ چوکے پایا
سکھا کن چڑھائیاں گورو براہمن تھیا
اوہ موآ اوہ جھڑ پیا دے تگا گیئا [1]

یعنی۔ رحم کی کپاس ہو۔ اور صبر کا سوت۔ اور ضبط نفس کی گانٹھیں دو۔ نیز صدق کے بٹ چڑھاؤ۔ اے پنڈت اگر تیرے پاس ایسا روحانی زنار ہے تو لاؤ مجھے پہنا دو۔ ایسا زنار پہننے میں کوئی قباحت نہیں۔ کیونکہ ایسا زنار نہ تو کبھی ٹوٹ سکتا ہے اور نہ نجاست سے گندہ ہو سکتا ہے۔ اور نہ جل سکتا ہے اور نہ گم ہی ہو سکتا ہے۔ مبارک ہیں وہ لوگ۔ جو ایسا روحانی زنار پہنتے ہیں۔

چار کوڑیوں سے خریدا ہؤا یہ تاگے کا زنار پہن کر باورچی خانہ میں جانے اور براہمن کو گورو تسلیم کرنے سے جو تمہارے کانوں میں کئی قسم کے منتر وغیرہ پھونکتا ہے۔ کامیابی حاصل نہیں ہو سکتی۔ اور جب زنار پہننے والا شخص مرجاتا ہے تو یہ تاگہ کا زنار اس کے جسم سے الگ کر دیا جاتا ہے۔ اور اس طرح وہ بغیر زنار کے ہی اس دنیا سے رخصت ہو جاتا ہے۔ الغرض گورو نانک جی کے نزدیک روحانی زنار ہی اصل چیز ہے۔ جو کسی حالت میں بھی انسان سے الگ نہیں ہو سکتا۔ یہ تاگوں سے بنا ہؤا زنار فضول ہے۔ اس کے پہننے کی کوئی ضرورت نہیں۔

گورو نانک جی نے اس بارہ میں یہ بھی فرمایا ہے:۔

---

[1]:۔ گورو گرنتھ صاحب وار آسا شلوک محلہ ۱ صفحہ ۴۷۱ ۔

ناۓ میلۓ پت او پجے صلاحی سچ سوت
درگاہ اندر جائیۓ تنگ نہ توٹس پوت
تنگ نہ اندری تنگ نہ ناری
بھلکے تھوک پوے نت داڑھی
تنگ نہ پیریں تنگ نہ ہتھیں
تنگ نہ جِہوا تنگ نہ اکھیں
دے تنگا آپے دتے
وٹ دھاگے اورا گھتے
لے بھاڑے کرے ویاہ
کڈھ کاگل دسے راہ
سن دیکھو لوکا ایہہ وڈان
من اندھا ناؤں سجان ؎

یعنی - خدا تعالیٰ پر ایمان لانے سے انسان کو حقیقی عزّت حاصل ہوتی ہے اور ذکر الٰہی سے حقیقی زنّار مل جاتا ہے۔ اور انسان کو اللہ تعالےٰ کی درگاہ میں عزّت کا مرتبہ حاصل ہو جاتا ہے۔ اور اسے وہ روحانی زنّار بھی مل جاتا ہے۔ جو پاک ہوتا ہے۔ اور جو کبھی بھی نہیں ٹوٹتا۔

تعجب ہے کہ عورت اور مرد کو نفسانی خواہشات سے روکنے کے لئے تو کوئی زنّار نہیں۔ بدکردار انسان کی داڑھی میں روزانہ تھوکیں پڑتی ہیں۔ یعنی وہ ذلیل و خوار ہوتا ہے۔ اس کے پاؤں کے لئے کوئی زنّار نہیں جو اسے برائی کی طرف جانے سے روک سکے۔ اور نہ اسکی زبان کو گند بکنے سے روکنے کے لئے کوئی زنّار ہے۔

؎ :- گورو گرنتھ صاحب دار آسا محلہ ۱ صفحہ ۴۷۱

اور نہ اس کی آنکھوں کو غیر محرم عورتوں کی زینت دیکھنے سے روکنے کے لئے کسی قسم کا زنار ہے۔ پنڈت آپ تو ان زناروں کے بغیر بھٹک رہا ہے۔ مگر دوسروں کو تاگوں سے بنا ہوا زنار پہننے پر زور دے رہا ہے۔ پیسے لیکر دوسروں کی بیاہ شادیوں کی رسومات ادا کر رہا ہے اور کاغذ کی پتری نکال نکال کر دکھلا رہا ہے۔ اور ان کو راستہ بتلانے کی کوشش کر رہا ہے۔ یہ کتنی افسوسناک اور حیران کن بات ہے کہ اس کا دل تو اندھا یعنی خدا سے دور ہے۔ مگر وہ کہلاتا دانشور ہے؛

۸۔ سوتک پاتک اور گورو نانک جی

ویدک دھرم کے ماننے والے سناتن دھرمی ہندو "سوتک پاتک" کے خاص طور پر پابند ہیں۔ اور وہ اسے دھرم کا ایک ضروری حصّہ تصور کرتے ہیں۔ اس کا تعلق انسان کی پیدائش اور موت سے ہے۔ یعنی اگر کسی کے ہاں کوئی بچہ، بچی پیدا ہو۔ یا کوئی مرجائے تو ایک معین عرصہ تک اس کے گھر کو ناپاک سمجھا جاتا ہے۔ اور اس کے ہاں کا پکا ہوا کھانا بھی ناپاک خیال کیا جاتا ہے۔ سردار بہادر کاہن سنگھ جی نابھہ نے اس سوتک کے بارہ میں لکھا ہے:۔

"سوتک۔ سوتک زچگی کے وقت کی پلیدی۔ ہندو دھرم کے شاستروں کی رُو سے پلیدی۔ براہمن کے گھر میں گیارہ دن۔ کشتری کے گھر میں ۱۲ دن۔ ویش کے گھر میں ۱۷ دن اور شودر کے گھر میں ۳۰ دن رہتی ہے۔ (ملاحظہ ہو اتری سمرتی شلوک ۸۵)"[1]

ہندو دھرم کی ایک اور کتاب "لگھو اتری" میں تو اس بارہ میں یہ تک مرقوم ہے:۔

"جس جگہ کوئی اپنے رشتہ دار کے مرنے یا بچہ پیدا ہونے کی خبر سنے وہیں مع کپڑوں کے پانی میں غوطہ لگائے۔ چونکہ وہ یہ خبر سنکر بھرشٹ ہوگیا ہے"[2]

سردار بہادر کاہن سنگھ جی نابھہ نے اس سلسلہ میں بیان کیا ہے:۔

"موجودہ زمانہ کے اکثر عالم فاضل ہندو بھائی یہ کہا کرتے ہیں کہ جہاں تک سوتک پاتک کے مسئلہ کا تعلق ہے۔ صحت کے قواعد ملحوظ رکھ کر یہ مسئلہ بنایا گیا ہے۔ مگر ان کا یہ کہنا درست معلوم نہیں ہوتا۔ سوتک کے ماننے

---

[1]: مہان کوش صفحہ ۱۶۲، گورمت پربھاکر صفحہ ۶۳۲۔ [2]: لگھو اتری سنگھتا ادھیائے ۵۔

میں خاص وہم اور جہالت کا تعلق ہے۔ کیونکہ جس شخص کو زچگی کی پلیدی لگی ہی نہیں اور نہ اس نے مردے کو چھوا ہے۔ اس نے تو صرف کانوں سے ہی سُنا ہے۔ مگر وہ پردیس میں بیٹھا ہُوا بھی اتنا ناپاک اور پلید ہو گیا ہے کہ اس کو مع کپڑوں کے پانی میں غوطہ لگانے کی تلقین کی گئی ہے اسے وہم کے علاوہ اور کچھ بھی نہیں کہا جا سکتا"۔ لے

گورونانک جی نے اپنے مقدس کلام میں ویدک دھرم کے اس سوتک پاتک کے مسئلہ کا بھی واضح طور پر کھنڈن کیا ہے۔ اور بیان فرمایا ہے کہ:۔

جے کر سوتک منیئے سب تے سوتک ہوئے
گوہے اتے لکڑی اندر کیڑا ہوئے
جیتے دانے ان کے جیاں باجھ نہ کوئے
پہلا پانی جیو ہے۔ جت ہریا سب ہوئے
سوتک کیونکر رکھیئے سوتک پوے رسوئے
نانک سوتک ایو نہ اترے گیان اتارے دھوئے ۲ے

یعنی۔ اگر جنم مرن سے سوتک تسلیم کیا جائے تو کوئی جگہ ایسی نہیں ملے گی جہاں اس پیدائش اور موت کا سلسلہ جاری نہ ہو۔ گوبر اور لکڑی میں بھی کیڑے مکوڑے پائے جاتے ہیں۔ جو جلانے سے جل جاتے ہیں اور اناج کے جتنے دانے ہیں ان سب میں زندگی ہے۔ جن کے کھانے سے انسان کو تقویت حاصل ہوتی ہے۔ اوّل تو پانی ہی زندگی ہے جس سے تمام کھیت سرسبز ہوتے ہیں اور اس پانی کے اندر ہر لمحہ سینکڑوں اور ہزاروں جاندار پیدا ہوتے اور مرتے ہیں۔ اس طرح تو یہ پانی بھی ہرگز ہرگز پاک نہ ہو سکے گا اور گندہ ہی رہے گا۔ پس وہ دوسروں کی پاکیزگی اور صفائی کا باعث کیونکر

لے:۔ ہم ہندو نہیں حاشیہ صفحہ ۱۳۹ ؛ ۲ے:۔ گورو گرنتھ صاحب وار آسا شلوک محلہ ۱ صفحہ ۴۷۲ ؛

بن سکے گا۔ اس طرح سوتک سے تو کبھی بھی نہیں بچا جا سکتا۔ کیونکہ انسان کے کھانے پینے میں بھی سوتک کی ملونی رہے گی۔ گورو نانک جی فرماتے ہیں کہ اس صورت میں تو سوتک سے انسان کا نجات پانا ممکن ہی نہیں۔ ہاں معرفت الٰہی سے ہی اس سے بچا جا سکتا ہے۔ گویا کہ جن لوگوں کو خدا تعالےٰ کا عرفان حاصل ہو وہ اس قسم کے سوتک پاتک سے بلند و بالا ہو جاتے ہیں۔

گورو جی نے مرنا اور جینا خدا تعالیٰ کا حکم اور تقدیر الٰہی بیان کیا ہے۔ جیسا کہ اِن کا ارشاد ہے:۔

سبھو سوتک بھرم ہے۔ دوجے لگے جائے
جمنا مرنا حکم ہے۔ بھانے آوے جائے
کھانا پینا پوتر ہے دتون رزق سبھائے
نانک گورمکھی بوجھیا تنی سوتک ناہیں [1]

یعنی۔ ہر طرح کے سوتک ایک وہم سے زیادہ حقیقت نہیں رکھتے۔ اور اس سوتک پاتک کے مسئلہ کی بنیاد کسی دلیل پر نہیں۔ پیدائش اور موت تو خدا تعالیٰ کی ایک تقدیر ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے اذن سے ہی ہو رہی ہے۔ اور کھانا پینا جو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے وہ سب پاک ہے۔ جن لوگوں نے مرشد کامل کی تعلیم کو اچھی طرح سمجھ لیا ہے۔ ان پر کسی قسم کے سوتک کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔ ان کے دل ہمیشہ پاکیزگی سے بھرے رہتے ہیں۔ اور کسی قسم کی گندگی یا غلاظت ان کے قریب بھی نہیں پھٹک سکتی۔

گورو نانک جی نے اپنے مقدس کلام میں روحانی پاکیزگی کی یہ فلاسفی بیان فرمائی ہے:۔

نربھو آپ نرنتر جوت | بن ناویں سوتک جگ چھوت
درمت بنسے کیا کر روت | جنم موئے بن بھگت سروت [2]

---

[1]:۔ گورو گرنتھ صاحب وار آسا شلوک محلا ا ص۴۷۲؛ [2]:۔ گورو گرنتھ صاحب آسا محلا ا ص۴۱۳؛

یعنی۔ خدا تعالیٰ غنی ہے۔ اسے کسی کا کوئی ڈر یا خوف نہیں ہے۔ ہر چیز میں اسی کا نُور ہے۔ گویا کہ کوئی بھی جگہ ایسی نہیں۔ جو اس کے نور سے خالی ہو۔ اگر خدا تعالےٰ کو ترک کر دیا جائے۔ تو پھر انسان قسم قسم کی گندگیوں اور غلاظتوں میں پھنس کر رہ جاتا ہے۔ بری عقل اور سمجھ کی وجہ سے دنیا تباہ و برباد ہو رہی ہے۔ پھر کیوں رو دیا جا رہا ہے جبکہ قصور اپنا ہی ہے۔ ذکرِ الٰہی کے بغیر انسان دنیا میں بھٹکتا ہی رہتا ہے۔ اسے اطمینان حاصل نہیں ہو سکتا۔

گورو نانک جی نے اس تسلسل میں روحانی سوتک یعنی گندگی کی کچھ تفصیل بھی بیان کی ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

من کا سوتک لوبھ ہے۔ جھوا سوتک کوڑ
اکھیں سوتک دیکھنا پر تریا پر دھن روپ
کنیں سوتک کن ہے لا اعتباری کھائے
نانک ہنسا آدمی بدھے جم پوری جائے [1]

یعنی۔ دل کی گندگی لوبھ ہے۔ اور زبان کی جھوٹ۔ گویا کہ جھوٹ بولنے سے انسان کی زبان ناپاک ہو جاتی ہے اور آنکھیں غیر محرم عورتوں کی زینت دیکھنے سے گندی ہو جاتی ہیں اور کانوں کا گند دوسروں کی غیبت سُننا ہے۔ اسطرح ہنس کی مانند پاک صاف آدمی بالکل نجس ہو کر رہ جاتا ہے اور ایسے گندے اور غلیظ شخص کو موت کے فرشتے اس کے مرنے کے بعد چوروں کی طرح جکڑ کر لے جاتے ہیں۔

ایک سکھ ودوان سردار بہادر کاہن سنگھ جی نابھہ لکھتے ہیں:۔

"پیدائش اور مرنے کے وقت ورنوں کی تفریق کی وجہ سے ہندو شاستروں کی رُو سے مقررہ ناپاکی اور پلیدی کا نام سوتک پاتک ہے۔ جسے گورو نانک جی نے محض وہم کا نتیجہ قرار دیا ہے۔ اور رد کیا ہے۔" [2]

---

[1]:۔ گورو گرنتھ صاحب وار آسا شلوک محلہ ا صفحہ ۴۷۲۔ [2]:۔ گورمت پربھاکر صفحہ ۱۶۵۔

۹۔ ویدک دھرم کی پُوجا پاٹھ اور گورو نانک جی

ویدک دھرم نے اپنے عقید تمندوں کے لئے دو قسم کی پوجا پاٹھ مقرر کی ہے۔ ایک کا نام "برہم یگ" ہے۔ اور دوسری کا نام "دیو یگ"۔ گورو جی نے اپنے مقدس کلام میں ویدک دھرم کی اس پوجا پاٹھ یعنی سندھیا وغیرہ کا رد کیا ہے۔ جیسا کہ ان کا ارشاد ہے :۔

پڑھ پستک سندھیا بادنگ — رسل پوجس بگل سمادھنگ
مکھ جھوٹھ ببھوکھن سارنگ — ترے پال تہال بچارنگ
گل مالا تلک للاٹنگ — دوئے دھوتی بستر کپاٹنگ
جے جانس براہمنگ کرمنگ — سب پھوکٹ نہچو کرمنگ
کہہ نانک نہچو دھیاوے
بن ست گورواٹ نہ پاوے[۱]

یعنی۔ ہندو لوگ کتابیں پڑھتے ہیں۔ اور تین وقت (سویر۔ دوپہر اور شام) کو عبادت کرتے ہیں۔ اور جھگڑا کرنے کے لئے بھی ہر دم تیار رہتے ہیں۔ اور پتھروں کی پوجا کرتے ہیں اور بگلے کی مانند مراقبے بھی کرتے ہیں۔ جھوٹ بول کر لوہے کو سونے کا زیور ظاہر کرتے ہیں۔ تین سطروں کی گائتری دن میں تین مرتبہ پڑھتے ہیں۔ ان کی گردنوں کے اردگرد مالا بھی ہے۔ اور ماتھے پر ٹیکے بھی لگے ہوئے ہیں۔ اور دو ، دو دھوتیاں پہن رکھی ہیں۔ اگر وہ خدا تعالےٰ کے دستور سے واقف ہوتے تو انہیں علم ہو جاتا کہ ان کے سارے ہی یہ کام فضول ہیں۔ جن کا سرے سے کوئی فائدہ نہیں۔ انہیں چاہیئے کہ

---

[۱]:۔ گورو گرنتھ صاحب وار آسا شلوک محلہ ۱ صفحہ ۴۷۰

نیک نیتی سے خدا تعالیٰ کی عبادت میں لگ جائیں۔ اور یاد رہے کہ سچے گورو اور مرشد کامل کے بغیر انسان کو صراط مستقیم کا ہرگز پتہ نہیں لگ سکتا۔

گورو جی نے سندھیا کے علاوہ ہوم کا بھی رد کیا ہے۔ جیسا کہ آپ فرماتے ہیں:۔

ہوم جپا نہیں جانیا گورتیں ساچ پچھان

نام بناں ناہیں در ڈھوئی جھوٹھا آون جان [۱]

یعنی۔ اے خالق ارض وسما۔ ہوم کرنے اور گائتری کے پاٹھ سے تیری معرفت حاصل نہیں ہو سکتی۔ گورو کی کامل پیروی سے ہی تیری شناخت کی جا سکتی ہے اور ذکر و فکر کے بغیر خدا تعالیٰ کے دربار میں رسائی محال ہے۔ اور جھوٹے انسان تو ہمیشہ بھٹکتے ہی رہتے ہیں۔ اور بھٹکتے ہی رہیں گے۔

ایک سکھ ودوان سردار بہادر کاہن سنگھ نابھہ نے ہندوؤں اور سکھوں کا فرق یوں بیان کیا ہے:۔

"آپ گائتری وغیرہ دیوتاؤں کی حمد اور تعریف کے منتر پڑھ کر انگ نیاس کرتے اور سندھیا کرتے ہیں۔۔۔۔۔ لیکن سکھ دھرم (اور گورو نانک جی کی بانی) میں ایسی سندھیا ممنوع ہے۔ صرف خدا تعالیٰ اور گوربانی کے ذریعہ قادر مطلق خدا کا ذکر ہی جائز ہے"۔ [۲]

---

[۱]:۔ گورو گرنتھ صاحب مارو محلہ ۱ ص ۹۹۲۔ [۲]:۔ ہم ہندو نہیں ص ۱۲۷۔

۱۰۔ چاند۔ سورج کی پوجا اور گورو نانک جی

ہندوؤں میں کسی نہ کسی رنگ میں چاند اور سورج کی پوجا کا بھی رواج ہے! اور وہ ان دونوں کی پوجا کرنا اپنے دھرم کا ایک اہم حصہ سمجھتے ہیں۔ گورو نانک جی کے بقول جو لوگ چاند اور سورج کو الوہیئت کا درجہ دیتے ہیں وہ گمراہ ہیں۔ اور صراط مستقیم سے بھٹکے ہوئے ہیں۔ جیسا کہ گورو جی فرماتے ہیں ا۔

پرستش آفتاب کی مشرق سیس نوائے
جانن رب آفتاب ہے ہور نہ کوئی خدائے
پرستش کریں مہتاب کی جانن ایہہ خدائے
ایہہ بھی اپنے مذہب وچ ہوئے رہے گمراہے [۱]

یعنی۔ جو لوگ چاند اور سورج کی پوجا کرتے ہیں۔ وہ گمراہ ہیں۔ اور ادھر ادھر بھٹک رہے ہیں۔

گورو نانک جی کے نزدیک قابل پرستش وہی ہستی ہے۔ جو جل تھل میں سمائی ہوئی ہے اور وہ خدا تعالیٰ ہی ہے۔ اور وہ کسی کا پیدا کردہ نہیں۔ بلکہ سبھی اس کی تخلیق ہیں۔ اور چاند سورج کو بھی اسی نے پیدا کیا ہے۔ جیسا کہ گورو جی فرماتے ہیں:۔

چند سورج سرجیئن اہ نس چلت دیچار د [۲]

یعنی۔ "اللہ تعالیٰ نے چاند اور سورج کو پیدا کیا ہے۔ اور وہ خدا دن رات ان کی نگرانی بھی کر رہا ہے۔" [۳]

۱:۔ جنم ساکھی بھائی بالا ص ۲۲۳ ۞ ۲:۔ گورو گرنتھ صاحب وڈھنس محلا ۱ ص ۵۸ ۞
۳:۔ شبد ارتھ گورو گرنتھ صاحب ص ۵۸ ۞

گورو نانک جی کے بقول خُدا اس وقت بھی تھا جبکہ ابھی چاند اور سورج پیدا بھی نہیں ہوئے تھے۔ جیسا کہ گورو جی فرماتے ہیں :۔

اربد نربد دھندوکارا دھرن نہ گگنہ حکم اپارا

نہ دن رین چند نہ سورج سن سمادھی لگائیندا ؎۱

یعنی۔ اربوں سال تک ہر طرف اندھیرا ہی اندھیرا تھا۔ اس وقت نہ زمین تھی اور نہ آسمان۔ صرف خُدائے واحد کا حکم ہی چل رہا تھا۔ اس وقت نہ دن تھا، اور نہ سورج۔ اور نہ رات تھی نہ چاند۔ اس نیستی کے عالم میں خدائے واحد ہی اکیلا تھا گویا کہ دورِ وحدت تھا۔

گورو جی کے نزدیک ایک وقت ایسا بھی آئے گا جبکہ چاند، سورج فنا ہو جائیں گے اس وقت خُدائے واحد ہی جلوہ گر ہوگا۔ جیسا کہ گورو جی فرماتے ہیں :۔

دن رو چلے نس سس چلے تارکا لکھ پلوئے

مقام اوہی ایک ہے نانکا سچ بگوئے ؎۲

یعنی :۔

"دن اور سورج چلے جائیں گے۔ اور رات اور چاند بھی نہ رہے گا۔ نیز لاکھوں ستارے بھی گم ہو جائیں گے۔ باقی صرف اللہ ہی رہے گا۔ کیونکہ وہ غیر فانی اور لازوال ہے)" ؎۳

الغرض گورو نانک جی کے نزدیک عبادت کے لائق خُدائے واحد ہی ہے جسے کسی نے پیدا نہیں کیا۔ اور اس نے سب کو پیدا کیا ہے۔ وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ ہی رہے گا۔ وہی سب کا اوّل اور آخر ہے۔ وہ فنا کا شکار نہیں ہو سکتا۔

؎۱ :۔ گورو گرنتھ صاحب مارو محلہ ۱ صفحہ ۱۰۳۵ ؎۲ :۔ گورو گرنتھ صاحب سری راگ محلہ ۱ صفحہ ۶۴۔

؎۳ :۔ ستیارتھ گورو گرنتھ صاحب صفحہ ۶۴

موت وحیات اسی کے قبضہ قدرت میں ہے ۔ چاند اور سورج میں ایسا کوئی وصف نہیں پایا جاتا۔ کہ جس سے انہیں الوہیّت کا درجہ دیا جا سکے ۔ ایک وقت ایسا بھی تھا جبکہ ابھی چاند اور سورج عالم وجود میں نہیں آئے تھے ۔ اللہ تعالیٰ نے چاند اور سورج دونوں کو اپنی قدرتِ کاملہ سے پیدا کیا ہے ۔ اور ان کے ذریعہ دن رات کا سِلسلہ شروع کیا ہے ۔ ایک وقت آئے گا نہ چاند رہے گا اور نہ سورج ۔ اس لئے چاند اور سورج کو اپنا معبود بنانا جو کہ خود حقیقی معبود کی مخلوق اور فانی وجود ہیں ۔ خدا کو ناراض کرنے والی بات ہے ۔ اس لئے جو لوگ ان کی عبادت کرتے ہیں ۔ وہ گمراہ ہیں ۔ پوجا کے لائق صرف اور صرف خدائے واحد ہی ہے ۔ اس کی عبادت میں چاند اور سورج یا کسی اور چیز کو شریک ٹھہرانا بہت بڑا پاپ ہے ۔ اس سے ہر شخص کو بچنے کی کوشش کرنا چاہیئے ۔

۱۱۔ مورتی پوجا اور گورو نانک جی

مورتی پوجا ہندو دھرم کا ایک ضروری حصہ ہے سناتن دھرمی ہندوؤں کے مندروں اور گھروں میں دن رات مورتی پوجا کی جاتی ہے۔ جہاں تک گورو نانک جی کی پاکیزہ تعلیم کا تعلق ہے اس سے یہ امر واضح ہے کہ گورو جی مورتی پوجا کے سخت خلاف تھے۔ ان کے نزدیک مورتی پوجا فعل عبث ہے۔ بت بے جان چیزیں ہیں۔ نہ یہ بول سکتے ہیں اور نہ کوئی نفع یا نقصان ہی پہنچا سکتے ہیں۔ چنانچہ گورو جی فرماتے ہیں۔

ہندو موے بھولے اکھوٹی جاہیں
نارد کہیا سے پوج کراہیں
اندھے گونگے اندھ اندھار
پاتھرلے پوجیں مگدھ گنوار
اوئے جے آپ ڈوبے تم کہاں ترن ہار ؎

یعنی۔ ہندو روز اوّل سے ہی اصل راستہ سے بھٹک چکے ہیں۔ اور غلط راستہ پر چل رہے ہیں۔ وہ نارد شیطان کے کہنے سے مورتی پوجا کرتے ہیں۔ وہ اندھے ہیں۔ گونگے ہیں اور ظلمت کا شکار ہیں۔ پتھروں کی پوجا کرتے ہیں اور اتنا بھی نہیں سمجھتے کہ جو پتھر خود پانی میں ڈالنے سے ڈوب جاتے ہیں۔ وہ دوسروں کو کیونکر کنارے لگا سکتے ہیں۔ گورو جی نے ایک اور مقام پر فرمایا:۔

دیوی دیوا پوجیئے بھائی کیا مانگوں کیا دیہہ
پاہن نیر پکھالیئے بھائی جل میں بوڈے تیہہ

؎ گورو گرنتھ صاحب وار بہاگڑا شلوک محلہ ۱ ص۵۵۵

گور بن الکھ نہ لکھیئے بھائی جگ بوڈے پت کھوئے

میرے ٹھاکر ہتھ وڈیایاں جے بھاوے تیں دیہہ [1]

یعنی۔ اے بھائی دیوی دیوتاؤں کی کیا پوجا کرتے ہو۔ ان سے کیا مانگتے ہو اور وہ کیا دے سکتے ہیں۔ پتھر کی مورتیاں تو پانی میں ڈالنے سے خود ڈوب جاتی ہیں۔ وہ دوسروں کو کنارے لگانے کا باعث کیونکر بن سکتی ہیں۔ وہ خدا جو انسان کے فہم و ادراک سے بالا ہے۔ اسے گورو کے بغیر شناخت نہیں کیا جا سکتا۔ میرے مالک خدا کے ہاتھ میں سب بڑائیاں ہیں۔ وہ جسے چاہے اور جو چاہے دے سکتا ہے۔ اور دیتا ہے۔

گورو جی نے اپنے پاکیزہ کلام میں بت پرستوں کو کافر کہنے سے بھی دریغ نہیں کیا جیسا کہ ان کا ارشاد ہے :۔

کافر ہوئے بت پرست جانن بت خدائے

تس کر کافر آکھیئن ہوئے رہے گمراہے [1]

یعنی۔ بت پرست لوگ کفر کا راستہ اختیار کئے ہوئے ہیں۔ اور بتوں کو خدا مان رہے ہیں۔ اسی وجہ سے انہیں کافر کہا جاتا ہے۔ اور وہ سیدھے راستہ سے بھٹکے ہوئے ہیں۔

گورو گرنتھ صاحب میں گورو نانک جی کا یہ شبد بھی درج ہے :۔

گھر نارائن سبھا نال — پوج کرے رکھے ناوال

کنگو چنن پھل چڑھائے — پیریں پے پے بہت منائے

مانوآں منگ منگ پیہنے کھائے — اندھیں کمیں اندھ سزائے

بھکھیاں دے نہ مردیاں رکھے — اندھا جھگڑا اندھی سنائے [2]

---

[1] ۔ گورو گرنتھ صاحب۔ سوڑھ محلہ ۱ صفحہ ۶۳۷ پلٹ لے :۔ جنم ساکھی بھائی بالا صفحہ ۶۸۶۔

[2] :۔ گورو گرنتھ صاحب وار سارنگ شلوک محلہ ۱ صفحہ ۱۲۴۱۔

یعنی - ہندو لوگ اپنے گھروں میں مورتیاں پوجتے ہیں - اور انہیں اشنان بھی کرواتے ہیں - نیز ان پر کیسر - چندن اور پھول چڑھاتے ہیں اور ان کے پاؤں پکڑ پکڑ کر انہیں منانے کی کوشش کرتے ہیں - مگر دوسرے لوگوں سے مانگ مانگ کر کھاتے ہیں - یہ مورتیاں بھوکے کو کچھ بھی نہیں دے سکتیں اور نہ انہیں موت سے ہی بچا سکتی ہیں -

گیانی گیان سنگھ جی کے بقول گورو نانک جی نے ایک مرتبہ ایک بت پرست سے دوران گفتگو یہ فرمایا تھا کہ :-

"کبھی دیوی نے کوئی بات بھی کی ہے - اس نے کہا کہ وہ تو پتھر کی مورتی ہے - بات نہیں کرتی - گورو جی نے فرمایا کہ اے بھائی پتھروں کے ماننے اور پوجا کرنے کا کوئی فائدہ نہیں " [1]

گورو گرنتھ صاحب میں گورو ارجن جی کا یہ شبد درج ہے :-

جو پاتھر کو کہتے دیو — تاں کی برتھا ہووے سیو
جو پاتھر کی پائیں پائے — تس کی گھال اجائیں جائے
ٹھاکر ہمرا سد بولنتا — سرب جیاں کو پربھ دان دیتا
انتر دیو نہ جانے اندھ — بھرم کا موہیا پاوے پھند
ناں پاتھر بولے نہ کچھ دے — پھوکٹ کرم ہنپھل ہے سیو
... ...
ووجے بھائے بہت گھر گالے — رام بھگت سدا سکھالے [2]

یعنی - جو لوگ پتھروں کی پوجا کرتے ہیں - ان کی تمام پوجا پاٹھ فضول ہے اور رائیگاں جائے گی - جو لوگ پتھروں پر گر گر کر عاجزی کرتے ہیں - ان کی تمام محنت

---

[1] :- تواریخ گورو خالصہ صفحہ ۱۲ ؛ [2] :- گورو گرنتھ صاحب بھیروں محلہ ۵ صفحہ ۱۱۶۰ ؛

اکارت جائے گی۔ ہمارا مالک خدا ہمیشہ کلام کرتا ہے اور تمام جانداروں کو رزق دیتا ہے۔ حقیقی خدا تو ہر ایک کے اندر بس رہا ہے۔ اندھے اسے نہیں جانتے۔ وہ وہم کے پھندے میں پھنسے ہوئے ہیں۔ یہ پتھروں کی مورتیاں نہ تو کسی کو کچھ دے سکتی ہیں اور نہ بول سکتی ہیں۔ ان کی پوجا فضول ہے۔ اس کا کوئی بھی فائدہ نہیں۔ خدا تعالیٰ کو چھوڑ کر دوسروں کی عبادت کرنا بے فائدہ ہے۔ اس سے بہت سے گھر برباد ہو چکے ہیں۔ خدا تعالیٰ کے حقیقی عابد ہی دائمی خوشی کے وارث ہوتے ہیں۔

اسی بنا پر ایک سکھ ودوان سردار شیر سنگھ جی نے لکھا ہے :۔

"مورتی پوجا ان دھرموں میں جائز ہے۔ جن کی تردید گورو صاحب نے بڑے سخت الفاظ میں کی ہے۔ ایک پتھر کی مورتی ہر جگہ حاضر و ناظر رب العلمین کی جگہ کس طرح لے سکتی ہے۔" لے

لے :۔ گورمت درشن صفحہ

۱۲۔ ویدک دھرم کی آرتی اور گورو نانک جی

سناتن دھرم سے تعلق رکھنے والے لوگ اپنے مندروں اور گھروں میں رکھی ہوئی مورتیوں کے سامنے دیئے جلاکر روزانہ آرتی بھی کرتے ہیں اور اسے ہندو دھرم کی مقرر کردہ عبادت تصوّر کرتے ہیں۔ ایک سکھ وِدوان سردار بہادر کاہن سنگھ نابھہ نے اس تعلق میں یہ بیان کیا ہے :۔

"آرتی جو رات کے بغیر بھی ہو سکتی ہے۔ یعنی دیوتا کی مورتی یا کسی قابلِ احترام بزرگ کے سامنے دیئے گھما کر پوجا کرنا۔ آرتی دن میں بھی کی جا سکتی ہے۔ اس کے لئے "آراترک" کی اصطلاح موجود ہے۔ ہندو مذہب کے مطابق چار مرتبہ پاؤں کے آگے۔ دوبارہ ناف کے آگے۔ ایک مرتبہ منہ پر اور سات دفعہ تمام جسم پر دیئے گھمائے جاتے ہیں۔ اور دیئے ایک سے لے کر سَو تک جلائے جاتے ہیں۔ ست گورو نانک جی نے اس آرتی کا رد کیا ہے۔ اور خدا تعالےٰ کی قدرتی اور حقیقی آرتی کی تعریف کی ہے۔" [۱]

گوروجی کی زندگی کا ایک مشہور واقعہ سکھ کتب میں درج ہے کہ ایک مرتبہ آپ پھرتے پھراتے جگن ناتھ پوری میں جا پہنچے۔ وہاں آرتی کے وقت آپ چپ چاپ الگ بیٹھے رہے۔ لوگوں نے آپ کی اس حرکت کو تعجب سے دیکھا۔ اور اعتراض کیا کہ وہ آرتی میں شامل کیوں نہیں ہوئے؟ گوروجی نے ان کے جواب میں جو شبد بیان کیا وہ گورو گرنتھ صاحب کے دو مقامات پر یوں درج ہے :۔

---

[۱]:۔ مہان کوش ص۸۳ ۔

گگن میں تھال رڈ چند دیپک بنے تار کا منڈل جنک موتی
دھوپ ملیان لو پوَن چور کرے گل بنرائے پھولنت جوتی
کیسی آرتی ہوئے۔
بھو کھنڈناں تیری آرتی
ان ہتا شبد و اجنت بھیری۔
سہس تو نین نن نین ہیں۔ تو ہے کو سہس مورت ننا ایک توہی
سہس پد بمل نن ایک گندھ بن سہس تو گندھ ادچلت موہی
سب میں جوت جوت ہے سوئے
تسدے چانن سب میں چانن ہوئے
گورساکھی جوت پرگٹ ہوئے
ہرچرن کنول مکرند لو بھت منو ان دنوں مو ہے آہی پیاسا
کرپا جل دیہہ نانک سارنگ کو ہوئے جاں تیرے نائے واسا [1]

یعنی۔ آسمان ایک تھال کی مانند ہے اور سورج اور چاند اس میں دیئے ہیں جو ہروقت روشن رہتے ہیں۔ اور تمام ستاروں کا مجموعہ موتیوں کی طرح ہے اور جگ مگ کر رہا ہے۔ ملے (مدراس کا ایک پہاڑ) کو چھو کر آنے والی ہوا۔ اے خدا تیری چوری کر رہی ہے۔ اے عظیم نور سب پھولی ہوئی نباتات تجھ پر پھول برسا رہی ہے۔ اے خدا تیری یہ کیسی حیران کن آرتی ہو رہی ہے۔ اے ڈر اور خوف کو ختم کر دینے والے قادر مطلق یہی تیری حقیقی آرتی ہے۔ تیری آرتی میں کتوں کے بھونکنے جیسی آواز کے سنکھ نہیں بجائے جاتے۔ بلکہ انسان کے اندرونی شبد کی نفیریاں بج رہی ہیں۔

---

[1]:- گورو گرنتھ صاحب دھناسری محلہ ا صت ۱۳، ص ۶۶۳۔

اے خُدا تیری ہزاروں ہزار آنکھیں ہیں۔ مگر مادی آنکھ ایک بھی نہیں
تیری ہزاروں ہزار شکلیں ہیں مگر تیری ایک بھی مادی شکل نہیں۔ تیرے ہزاروں
ہزار پَیر ہیں مگر مادی پَیر ایک بھی نہیں۔ تیرے ہزاروں ہزار ناک ہیں مگر مادی
ناک ایک بھی نہیں۔ تیرے ان کرشموں اور جلووں نے مجھے بے خود کر دیا ہے۔

سب میں جو روشنی ہے وہ تیرے نُور سے ہی ہے
تیرے ہی نُور سے تمام روحیں منوّر ہو رہی ہیں

گورو اور سچے مرشد کے ذریعہ انسان پر وہ نور ظاہر ہو جاتا ہے جو کچھ اسے
پسند ہے۔ وہی اس کی حقیقی پوجا ہے۔

خدا تعالیٰ کے مقدس قدموں کے شہد پر میری رُوح مائل ہو رہی ہے۔ اور
دن رات مجھے اسی کی ہی پیاس ہے۔

اے خُدا پیاسے نانک کو اپنی رحمت کا پانی عطا کر۔ تاکہ میرے دل میں تو
ہی بس جائے۔ اور مَیں تیرے ہی ذکر میں لگا رہوں۔

الغرض گورو نانک جی نے ہندو دھرم کی مقرر کردہ آرتی کا رد کر کے اس کی
جگہ خالص روحانی اور قدرتی آرتی پیش کی ہے۔

۱۳۔ جنتر منتر اور گورونانک جی

سناتن دھرمی ہندو جنتر منتر کے بھی قائل ہیں۔ ان کے نزدیک بڑے سے بڑا کام بھی جنتروں منتروں کے ذریعہ آسانی سے سرانجام پا سکتا ہے۔ چنانچہ ان کی ایک مقدس کتاب " منتر مہودہی اور مہان نربان تنتر" میں لکھا ہے:۔

"منتروں کی برکت سے ردھی سدھی دیعنی ہر قسم کی کامیابی، حاصل ہو سکتی ہے۔ دشمنوں کا صفایا ہو جاتا ہے۔ دیوتے بس میں ہو جاتے ہیں۔ منتروں۔ جنتروں اور تنتروں کے ذریعہ من مرضی کے پھل مل سکتے ہیں"۔ [1]

گورو نانک جی نے اپنے مقدس کلام میں جنتر۔ منتر اور تنتر وغیرہ کا بھی کھلے بندوں رد کیا ہے۔ گورونانک جی کے نزدیک یہ فضول اور لغو باتیں ہیں اور ان پر عمل کرنے کے نتیجے میں انسان صراط مستقیم سے بھٹک جاتا ہے۔ جیسا کہ گورو جی فرماتے ہیں:۔

تنت منت پاکھنڈ نہ جانا رام من مانیا
انجن نام بسے تے سوجھے گور شبدیں سہج جانیا [2]

یعنی۔ میں کسی بھی تنتر یا منتر کو نہیں جانتا۔ یہ باتیں پاکھنڈ ہیں۔ میرے دل میں تو خدا تعالیٰ بس رہا ہے۔ ذکر الٰہی کا سرمہ اسی کو حاصل ہوتا ہے۔ جو گورو کے اپدیش کے ذریعہ خدا تعالیٰ کی معرفت حاصل کر لیتا ہے۔ گویا کہ گورونانک جی کے بقول جس شخص کو خدا تعالیٰ کی معرفت حاصل ہو جاتی ہے۔ وہ

---

[1]: ۔ سکھ ہندو نہیں ص۲۷ ؛

[2]: ۔ گورو گرنتھ صاحب سوہی محلہ ۱ ص۷۶۶ ؛

جنتروں۔ منتروں اور تنتروں کی طرف توجہ نہیں دیتا۔ وہ ان سے بالکل بے نیاز ہو جاتا ہے۔ خدا تعالٰے کی معرفت سے بے نصیب لوگ ہی جنتروں۔ منتروں اور تنتروں پر بھروسہ کرتے ہیں۔

گورو نانک جی کا یہ ارشاد بھی گورو گرنتھ صاحب میں درج ہے:۔

من مکھ بھرم بھونے بے بان
وے مارگ موسے منتر مسان
شبد نہ چینے لوے کو بان
نانک ساچ رتے سکھ جان [۱]

یعنی نفس پرست لوگ وہموں میں پھنس کر مرگھٹوں اور شمشان بھومیوں یا قبرستانوں میں منتر سدھی کے لئے بھٹک رہے ہیں۔ اور مسانوں میں منتروں کا جاپ کرتے ہیں۔ برے راستہ میں ٹھگوں نے ایسے لوگوں کو ٹھگ لیا ہے۔ شبد یعنی خدا کے کلام کی انہیں شناخت حاصل نہیں۔ وہ بری باتیں بیان کرتے ہیں۔ اور منتروں کا جاپ کرتے ہیں۔ جن الفاظ کے کوئی معنے ہی نہیں اور ان کا سننا بھی کانوں کو نہیں بھاتا۔ ان کا ورد کرتے ہیں۔ گورو نانک جی فرماتے ہیں کہ جو لوگ سچے خدا کے واصل ہو گئے ہیں۔ وہی حقیقت میں سکھی ہیں اور ان کی ہی زندگی آرام سے گذرتی ہے۔

---

[۱]۔ گورو گرنتھ صاحب رام کلی محلہ ۱ صفحہ ۹۴۱

۱۴۔ برت اور گورو نانک جی

سناتن دھرم سے تعلق رکھنے والے اکثر قدیمی ہندوؤں میں برت رکھنے کا عام رواج تھا۔ مگر موجودہ دور میں حالات بدل جانے کی وجہ سے ان برتوں کی اہمیت کم ہوگئی ہے۔ اور اب خال خال لوگ ہی برت رکھتے ہیں۔

بہرکیف سناتن دھرمی ہندوؤں میں برت کے لئے جتنے دن مقرر ہیں۔ اگر ان پر سختی سے عمل کیا جائے تو سال کے ۳۶۵ دنوں میں سے شاید ہی کوئی دن ایسا ہوگا جس میں برت رکھنے کا حکم نہ ہو۔ پھر برت بھی عجیب عجیب قسم کے ہیں۔ کسی میں روٹی نہیں کھائی جاسکتی۔ دودھ پی لیا جاتا ہے۔ اور کسی میں پھل کھا لینے کی اجازت ہے۔

ایک سکھ ودوان سردار مہندر سنگھ بھاٹیہ نے لکھا ہے :۔

"برت رکھنا بھی ہندوؤں کا ایک خاص اصول ہے کیئی قسم کے برت رکھ کر ان میں سے نجات تلاش کی جاتی ہے۔ مگر گوربانی میں ان کا کھنڈن ہے" لہ

گورو نانک جی نے اپنے کلام میں ہندو دھرم کے مقرر کردہ ان برتوں کا ردّ کیا ہے۔ اور انہیں پاکھنڈ تک کہنے سے دریغ نہیں کیا۔ جیسا کہ ان کا ارشاد ہے :۔

لہ :۔ سکھ ہندو نہیں ص۱۲۸ ؛

ہٹھ نگرہ کر کائیاں چھیجے ۔ درمت پتن کر من نہیں بھیجے
رام نام سر اور نہ پوجے ......
ان نہ کھاہے دیہی دکھ دیجے ۔ بن گور گیانی نرپت نہیں تھیجے
من مکھ جنیجے جنم مر تیجے [1]

یعنی۔ محض اپنی من مانی عبادتیں اور ریاضتیں مقبول نہیں۔ انسان کی اصلاح کے لئے جو بھی علاج یا طریق مرشدِ کامل بتاتا ہے۔ اسی سے تزکیہ نفس حاصل ہو سکتا ہے۔ اس کے بغیر اگر کوئی شخص محض اپنی مرضی سے ریاضتیں کرتا ہے تو وہ اس کی جسمانی حالت کو کمزور کرنے کا باعث ہوں گی۔ ان کے نتیجہ میں خدا کا وصال محال ہے۔ خدا کے وصال کے لئے تو سچے گورو اور مرشدِ کامل کی اطاعت اور پیروی ہی ضروری ہے۔

الغرض گورو گرنتھ صاحب کے متعدد مقامات میں ہندوؤں کے برتوں کا ردّ کیا گیا ہے۔ اور انہیں بے کار اور فضول ظاہر کیا گیا ہے۔ اور ان سے دُور رہنے کی تلقین کی گئی ہے۔ [2]

---

[1] :۔ گورو گرنتھ صاحب رام کلی محلہ ا صفحہ ۹۰۵

[2] :۔ گورو گرنتھ صاحب صفحہ ۲۶۵، صفحہ ۸۴۱، صفحہ ۸۷۳، صفحہ ۹۰۵، صفحہ ۱۰۱۵، صفحہ ۱۳۴۳ وغیرہ ۔

۱۵- چُپ کا روزہ اور گورو نانک جی

ہندوؤں میں چُپ کا روزہ رکھنے کا رواج بھی ہے۔ جسے وہ مون برت کہتے ہیں۔ اس روزہ میں انسان دوسروں سے کوئی بات نہیں کر سکتا۔ صرف اشاروں سے یا لکھ کر ہی کوئی بات بتا سکتا ہے۔ پاکستان کے قیام اور بھارت کی آزادی سے قبل مشہور ہندو لیڈر گاندھی جی اکثر مون برت رکھا کرتے تھے۔ اور زبان سے کوئی بات کرنے کی بجائے اشاروں سے کام لیا کرتے تھے۔ سکھ مذہب میں اس چُپ کے روزہ کا بھی ردّ کیا گیا ہے۔ چنانچہ سردار کاہن سنگھ نابھہ لکھتے ہیں:-

"ہٹھ سے مون برت دھارن کرنا۔ اور خدا تعالیٰ کی عطا کردہ زبان کو مناسب طریق پر استعمال میں نہ لانا۔ گورمت میں قابلِ مذمت ہے"۔[۱]

اس بارہ میں گورو نانک جی فرماتے ہیں:-

موُنڈ منڈائے جٹا سکھ بادھی مون رہے ابھمانا
منوآ ڈولے دہ دس دھاوے بن رت آتم گیانا[۲]

یعنی۔ ہندوؤں میں ڈاڑھی منڈانے اور سر منڈا کر چوٹی رکھنے کا بھی رواج ہے۔ اور چُپ کا روزہ رکھ کر فخر بھی کیا جاتا ہے۔ ان کے دل ادھر اُدھر بھٹکتے رہتے ہیں۔ اور آتم گیان یعنی معرفت کے بغیر در در کی ٹھوکریں کھاتے رہتے ہیں۔

الغرض گورو نانک جی کی مقدس تعلیم کے پیشِ نظر گورو گرنتھ صاحب کے متعدد مقامات میں مون برت یا چُپ کے روزے کی مذمت کی گئی ہے۔ اور اسے انسان کی نجات میں روک ظاہر کیا گیا ہے۔[۳]

۱: گورمت پربھاکر صفحہ ۲۷۶ ؛ ۲: گورو گرنتھ صاحب مارو محلہ ۱ صفحہ ۱۰۱۳ ؛ ۳: گورو گرنتھ صاحب صفحہ ۶۲۲، صفحہ ۱۳۴۹ وغیرہ؛

۱۶۔ مہورت اور گورونانک جی

ہندوؤں میں یہ عام رواج ہے کہ وہ بیاہ شادی یا کوئی نیا کام شروع کرنے سے قبل پنڈتوں سے مہورت نکلواتے ہیں۔ کہ اسے کب شروع کیا جائے۔ گورونانک جی کے کلام سے ثابت ہے کہ وہ اس قسم کے مہورتوں کے قائل نہ تھے۔ وہ تمام دنوں کو اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے سمجھتے تھے۔ کسی دن کو اچھا یا بُرا خیال نہیں کرتے تھے۔ البتہ وہ ہر نیا کام شروع کرنے سے قبل بغیر کسی دن کا خیال کئے اپنے ربّ کے حضور دُعا کرنا ضروری سمجھتے تھے۔

گوروجی کے نزدیک ہر نئے کام یا بیاہ شادی سے قبل اللہ کے حضور دُعا کرنا اسے بابرکت بنانے کے لئے کافی ہے۔ چنانچہ سردار بہادر کاہن سنگھ نابھہ نے اس تعلق میں یہ بیان کیا ہے:۔

"سکھ مذہب میں تمام کاموں کے شروع میں اللہ تعالیٰ کے حضور ارداس (دُعا) کرنا ہی جائز ہے اور کسی بھی مہورت اور لگن سگن کا خیال نہیں کیا جاتا۔" لے

گورونانک جی نے اس سلسلہ میں یہ فرمایا ہے:۔

ساہا گنے نہ کرہے بیچار ... ساہے اوپر ایکنکار
جس گور ملے سوئی بدھ جانے ... گورمت ہوئے تاں حکم پچھانے
جھوٹھ نہ بول پانڈے سچ کہیئے ... ہومیں جائے شبد گھر لہیئے
گن گن جوتک کانڈی کینی ... پڑھے سناوے تت نہ چینی
سبھسیں اوپر گور شبد بیچار ... ہور کتھنی بدوں نہ سگلی چھار

لے :۔ ہم ہندو نہیں حاشیہ صفحہ ۱۵۱ ؎

نہاوے دھووے پوجیے سیلا   بن ہر راتے میلو میلا

... ...

گھٹ گھٹ برہم چینے جن کوئے   ست گور ملے تاں سوجھی ہوئے

گنت گنیئے سہسا دکھ جیئے   گور کی سرن پوے سکھ تھیئے

کرا پرادھ سرن ہم آئیا ٭ گور ہر بھیٹے پورب کمایا

اک پاندھے پنڈت مشر کہاویں   دبدھا راتے محل نہ پاویں

جس گور پرسادی نام ادھار   کوٹ مدھے کو جن آپار [1]

یعنی - جو لوگ بیاہ شادی وغیرہ کے مواقع پر مہورت نکلوا کر دن مقرر کرتے ہیں - وہ یہ خیال نہیں کرتے کہ ان تمام دنوں پر خدائے واحد کا ہی قبضہ ہے ۔ جو شخص کامل مرشد کو پا لیتا ہے وہ صحیح طریق اور راستہ کو جان لیتا ہے اور اپنے رب کی رضا کو پہچان لیتا ہے ۔ اے پنڈت تو جھوٹ نہ بول اور ہمیشہ سچ کہا کر ۔ جب خدا کے کلام کے ذریعہ انسان کا غرور دور ہو جاتا ہے ۔ تو وہ اپنے مالک کے دربار میں رسائی حاصل کر لیتا ہے ۔ جوتشی لوگ گنتی کر کے انسان کی جنم پتری بناتے ہیں ۔ پھر وہ خود بھی اسے پڑھتے ہیں اور دوسروں سے بھی پڑھواتے ہیں ۔ مگر حقیقت کو نہیں سمجھتے ۔ حالانکہ گورو کا کلام سب کے اوپر ہے ۔ دوسری تمام کتھائیں وغیرہ تو راکھ کی مانند ہیں ۔ اے پنڈت تو نہا دھو کر پتھروں کی پوجا کرتا ہے ۔ خدا کے رنگ میں رنگین ہوئے بغیر تو گندوں کا گندہ ہے (اپنی خودی ۔ خود پسندی اور خود روی کو مٹا کر ہی تو خدا کو پا سکتا ہے) ۔ کوئی خاص شخص ہی اپنے خالق اور مالک کو تمام دلوں میں سمایا ہوا دیکھتا ہے ۔ جب کوئی شخص کامل مرشد کو پا لیتا ہے تو ان باتوں کو بآسانی سمجھ لیتا ہے ۔ دنوں کی گنتی کرنے سے انسان کے دل میں بہت سے شکوک پیدا ہو جاتے ہیں ۔ اے خدا!

---

[1] :- گورو گرنتھ صاحب رام کلی محلہ ۱ صفحہ ۹۰۴ ؛

میں بہت گناہ کما کر تیرے در پر آیا ہوں۔ میری یہ خوش قسمتی ہے کہ کامل مرشد نے مجھے خدا تعالےٰ سے ملا دیا ہے ...... بعض لوگ پنڈت یا مشر کہلاتے ہیں۔ وہ شرک میں مبتلا ہیں۔ وہ خدا کی درگاہ میں رسائی حاصل نہیں کر سکتے۔ وہ کروڑوں میں سے کوئی ایک ہے جس نے کامل مرشد کی مہربانی سے اپنے رب کو اپنا سہارا بنا لیا ہے۔

پس یہ ایک ناقابلِ تردید حقیقت ہے کہ گورو نانک جی ہندوؤں کی طرح مہورت یا لگن سگن کے قائل نہ تھے۔ ان کے نزدیک سب دن اللہ تعالیٰ کے ہی بنائے ہوئے ہیں اس لئے کسی بھی دن کوئی نیا کام شروع کیا جا سکتا ہے۔ یا بیاہ شادی کی جا سکتی ہے۔ البتہ اس کی کامیابی کے لئے خدا کے حضور دعا کرنا اشد ضروری ہے۔

سردار بہادر کاہن سنگھ جی نابھہ نے ہندوؤں کو مخاطب کر کے لکھا ہے:۔

"آپ مہورت۔ سگن۔ تاریخ اور دن کے عقیدتمند ہیں۔ اور کئی قسم کا اچھا یا برا پھل تسلیم کرتے ہیں۔ لیکن سکھ دھرم میں ان تمام توہمات کا رد کیا گیا ہے۔"[1]

یعنی:۔

"شگون کا اچھا یا برا نتیجہ تسلیم کرنا سکھ مذہب کے خلاف ہے۔"[2]

1:۔ ہم ہندو نہیں۔ ص ۱۵۳۔ 2:۔ ہم ہندو نہیں۔ ص ۱۵۳۔

۱۷۔ چونکا (لیپ) اور گورو نانک جی

ہندوؤں میں اپنے باورچی خانہ وغیرہ کو گوبر سے لیپنا پوتھنا ایک مذہبی فریضہ خیال کیا جاتا ہے۔ اس کے بغیر وہ اپنے باورچی خانہ کو گندہ اور ناپاک سمجھتے ہیں۔ اور اس میں پکائے گئے کھانے کو بھی پلید تصوّر کرتے ہیں۔ چنانچہ ہندو دھرم کی ایک مقدس کتاب "گھواتری سنگھتا" میں یہ ہدایت مذکور ہے :۔

"دیوتے چونکے اور اس کے لکیر کے سہارے پر ہی زندہ ہیں۔ اگر گوبر کا چونکا یا لیپ کر کے لکیر نہ دی جائے تو راکش اناج کا رس لے جاتے ہیں[1]"

گورو نانک جی کی مقدس تعلیم میں ایسے چونکے یا لیپ کے لئے کوئی جگہ نہیں بلکہ اسے گندگی پھیلانے کا ذریعہ تسلیم کیا گیا ہے۔ گورو جی فرماتے ہیں :۔ "گوبر ترن نہ جائی"

یعنی۔ گوبر سے کوئی بھی انسان نجات حاصل نہیں کر سکتا۔"

گورو نانک جی نے اس تعلق میں یہ فرمایا ہے :۔

اوپر آئے بیٹھے کوڑیار	دے کے چونکا کڈھی کار
ایہہ ان اساڈا پھٹے	مت بھٹے وے مت بھٹے
من جوٹھے چلی بھرین	تن پھٹے بھیڑ کرین
سچ ہووے تاں سچ پائیئے[2]	کہ نانک سچ دھیائیئے

یعنی۔ چونکا دے کر گوبر کی لپائی کی جاتی ہے اور اس پر سراپا جھوٹے لوگ آکر بیٹھتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ ہمیں کوئی شخص نہ چھوئے اور گندہ نہ کرے۔ ورنہ ہمارا

---

[1]:۔ گھواتری سنگھتا باب ۵ ۔ [2]:۔ گورو گرنتھ صاحب وار سری راگ شلوک محلا ۱ ص ۹۱، وار آسا شلوک محلا ۱ ص ۴۷۲

کھانا پینا بھی ناپاک ہو جائے گا۔ اصل میں وہ خود ہی پلید ہیں۔ مگر دوسروں کو ناپاک خیال کرتے ہیں۔ ان کے دلوں میں گند بھرا ہُوا ہے۔ مگر اپنے منہ کو کلی کر کے صاف کرتے ہیں۔ گوروجی فرماتے ہیں کہ ان باتوں سے قلبی صفائی حاصل نہیں ہو سکتی۔ قلبی پاکیزگی تو اس صورت میں حاصل ہو گی کہ انسان خُدا کا واصل بن جائے۔

گوروجی نے اس تعلق میں یہ بھی بیان کیا ہے:۔

کو بدھ ڈومنی کو دیا قصائن پر نندہ گھٹ چوہڑی مٹھی کرددھ چنڈال
کاری کڈھیئے کیا تھیئے جے چارے بیٹھیاں نال
سچ سنجم کرنی کاراں نہاون ناؤں جپیہی
نانک اگے اُوتم سیئی جے پاپاں پند نہ دیہی[1]

یعنی۔ یہ قابل نفرت دیا ہے گویا کہ مچھر کے مرنے سے خوف زدہ ہونا۔ اور انسان خواہ پیاسا ہی مر جائے۔ اسے پانی تک پلانے سے گریز کرنا۔ اور دوسروں کو چنڈال وغیرہ کہنا۔ اور اپنے ساتھ چھونے نہ دینا۔ (اسے کو دیا کہتے ہیں) غصہ کی مجسمہ چنڈالنی تمہارا من موہ رہی ہے۔ گوروجی نے اپنے اس قول میں سچ اور سنجم کو لکیر اس لئے کہا ہے کہ ان لکیروں کے اندر جھوٹ داخل نہیں ہو سکتا۔ جو لوگ گناہوں کی تلقین نہیں کرتے۔ وہی خُدا کے حضور پاک و صاف ہیں۔

سردار بہادر کاہن سنگھ جی نابھہ نے گورونانک جی کی اس مقدس تعلیم کی روشنی میں یہ بیان کیا ہے:۔

"ہندو لوگ باورچی خانہ کی جگہ گوبر وغیرہ سے لپائی کرتے ہیں اور لکیریں کھینچ دیتے ہیں۔ تاکہ کوئی دوسرا شخص باہر سے لکیر کے اندر داخل نہ ہو سکے اور ان کا کھانا ناپاک اور پلید نہ کر دے اور راکشس اناج کا رس نہ لے جائیں۔

---

[1]:۔ گوروگرنتھ صاحب وار سری راگ شلوک محلہ ۱ ص ۹۱ ؎

گورو صاحب اس پاکھنڈ کا رد کرتے ہیں۔ سکھ دھرم میں صفائی اور پاکیزگی کے لئے مٹی کی لپائی کو جائز سمجھا گیا ہے۔" لے

پس گورو نانک جی کے نزدیک گوبر کی لپائی پاکیزگی کا ذریعہ نہیں اور نہ اس کا انسان کی عاقبت سے کوئی تعلق ہے۔ گورو جی کے نزدیک گوبر کے لیپ کو نجات کا ذریعہ سمجھنا سراسر حماقت ہے۔

لے:۔ گورمت مارتنڈ حصّہ دوم ص۱۹ ؎

۱۸۔ تیرتھ یاترا اور گورونانک جی

سناتن دھرمی ہندو تیرتھوں کی یاترا پر بھی اکثر جایا کرتے ہیں۔ ان کے نزدیک تیرتھ اشنان کرنے سے زندوں اور مُردوں کے گناہ دھل جاتے ہیں اور وہ پاک وصاف ہو جاتے ہیں۔ سناتن دھرمی ہندوؤں میں یہ مشہور ہے کہ:۔

"انیہ کشیترے کرتم پاپم کاشی کشیترے ونشیتی۔ ؎۱

یعنی۔ دوسرے تمام مقامات پر کئے گئے پاپ کاشی جی کا اشنان کرنے سے دھل جاتے ہیں اور انسان پاک وصاف ہو جاتا ہے۔

جہاں تک گورونانک جی کی مقدس بانی کا تعلق ہے اس سے یہ واضح ہے کہ کسی بھی انسان کا اپنے جسم کو مل مل کر دھونا اس کے من کے پاپوں اور دل کی غلاظتوں کو صاف نہیں کر سکتا۔ چنانچہ گورو جی فرماتے ہیں:۔

سوچے ایہہ نہ آکھیئے بہن جے پنڈا دھوئے
سوچے سیئی نانکا جن من وسیا سوئے ؎۲

یعنی۔ کسی بھی انسان کا محض اپنے جسم کو دھونا اس کے گناہوں کے دھلنے کا باعث نہیں بن سکتا۔ گورونانک جی فرماتے ہیں کہ حقیقی پاکیزگی تو ان لوگوں کو ہی حاصل ہوتی ہے جو اپنے دل میں اپنے خالق اور مالک خدا کو بساتے ہیں اور دنیا کی ملونی قریب بھی نہیں پھٹکنے دیتے۔

ایک اور مقام پر گورو جی نے فرمایا ہے:۔

؎۱:۔ ستیارتھ پرکاش۔ گیارواں باب دفعہ ۶۱ ص ۳۶۶؂

؎۲:۔ گورو گرنتھ صاحب وار آسا شلوک محلہ ۱ ص ۴۷۲؂

اندردں جھوٹھے پیچ باہر دنیا اندر پھیل
اٹھسٹھ تیرتھ جے نہادیں اترے ناہیں میل [1]

یعنی۔ جن لوگوں کے دلوں میں جھوٹ رچا ہوا ہے۔ اور باہر سے معزز بنتے پھرتے ہیں۔ اور ساری دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں۔ ایسے لوگ اگر اٹھسٹھ تیرتھوں پر جاکر بھی نہائیں تو ان کے دل کا گند دور نہیں ہو سکتا۔

اس بارہ میں گوروجی کا یہ ارشاد بھی گورو گرنتھ صاحب میں موجود ہے :۔

تیرتھ نہاتا کیا کرے مَن میں میل گمان
گور بن کن سمجھائیئے من راجہ سلطان [2]

یعنی۔ جس کے دل میں تکبّر اور غرور کی میل بھری ہوئی ہے۔ وہ تیرتھوں پر نہا کر کیا کر سکتا ہے؟ یاد رہے کہ بغیر مرشد کامل کے دل کو جو کہ راجہ اور بادشاہ ہے۔ سمجھایا نہیں جا سکتا۔

گوروجی نے تیرتھ یاترا کے بارہ میں یہ بھی فرمایا ہے :۔

تیرتھ بھرمس بیادھ نہ جاوے   نام بناں کیسے سُکھ پاوے [3]

یعنی۔ بعض لوگ دکھوں سے خلاصی حاصل کرنے کے خیال سے تیرتھوں پر جاتے ہیں۔ گوروجی ایسے لوگوں کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں کہ تیرتھوں پر جانے سے دکھ دُور نہیں ہو سکتے۔ ان سے خلاصی پانے کا طریق یہی ہے کہ انسان اپنے رب سے لو لگائے۔ اس کے بغیر انسان سکھ اور آرام حاصل نہیں کر سکتا۔

اس تعلق میں گوروجی کا یہ ارشاد بھی ہے :۔

---

[1] :۔ گورو گرنتھ صاحب دار آسا شلوک محلہ ۱ ص ۴۷۳ ؛ [2] :۔ گورو گرنتھ صاحب سری راگ محلہ ۱ ص ۶۱ ؛

[3] :۔ گورو گرنتھ صاحب رام کلی ص ۹۰۶ ؛

تیرتھ بھرمے روگ نہ چھوٹے پڑھیاں باد ببادھ بھیا

دبدھا روگ سواد ادھک وڈیرا مایا کا محتاج بھیا [1]

یعنی ۔ تیرتھوں پر بھٹکنے سے انسان کی بیماریاں دور نہیں ہو سکتیں ۔ اور پڑھنے سے وہ فضول جھگڑوں میں پھنس جاتا ہے ۔ اور دبدھا کا روگ اور بھی بڑھ جاتا ہے ۔ نیز انسان دولت کا غلام بن کر رہ جاتا ہے ۔

اِس سلسلہ میں گورو جی فرماتے ہیں :۔

نہاون چلے تیرتھیں من کھوٹے تن چور

اک بھاؤ لتھی نہاتیاں دوئے چڑھیس ہور

باہر دھوتی تومڑی اندر وس نکور

سادھ بھلے ان نہاتیاں چور سے چورا چور [2]

یعنی ۔ وہ لوگ تیرتھ یاترا کے لئے جا رہے ہیں ۔ جن کے دلوں میں کھوٹ بھرا ہوا ہے ۔ اور جو چوریاں بھی کر رہے ہیں ۔ نہانے سے ان کا جسم تو صاف ہو جاتا ہے مگر ان کے دلوں کی میل دوگنی ہو جاتی ہے ۔ وہ باہر سے اپنے جسم کو خوب دھوتے ہیں لیکن ان کے اندر زہر بھرا پڑا ہے ۔ خدا تعالیٰ کے نیک بندے ایسے اشنان کے بغیر ہی اچھے ہیں ۔ چور تیرتھ اشنان کے بعد بھی چوریاں ہی کرتے ہیں ۔

سردار بہادر کاہن سنگھ جی نے اس تعلق میں یہ بیان کیا ہے :۔

" محض تیرتھ یاترا سے ہی نجات سمجھنا بہت بڑی جہالت ہے ۔ جو لوگ بچوں بوڑھوں ۔ بیماروں اور کمزوروں کو تیرتھوں اور پوربوں کی بھیڑ بھاڑ میں لے جاتے ہیں ۔ اور انہیں تکلیف پہنچاتے ہیں اور بہت سی خوفناک بیماریاں پھیلانے میں مدد دیتے ہیں ۔ وہ قوم کے اور ملک کے دشمن ہیں اور فضول دولت اور وقت کو ضائع کرنے کے مجرم ہیں ۔

---

[1] :۔ گورو گرنتھ صاحب بھیروں محلہ ا صفحہ ۱۱۵۳ ۔

[2] :۔ گورو گرنتھ صاحب وار سوہی محلہ ا صفحہ ۷۸۹ ۔

کنبھ وغیرہ کے ایک میلے پر خرچ کیا گیا روپیہ ملک میں تعلیم پھیلانے پر خرچ کیا جائے تو جہالت دُور ہو جائے۔" [1]

الغرض گورو نانک جی کے نزدیک تیرتھ اشنان کسی بھی انسان کی نجات کا باعث نہیں بن سکتا۔ اور نہ اس سے دل کی گندگی اور غلاظت ہی دھل سکتی ہے۔ دل کی صفائی کے لئے انسان کو اپنے رب سے لو لگانی چاہیئے۔

۱۹۔ بیوگان کی شادی اور گورو نانک جی

ہندو دھرم میں بیوگان کی دوسری شادی ممنوع ہے۔ انیسویں صدی کے مشہور ہندو ریفارمر پنڈت دیانند جی نے ایک مقام پر سوال و جواب کے رنگ میں لکھا ہے :۔

سوال :۔ مرد کو نیوگ کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ کیونکہ وہ دوسرا بیاہ کرے گا۔

جواب : ہم لکھ آئے ہیں کہ دو جوں میں عورت اور مرد کا ایک ہی بیاہ ہونا چاہیئے۔ وید آدی شاستروں میں لکھا ہے دوسری بار نہیں۔" [2]

پنڈت دیانند جی نے براہمنوں۔ کشتریوں اور ویشوں میں دوسرا بیاہ ممنوع قرار دینے کی تائید میں منوسمرتی ادھیائے ۹ سے ۱۷۶ واں شلوک بھی پیش کیا ہے۔ لیکن اس کے برعکس گورو نانک جی نے یہ بیان کیا ہے :۔

---

[1] :۔ گورمت مارتنڈ حصہ دوم صفحہ ۵۵۹ ؛ [2] :۔ ستیارتھ پرکاش باب چوتھا دفعہ ۱۲۷ ؛

جیوں تن بدھوا پر کو دیئی　　　کام دام چیت پر دس سیئی

رن پر ترپت نہ کبھوں ہوئی [1]

سردار بہادر کاہن سنگھ جی نابھہ نے گوروجی کے ارشاد کی یوں تشریح کی ہے :-

"جو بیوہ عورت شہوت کے بس میں یا اولاد کی خواہش سے قابل نفرت اور قابل مزمت نیوگ کے طریق پر یا دولت وغیرہ کے لالچ میں کسی غیر مرد سے پیار کرتی ہے۔ اس کی نفسانی خواہش کبھی بھی پوری نہیں ہوتی۔ صرف دوسرا خاوند اختیار کرنے سے ہی اسے تسکین اور صبر حاصل ہو سکتا ہے۔ اصل مقصد یہ ہے کہ بیوہ عورت کو دھرم کے مطابق دوسری شادی کر لینی چاہیئے۔ بدکاری میں مبتلا ہو کر پتت ہونا قابل مذمت فعل ہے۔" [2]

گوروجی کے ایک اور شبد سے بھی یہی رہنمائی ملتی ہے کہ اگر کسی شخص کی بیوی فوت ہو جائے تو اسے دوسری شادی کر لینا مناسب ہے۔ جیسا کہ گوروجی نے فرمایا ہے :-

بھنڈ موآ بھنڈ بھالیئے بھنڈ ہووے بندھان [3]

یعنی۔ جب کسی شخص کی بیوی فوت ہو جاتی ہے تو وہ دوسری عورت سے شادی کر لیتا ہے۔

ایک سکھ ودوان سردار کاہن سنگھ جی لکھتے ہیں :-

"سکھ دھرم میں بیوہ عورت کو اپنی عمر کے مطابق کسی مرد سے دوبارہ شادی کرنے کی اجازت ہے۔ اور یہ طریق اعلیٰ اخلاق میں مدد دینے والا ہے"۔ [4]

---

[1] :- گورو گرنتھ صاحب گوڑی محلہ ۱ صفحہ ۲۲۶ ؛ [2] :- گورمت مارتنڈ حصہ دوم صفحہ ۱۹۲۱، گورمت پربھاکر صفحہ ۶۲۹

[3] :- گورو گرنتھ وار آسا شلوک محلہ ۱ صفحہ ۴۷۳ ؛ [4] :- گورمت مارتنڈ حصہ دوم صفحہ ۸۳۱ ؛

سکھ تاریخ سے یہ امر واضح ہے کہ سکھ گورو صاحبان نے خود بھی اپنے سکھوں کی دوسری شادیاں کروائی ہیں۔ اور بیوگان کی دوسری شادی کو جائز قرار دیا ہے۔ [1]

۲۰۔ گائے کی حرمت اور گورو نانک جی

موجودہ زمانہ کے ویدک دھرمی ہندوؤں میں گائے کی حرمت کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ اور وہ گائے کی حفاظت کو اپنا ایک خاص مذہبی فریضہ تصور کرتے ہیں۔ بھارت باوجودیکہ آج ایک سیکولر سٹیٹ کہلاتا ہے اور [redacted] لادینی حکومت قائم ہے۔ لیکن جہاں بھی کوئی شخص گائے کو ذبح کرنے کی کوشش کرے ہندو بھڑک اُٹھتے ہیں۔ اور اس کے پورے خاندان بلکہ پورے محلے کو ہی نیست و نابود کرنے سے دریغ نہیں کرتے۔ گویا کہ بھارت میں ایک ایسا سیکولر نظام ہے جس میں کوئی شخص اپنی حسب پسند خوراک بھی استعمال کرنے کا مجاز نہیں۔ کیونکہ گائے کا گوشت کھانا [redacted] ہندوؤں کے نزدیک جائز نہیں سمجھا جاتا۔ لیکن جہاں تک ہندو دھرم کی قدیمی کتب کا تعلق ہے۔ ان سے ثابت ہے کہ زمانہ قدیم میں خود ہندو گائے کا گوشت مزے سے کھایا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ [redacted] مرکزی وزیر جگجیون رام جی نے ہند پارلیمنٹ میں یہ بیان کیا تھا:۔

> "ویدک زمانہ میں گائے کا گوشت کھانے کے بارہ میں دو الگ الگ رائیں ہیں۔ اور میں اپنے اس بیان پر اب بھی قائم ہوں۔ انہوں نے یہ بھی واضح کیا کہ ویدک زمانہ کے بارہ میں بعض لوگوں کی رائے ہے کہ اس زمانہ کے لوگ گائے کا گوشت کھایا کرتے تھے۔" [2]

---

[1]:۔ گورمت مارتنڈ حصہ دوم صفحہ ۸۳۱؛ [2]:۔ روزنامہ اجیت جالندھر ۱۵ مئی ۱۹۶۸ء؛

الغرض یہ ایک ایسی حقیقت ہے جس کا کسی بھی دانشور کو انکار نہیں ہو سکتا کہ اسلام کے عالم وجود میں آنے سے سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں سال قبل بھارت کے باسی گائے کا گوشت کھایا کرتے تھے۔ اتھرووید کا منتر ہے :۔

"ایتد و ادوسو ادیٹو بدھی گرم کنشیرم د مانسم دتدیو ناشنی یات"۔ ۱؎

مشہور آریہ سماج وِدوان پنڈت راجہ رام نے اتھرووید کے اس منتر کا یوں ترجمہ کیا ہے :۔

"نو سندیہہ (یقیناً) بہت لذیذ جو گائے کا دودھ اور گوشت ہے۔
اسے مہمان سے پہلے نہ کھائے"۔ ۲؎

اسی طرح ہندو دھرم کی ایک اور مقدس کتاب وششٹ سمرتی میں یہ مرقوم ہے :۔

"کسی براہمن یا کشتری کے مہمان آنے پر بڑا بیل یا بکرا پکایا جائے"۔ ۳؎

یہی وجہ ہے کہ بھارت کے قدیمی باشندے مہمان کو عموماً "گوگھن" کہا کرتے تھے جس کے معنے یہ ہیں کہ وہ شخص جس کے آنے پر گائے ذبح کی جائے۔ جیسا کہ سردار بہادر کاہن سنگھ جی نابھہ نے لکھا ہے :۔

"گوگھن۔ گئو کشی کرنے والا...... پرانے زمانہ میں رواج تھا کہ مہمان کے آنے پر اس کے اعزاز میں گائے ذبح کی جاتی تھی۔ اس لئے مہمان کا نام "گوگھن" مشہور ہوا"۔ ۴؎

گیانی لال سنگھ جی آف سنگرور نے اس تعلق میں یہ بیان کیا ہے :۔

"ہندوؤں نے گائے کا گوشت کھانا حرام ٹھہرایا ہے۔ لیکن یہ مریادہ قدیمی ثابت نہیں ہوتی۔ پہلے زمانہ میں یگوں کے دوران گائیوں اور بیلوں کو ذبح کیا

۱؎ :۔ اتھرووید کانڈ ۹ منتر ۹ ٭ ۲؎ :۔ اتھرووید مترجم صفحہ ۹۹م ٭
۳؎ :۔ وششٹ سمرتی ادھیائے دسنی۔ مہان کوش صفحہ ۳۲۰ ٭ ۴؎ :۔ مہان کوش صفحہ ۱۲۷۵ ٭

جاتا تھا۔ اور یہ ویدک دھرم کی رو سے پاپ نہ تھا۔" [1]

جہاں تک گورو نانک جی کی مقدس تعلیم کا تعلق ہے اس کی رُو سے گائے کی وہ عظمت ثابت نہیں ہوتی جسے موجودہ زمانہ کے فرقہ پرست ہندو اپنے مذہب کی تعلیم کا ضروری حصہ تصور کرتے ہیں۔ گورو نانک ایسا خدا پرست انسان گائے پرست نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ سردار مہندر سنگھ بھاٹیہ نے اس تعلق میں یہ لکھا ہے :۔

"سکھ اور ہندو اصولوں کو یکساں کہنے والے لوگ گائے کا سوال اٹھاتے ہیں۔ سکھ گائے پرست نہیں۔ اور گائے کا گوبر اور پیشاب کے خورد و نوش کو پاپ سمجھتے ہیں۔ سکھوں میں خُدا کی پوجا اور گورو نیز سادھ سنگت کی تعظیم اور تکریم ہے۔ ہندو گائے پرست ہیں۔ گوبر کھاتے اور پیشاب پیتے ہیں۔........

سکھ ہندوؤں کی طرح گائے کو ماتا کہہ کر اسکی پوجا نہیں کرتے۔ سکھ خُدائے واحد کے پرستار ہیں۔ خدا تعالیٰ اور مرشد کامل کے سوائے کسی بھی حیوان کی پوجا سکھ دھرم میں پاپ اور کفر ہے۔" [2]

اس تعلق میں گورو نانک جی کا یہ فرمان گورو گرنتھ صاحب میں درج ہے :۔

گینڈا مار ہوم جگ کیئے دیوتیاں کی بات۔ [3]

ایک سکھ وِدوان گیانی لال سنگھ جی نے گورو جی کے اس ارشاد کے متعلق یہ بیان کیا ہے :۔

"یہاں گینڈے سے مُراد گائے اور بیل ہے۔" [4]

سردار بہادر کاہن سنگھ جی نابھہ نے اس بارہ میں یہ بیان کیا ہے :۔

"سکھ مذہب میں گوبر اور گو موتر (گائے کا پیشاب) قابل نفرت اور قابل مزمت

---

[1] :۔ گورو اُسں درشن ص۱۲۵ ؛ [2] :۔ ہم ہندو نہیں ص۳۲، بار دوم ص۳۲، ص۳۳ ؛

[3] :۔ گورو گرنتھ صاحب وار ملار شلوک محلہ ۱ ص۱۲۸۹ ؛ [4] :۔ رسالہ گورمت امرت سر مارچ ۱۹۶۳ء ؛

ہے ۔گورونانک دیوجی نے وار آسا میں فرمایا ہے :۔

"گوبر ترن نہ جائی" [۱]

مندرجہ بالا حوالہ جات سے واضح ہے کہ ہندو دھرم کی رُو سے گائے کی حرمت کا مسئلہ بعد کی پیداوار ہے ۔ زمانہ قدیم میں ہندو لوگ گائے کا گوشت کھایا کرتے تھے ۔ گورونانک جی کے نزدیک بھی گائے کو وہ حرمت حاصل نہیں جو موجودہ ہندوؤں میں پائی جاتی ہے ۔ گورونانک جی کے نزدیک گائے کا پیشاب اور گوبر سراسر ناپاک چیزیں ہیں ۔ ان کا نجات سے دُور کا بھی واسطہ نہیں ہے :۔

اکثر ہندو گائے کی قسم کو ایک دینی فریضہ تصوّر کرتے ہیں اس بارہ میں گورو گوبند سنگھ جی کا ارشاد ہے :۔

"اس گائے کو چھوڑ دو ۔ یہ تو جانور ہے ۔ یہ نہ کچھ بولتا ہے اور نہ کہتا ہے اس کی کیا قسم ہے ۔" [۲]

۲۱ ۔ مُردے کی رُسومات اور گورونانک جی

تمام دنیا کے لوگ اپنے مردوں کی آخری رسومات اپنے اپنے مذہب یا قومی رواج کے مطابق ادا کرتے ہیں ۔ ویدک دھرم کے ماننے والوں میں بھی کچھ رسومات مقرر ہیں ۔ جنہیں وہ "مرتک سنسکار" کے نام سے یاد کرتے ہیں ۔ ہندو دھرم کے مختلف فرقوں میں یہ رسومات بھی ایک دوسرے سے مختلف ہیں ۔

سردار بہادر کاہن سنگھ جی نابھہ نے اس تعلق میں لکھا ہے :۔

"ہندوؤں میں جوگی ۔ سنیاسی وغیرہ متعدد فرقے ہیں جو مُردوں کو دفن کرتے ہیں ۔ اور بہت سے ہندو گنگا وغیرہ دریاؤں میں اپنے مُردے بہا دیتے ہیں ۔ ایسی حالت میں کون ہندو یہ کہہ سکتا ہے کہ مُردے جلانا ہندو دھرم کا اصول ہے ۔" [۳]

---

[۱] :۔ گورمت مارتنڈ حصہ دوم صفحہ ۵۱۴ ؛ [۲] :۔ بہار کاش سا کم ۲۲ صفحہ ۵۸۶ ؛ [۳] :۔ ہم ہندو نہیں صفحہ ۱۵۹ ؛

ہندوؤں کے اکثر فرقے اپنے مُردوں کو جلاتے ہیں۔ مگر سناتن دھرمی ہندوؤں کے ایک پوران میں لکھا ہے :۔

"سرجو ندی کے کنارے لچھمن یوگ کے ذریعہ فوت ہو گئے۔ یہ سن کر بھگوان رام وہاں گئے۔ اور جب انہیں نذرِ آتش کرنے لگے۔ تب اکاشش بانی (وحی) ہوئی:۔ اے وشال باہو (لمبے بازوؤں والے) رام لکشمن کی وفات کا افسوس نہ کرے اور نہ اس کے جسم کو جلا۔ کیونکہ برہم گیانی چاروں آشرموں کے اختیار کرنے والے کیشو کا...... جلایا جانا مناسب نہیں۔" [1]

پنڈت دیانند جی نے اس بارہ میں ویدک دھرم کی یہ تعلیم بیان کی ہے :۔

"مُردے کے جسم کے برابر گھی اور کپور دکافور) چندن وغیرہ خوشبوئیں ساتھ لے لیں۔ اور اسے شدھ کر کے دیکھیں۔ کم سے کم ۲۰ سیر گھی ضرور ہونا چاہیئے اگر اس قدر گھی وغیرہ میسر نہ آسکے تو نہ تو مردہ جسم کو دفن کیا جائے اور نہ جل میں بہایا جائے اور نہ آگ کی نذر کرے بلکہ دُور جا کر جنگل میں چھوڑ آئے۔" [2]

سناتن دھرمی ہندوؤں میں یہ رسم بھی ہے کہ وہ کسی مُردہ انسان کو جلانے کے بعد کئی دنوں تک دیا جلاتے ہیں۔ تاکہ اس مُردے کو روشنی حاصل ہو سکے۔ مگر گورو نانک جی ایسا دیا جلانا سراسر فضول اور لغو خیال کرتے تھے۔ جیسا کہ سردار بہادر کاہن سنگھ جی لکھتے ہیں :۔

"پریت (مردہ) کو یم مارگ۔ موت کے وقت اور بعد کو کئی دنوں تک دیا جلایا جاتا ہے جسے گورو نانک جی بے وقوفی سمجھتے ہیں۔" [3]

اس تعلق میں گورو نانک جی کا یہ ارشاد گورو گرنتھ صاحب میں درج ہے :۔

---

[1] :۔ سکندھ پوران ناگر کھنڈ۔ اشروت منی چرنامرت ص ۶۰۔ [2] : سنسکار ودھی ہندی ایڈیشن اوّل ص ۱۴۱۔

[3] :۔ ہم ہندو نہیں ص ۳۶۹۔

دیوا میرا ایک نام دکھ وچ پایا تیل
ان چانن اوہ سوکھیا چو کا جسم سیوں میل
لوکا مت کو پھکڑ پائے
لکھ مڑھیاں کر ایکٹھے ایک رتی لے بھاہے
پنڈ پتل میری کیسو کریا سچ نام کرتار
ایتھے اوتھے آگے پاچھے ایہہ میرا آدھار
گنگ بنارس صفت تماری ناوے آتم راؤ
سچا ناون تاں تھیئے جاں اہ نس لاگے بھاؤ
اک لوکی ہور چھچھری براہمن وٹ پنڈ کھاہے
نانک پنڈ بخشیش کا کبھوں نکھوٹس ناہیں لے

یعنی صرف خدا تعالیٰ کا ذکر ہی میرا دیا ہے۔ اور مَیں نے دُکھ کا تیل اس میں ڈالا ہے۔ ذکر الٰہی کے دیئے کی روشنی نے دکھ کے تیل کو خشک کر دیا ہے۔ اور مَیں موت کے فرشتوں کو ملنے سے بچ گیا ہوں۔ اے لوگو۔ اب تم میرا مذاق نہ اڑاؤ۔ جس طرح لاکھوں من لکڑی کے ڈھیر کو آگ کی ایک چنگاری جلاکر بھسم کر دیتی ہے۔ اسی طرح خدا تعالیٰ کا ذکر سارے دکھوں کو ختم کر دیتا ہے۔ اور خدا ہی میرے لئے "پنڈ"۔ "پتل" وغیرہ سب پتری یگ یعنی مُردے کی آخری رسومات ہیں۔ یہاں اور وہاں۔ یعنی حال اور مستقبل میں یہی میرا سہارا ہے۔

اے خدا تیری حمد میرے لئے گنگا اور کاشی ہے جس میں میری رُوح اشنان کرتی ہے۔ سچا اشنان تبھی حاصل ہوتا ہے کہ خدا سے دن رات لو لگی رہے۔ ایک پنڈ تو لوگوں اور دیوتاؤں کے لئے دیا جاتا ہے اور دوسرا چھچھری نوٹ شدہ

لے:۔ گورو گرنتھ صاحب آسا محلہ ۱ صفحہ ۳۵۸

لوگوں کے لئے ہے۔ براہمن پنڈ بنا بنا کر خود ہی کھا پی جاتے ہیں۔ گورو نانک جی کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی بخشش کے چاولوں کے پنڈ کبھی بھی ختم نہیں ہوتے۔

جہاں تک گورو نانک جی کے کلام کا تعلق ہے اس سے یہ واضح ہے کہ گورو جی مُردے کو دفن کرنے کے حق میں تھے۔ جیسا کہ آپ کا ارشاد ہے:۔

"نانک آکھے گور سد یہی رہبو پیتا کھانا" [۱]

یعنی۔ اے لوگو۔ قبریں تمہیں آوازیں دے کر بلا رہی ہیں۔ اور ایک دن آئیگا جبکہ تمہارا کھانا پینا دھرا دھرایا رہ جائے گا۔ اور تم چل دو گے۔

ایک اور مقام پر گورو جی فرماتے ہیں:۔

سجن میرے رنگلے جائے ستے جیران

ہنبھی وبنجاں ڈومنی رووان جھینی بان [۲]

یعنی۔ میرے ساجن قبرستان میں جاکر سو گئے ہیں۔ میں بھی ان سے ملنے والا ہوں۔ اور اب دھیمی آواز سے رو رو کر انہیں یاد کر رہا ہوں۔

گورو گرنتھ صاحب میں گورو جی کا یہ ارشاد بھی موجود ہے:۔

جھلمل بسیار دُنیا فانی

قالوب عقل من گور نہ مانی

من کمین کمترین تو دریاؤ خُدایا [۳]

یعنی۔ دُنیا کی چمک دمک تو بہت ہے مگر جلد ختم ہو جانے والی ہے۔ الٹی سمجھ کے لوگ قبر کو تسلیم نہیں کرتے۔ میں تو ایک نہایت ادنیٰ ہستی ہوں۔ اور اے خُدا تُو دریا کی طرح ہے۔

---

[۱]:۔ گورو گرنتھ صاحب سری راگ محلہ ۱ صفحہ ۲۳؛ [۲]:۔ گورو گرنتھ صاحب سری راگ محلا ۱ صفحہ ۲۳؛

[۳]:۔ گورو گرنتھ صاحب وا۔ بلار شلوک محلا ۱ صفحہ ۱۲۹۱؛

جنم ساکھیوں میں بھی گورو جی کے ایسے ارشادات موجود ہیں جن سے واضح ہے۔ کہ گورو جی مُردے کو دفن کرنا زیادہ پسند کرتے تھے۔ چنانچہ ان کا ارشاد ہے :۔

ط۔ طریقت دُور کر معرفت پائیے راکھ
ایہہ تن تیرا قبر میں ہوسی ڈھیری خاک [۱]

یعنی۔ اے لوگو طریقت کو چھوڑ کر معرفت کی طرف قدم بڑھاؤ۔ اور اس بات کو یاد رکھو کہ تمہارا یہ جسم ایک دن قبر میں خاک کی ڈھیری بن کر رہ جائے گا۔

ایک اور مقام پہ گورو جی فرماتے ہیں :۔

جیتے رکھی منیشراں ہوئے وڈے اوتار
پیر پیغمبر اولیاء غوث قطب سالار
تہاں بھی سیس نوایا دھرتی اگے آئے
دھرتری پورے ست گورو سبھو لئے سمائے
واگ پوتر دھرتری جو دھرتی رہے سمائے
تاں کے نکٹ نہ آوسی دوزخ سندی بھائے [۲]

گورو جی نے اپنے اس ارشاد میں خدا تعالیٰ کے نیک بندوں کا قبر میں دفن کیا جانا بیان کیا ہے۔ اور دوزخ کی آگ سے محفوظ رہنا بھی تسلیم کیا ہے۔ گویا کہ جن نیک لوگوں کو دفن کیا جاتا ہے وہ دوزخ کی ہوا سے بھی محفوظ رہتے ہیں۔

جنم ساکھی بھائی منی سنگھ میں مرقوم ہے کہ ایک مرتبہ گورو جی سے مصلےٰ اختیار کرنے کی وجہ دریافت کی گئی تھی۔ تو گورو جی نے جواب میں فرمایا تھا :۔

"مصلےٰ کہتا ہے کہ جس طرح میں نے خاک کی طرف رُخ کیا ہے اور تمہارا

---

[۱]۔ جنم ساکھی بھائی منی سنگھ صفحہ ۱، جنم ساکھی میکالف والی صفحہ ۲۵۶، جنم ساکھی بھائی بالا چھاپہ پتھر صفحہ ۲۳۳۔

[۲]۔ جنم ساکھی بھائی بالا صفحہ ۲۳۶۔

بوجھ اٹھایا ہے۔ اسی طرح تم بھی قبر کو یاد رکھو اور خدا تعالیٰ کا حکم بجالاؤ" [۱]

سکھ کتب میں مرقوم ہے کہ گورو نانک جی نے اپنے ساتھی بھائی مردانہ جی کو اپنے ہاتھ سے دفن کیا تھا۔ جیسا کہ مرقوم ہے :-

"سکھاں بھائی منی سنگھ جی تئیں پوچھیا کہ خرم شہر میں مردانے کی قبر گوشٹ وچ لکھی ہے۔ سکھ دیکھ آئے ہیں۔ بھائی منی سنگھ جی کہیا۔ ...... ایوں بھی ہویا ہووے گا۔ گوراں دے بچن اشتر ہین" [۲]

اس سے واضح ہے کہ بھائی منی سنگھ جی کے زمانہ میں ایسی جنم ساکھیاں موجود تھیں۔ جن میں یہ مذکور تھا کہ بھائی مردانہ کو گورو جی نے دفن کیا تھا۔ نیز ایسے سکھوں کی بھی کمی نہیں تھی جو اس قبر کو خود دیکھ کر آئے تھے۔ اسی وجہ سے بھائی منی سنگھ جی نے اس کی تردید نہیں کی بلکہ اس روایت کو درست تسلیم کر لیا کہ بھائی مردانہ دفن کیا گیا تھا اور بھی بعض دوانوں نے گورو جی کا بھائی مردانہ کی تجہیز و تکفین اپنے ہاتھ سے کرنا بیان کیا ہے [۳]

---

[۱] :- جنم ساکھی بھائی منی سنگھ جی قلمی ص ۳۴۷ ؛ [۲] :- جنم ساکھی بھائی منی سنگھ جی ص ۵۲۱ ؛

[۳] :- تواریخ گورو خالصہ اردو ص ۵۱ ، مختصر و مکمل تواریخ گورو خالصہ اردو ص ۶۰ ؛

۲۲۔ شرادھ اور گورو نانک جی

شرادھ بھی ویدک دھرم کی ایک رسم سمجھی جاتی ہے جو کسی شخص کے فوت ہو جانے کے بعد براہمنوں کو کھانا وغیرہ کھلا کر ادا کی جاتی ہے۔ یہ بھی سناتن دھرمی ہندوؤں میں رائج ہے ہندو دھرم کی مقدس کتب میں اس سے متعلق بڑی تفصیل سے تعلیم دی گئی ہے۔ چنانچہ "اتری سنگھتا" میں مرقوم ہے :-

"شرادھوں کے دنوں میں پتر پوری خالی کر کے شرادھ کے بھوجن کھانے کے لئے دنیا میں آجاتے ہیں۔ اگر انہیں کھانا نہ کھلایا جائے تو شراپ دیکر چلے جاتے ہیں۔ شرادھ کروانے کے برابر کوئی اور ثواب کا کام نہیں۔ اگر بڑے سے بڑے پہاڑ کے برابر بھی گناہ ہوں شرادھ کرنے سے جلد دُور ہو جاتے ہیں۔ اور شرادھ کے ذریعہ انسان جنّت کو حاصل کر لیتا ہے۔" [۱]

گورو نانک جی نے اپنے کلام میں شرادھوں سے متعلق یہ بیان کیا ہے :-

آیا گیا مویا ناؤں
پنڈ پتل سد یہو کاؤں
نانک من مکھ اندھ اندھار
باجھ گورو ڈوبا سنسار [۲]

یعنی۔ انسان اس دنیا میں آتا ہے اور چلا جاتا ہے۔ اس کے بعد اس کا نام بھی لوگ بھول جاتے ہیں۔ اس کے مرنے کے بعد سرادھوں میں درختوں کے پتوں پر کھانا کھلاتے ہیں۔ اور کوّوں کو بلایا جاتا ہے۔ گورو نانک جی کہتے ہیں کہ ایسا کرنیوالے

---

[۱]:۔ اتری سنگھتا منقول از رسم ہند دھرمیں ص ۱۵۹۔ [۲]:۔ گورو گرنتھ صاحب وار مارو شلوک محلہ ۱ ص ۱۳۸۰۔

لوگ ظلمت کا شکار ہیں۔ مرشد کامل کے بغیر تو دنیا غرق ہو رہی ہے۔

گورو نانک جی نے اس سلسلہ میں یہ بات بھی بیان کر دی ہے کہ انسان کا اپنے ہاتھ سے دیا ہؤا ہی کام آئے گا۔ اس لیئے شرادھوں وغیرہ کے ذریعہ دوسروں کو کھانا کھلانا اور یہ خیال کرنا کہ اس کا ثواب فوت شدہ لوگوں کو ملے گا ایک غلط اور بے بنیاد خیال ہے۔ چنانچہ گورو جی فرماتے ہیں:۔

کپڑ روپ سہاوناچھڈ دنیا اندر جاونا
مندا چنگا اپنا آپے ہی کیتا پاونا [1]

سردار بہادر کاہن سنگھ جی نابھہ نے گورو نانک جی کے اس ارشاد کی روشنی میں یہ بیان کیا ہے:۔

"ایک انسان کو اگلے جہان میں وہی کچھ حاصل ہو گا۔ جو اس نے خود اپنی پاک کمائی میں سے خرچ کیا ہو گا۔ دوسرے کا دیا ہؤا کسی کو نہیں ملتا۔" [2]

۲۳۔ نجات اور گورو نانک جی

دُنیا کے ہر مذہب میں نجات کا تصوّر موجود ہے۔ ویدک دھرم نے اس بارے میں جو تعلیم دی ہے وہ مشہور ہندو ریفارمر پنڈت دیانند جی کے نزدیک یہ ہے کہ ایک انسان فوت ہو جانے کے بعد ایک معین عرصہ تک "مکت" رہتا ہے اور ایک وقت اللہ تعالیٰ اسے اس دنیا میں لوٹا دیتا ہے۔ کیونکہ اگر وہ ایسا نہ کرے تو ایک دن تمام روحیں ختم ہو جائیں گی اور دنیا کا تمام کاروبار ٹھپ ہو کر رہ جائیگا۔ چنانچہ پنڈت جی لکھتے ہیں:۔

---

[1]:۔ گورو گرنتھ صاحب وار آسا شلوک محلہ ا صفحہ ۴۷۰۔ [2]:۔ گورمت پربھاکر صفحہ ۳۷۲۔

سوال :۔ ساری دنیا اور تمام مصنفین کی یہ رائے ہے کہ جس سے پھر کبھی پیدا ہونے اور مرنے میں نہ آویں وہ مکتی ہے :۔

جواب :۔ یہ بات کبھی نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ اوّل تو رُوح کی طاقت جسم وغیرہ سامان اور وسائل محدود ہیں۔ پھر اس کا نتیجہ لاانتہا کیسے ہو سکتا ہے۔ اسلئے وہ لاانتہا سکھ نہیں بھوگ سکتا۔ (علیٰ ہذا القیاس) جن کے وسائل غیر دوامی ہیں ان کا نتیجہ بھی دوامی کبھی نہیں ہو سکتا۔ اگر مکتی سے لوٹ کر کوئی بھی جیو اس دنیا میں نہ آئے تو دنیا کا سلسلہ منقطع ہو جانا چاہیئے۔ یعنی جیو ختم ہو جائیں ‘‘۔ [1]

گورو نانک جی کے نزدیک مکتی دائمی ہے۔ اور اس کا تعلق اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہے۔ محض انسانی اعمال سے نہیں۔ چنانچہ گورو جی فرماتے ہیں :۔

’’رام نام بن مکت نہ ہوئی تھا کے کرم کمائی ہے ‘‘۔ [2]

یعنی۔ انسان کی نجات خدا تعالےٰ کے فضل سے وابستہ ہے۔ اس کے فضل کے بغیر انسان اعمال بجالاتا تھک بھی جائے۔ تو نجات نہیں پا سکتا۔

گورو نانک جی نے ایک اور مقام پر مکتی کے بارہ میں یوں فرمایا ہے :۔

پیا جنم نہ ہو دی کدہی جے کر سچ پچھانے
گورموکھ آکھے گورموکھ بوجھے گورمکھی ایکو جانے [3]

یعنی۔ جو لوگ سچے خدا کو شناخت کر لیتے ہیں وہ دائمی نجات حاصل کر لیتے ہیں وہ پھر کبھی اس دنیا میں نہیں آتے۔ اپنے مرشد کا حکم مان کر زندگی بسر کرنے والا شخص خدائے واحد کو شناخت کر لیتا ہے۔

---

[1] :۔ ستیارتھ پرکاش صفحہ ۲۳۶ ؛ [2] :۔ گورو گرنتھ صاحب۔ آسا محلا ۱ صفحہ ۴۳۲ ؛

[3] :۔ گورو گرنتھ صاحب آسا محلا ۱ صفحہ ۴۳۲ ؛

اس سلسلہ میں گورو جی کا یہ ارشاد بھی ہے :-

ست گور ملیئے مت اُتم ہوئے

من نرمل ہو میں کڈھے دھوئے

سدا مکت بندھ نہ سکے کوئے [1]

شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی کی طرف سے شائع شدہ گورو گرنتھ صاحب مترجم میں گورو نانک جی کے اس ارشاد کے یہ معنے بیان کئے گئے ہیں :-

"سچے گورو سے مل کر انسان کی عقل اعلیٰ ہو جاتی ہے۔ اور اس کا دل بھی پاک و صاف ہو جاتا ہے۔ اور اس کے غرور کی غلاظت دھل جاتی ہے۔ اور وہ دائمی نجات حاصل کر لیتا ہے۔ اور کوئی بھی اسے پکڑ نہیں سکتا۔ وہ ہمیشہ ذکر الٰہی کرتا رہتا ہے۔ اس کے سوا اور کچھ نہیں کرتا۔" [2]

گورو جی نے اپنے مقدس کلام میں یہ بات بھی نہایت واضح الفاظ میں بیان کر دی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی روحانی بخشش یا انعام اس کی اپنی شان کے مطابق ہوتا ہے۔ نہ کہ انسان کے اعمال کے مطابق۔ وہ ایک دائمی سچائی ہے اور لازوال ہے۔ اس لئے جب وہ اپنی رحمت سے کسی کو نجات یافتہ قرار دیدے تو وہ دائمی نجات کا ہی وارث ہو جائے گا۔ اس کے دوبارہ نجات سے محروم ہونے اور دنیا میں پھر پیدا ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

گورو جی کا ارشاد ہے :-

جیوڈ اپ تیوڈ تیری دات [3]

یعنی۔ خدا تعالیٰ اپنی شان کے مطابق ہی کسی پر بخشش کرتا ہے۔ وہ خود لامحدود

---

[1] :- گورو گرنتھ صاحب۔ بسنت محلہ ۱ صفحہ ۱۸۸۵ ۔ [2] :- گورو گرنتھ صاحب مترجم صفحہ ۳۹۱۶ ۔

[3] :- گورو گرنتھ صاحب آسا محلہ ۱ صفحہ ۹ ، صفحہ ۳۴۹ ۔

ہے۔ اس لئے اس کی روحانی بخشش کو بھی محدود نہیں کیا جا سکتا۔ یہ درست ہے کہ انسان خود بھی محدود ہے اور اس کے اعمال بھی محدود ہیں۔ لیکن اس کا ارادہ اور نیت تو کسی حد کے اندر نہیں۔ کوئی بھی برگزیدہ انسان یہ نہیں کہتا کہ وہ دس۔ بیس یا تیس سال تک ہی نیک اعمال بجالائے گا۔ اس کے بعد نہیں۔ بلکہ اس کا ارادہ اور نیت تو یہی ہوتی ہے کہ وہ جب تک زندہ رہے گا نیک اعمال بجالانے میں ہی مصروف رہنے کی کوشش کرے گا۔ اس لئے جب اس کا ارادہ اور نیت محدود نہیں تو لامحدود خدا سے محدود انعام کیوں ملے؟ اگر اس کے نیک اعمال کا سلسلہ ختم ہوا ہے تو اس نے خود ختم نہیں کیا۔ موت نے اسے دارالعمل سے اٹھا کر دارالجزاء میں پہنچا دیا ہے۔ اور پھر اسلامی نقطہ نگاہ سے تو مومن جنّت میں بھی دست بدعا رہیں گے جس سے معلوم ہوا کہ ان کے اعمال کا سلسلہ منقطع نہیں ہونے پائے گا۔ اس لئے اس کا اجر بھی غیر منقطع ہونا چاہیئے۔

جو لوگ نجات کو محض انسانی اعمال کا نتیجہ خیال کرتے ہیں۔ گورو نانک جی نے ان کے متعلق یہ بیان کیا ہے ۔

کرم دھرم کر مکت منگاہی

مکت پدارتھ شبد صلاحی

بن گور شبدے مکت نہ ہوئی پر پنچ کر بھرمائی ہے [1]

یعنی۔ دنیا میں ایسے لوگ بکثرت ہیں۔ جو اپنے اعمال اور عقاید کے ذریعہ ہی مکتی چاہتے ہیں۔ لیکن نجات کا تعلق تو ذکر الٰہی سے ہے۔ گورو کے کلام کے بغیر کوئی بھی انسان نجات حاصل نہیں کر سکتا۔ وہ توہمات میں ہی بھٹکتا رہتا ہے۔

گورو جی کے نزدیک خدا کے خزانے کسی بھی وقت خالی نہیں ہوتے۔ وہ روحوں کا بھی خالق ہے۔ اس بارہ میں گورو جی فرماتے ہیں:۔

---

[1]:۔ گورو گرنتھ صاحب آسا محلہ ۱ صفحہ ۳۴۹ ۔

نہ اوہ مرے نہ ہووے سوگ

دیندا رہے نہ چوکے بھوگ

گن ایہو ہور ناہیں کوئے

ناں کو ہوآ ناں کو ہوئے[1]

یعنی ۔ خدا تعالےٰ غیر فانی ہے ۔ نہ وہ کبھی مرتا ہے اور نہ اس کا سوگ منایا جاتا ہے وہ لوگوں پر برابر انعام کرتا رہتا ہے اور اس کے خزانے کبھی خالی نہیں ہوتے ۔ ہمیشہ بھرے رہتے ہیں ۔ اور اس کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ اس جیسا کوئی اور نہیں ہے ۔

گویا کہ گورو نانک جی کا خدا ایسا ہے ۔ جس کے خزانے ہر وقت بھرے رہتے ہیں اور کسی وقت بھی خالی نہیں ہوتے ۔ اس صورت میں یہ خیال کرنا کہ اگر اللہ تعالےٰ نجات یافتہ روحوں کو مکتی خانہ سے نکال کر دنیا میں نہ بھیجے تو دنیا کا سارا کاروبار ٹھپ ہو کر رہ جائے گا ۔ ایک باطل خیال ہے جس کا حقیقت سے نہ کوئی تعلق ہے اور نہ واسطہ ۔

---

[1] :- گورو گرنتھ صاحب ۔ راگ آسا محلہ ۱ صـ ۹ ، صـ ۳۴۹ ۔

۲۴ - ہندو اور گورو نانک جی

گورو نانک جی کے پاکیزہ کلام سے یہ حقیقت واضح ہے کہ آپ ہندو قوم میں پیدا ہونے کے باوجود ہندوؤں کو اچھا نہیں سمجھتے تھے اور نہ انہیں ہندو دھرم کی کسی رسم سے کوئی دلچسپی یا لگاؤ تھا۔ گورو جی کے بقول ہندو اپنے اصل کو بھول کر گمراہی میں مبتلا تھے اور اِدھر اُدھر بھٹک رہے تھے۔ چنانچہ گورو جی اس بارہ میں فرمایا ہے :-

ہندو مولے بھولے اکھوٹی جاہیں
نارد کہیا سے پوج کراہیں
اندھے گونگے اندھ اندھار
پاتھرے پوجیں مگدھ گنوار
اوئے جے آپ ڈوبے تم کہاں ترن ہار [۲]

یعنی - ہندو روز اوّل سے ہی اصل راستہ سے بھٹک چکے ہیں اور غلط راستہ پر چل رہے ہیں۔ وہ نارد شیطان کے کہنے سے مورتی پوجا کرتے ہیں۔ وہ اندھے ہیں گونگے ہیں۔ اور ظلمت کا شکار ہیں۔ پتھروں کی پوجا کرتے ہیں۔ مگر اتنا بھی نہیں سمجھتے کہ

---

[۱] :- گورو گرنتھ کوش میں "ہندو" کے بارہ میں یہ مرقوم ہے :-

"ہندو وہ لوگ ہیں جو ہندوستان میں رہتے ہیں اور قدیم آریہ نسل سے ہیں۔ دید شاستر وغیرہ کتب کے پیروکار ہیں"

(گورو گرنتھ کوش ص۲۶۱)

[۲] :- گورو گرنتھ صاحب۔ وار بہاگڑا شلوک محلہ ۱ ص۵۵۶

جو پتھر خود پانی میں ڈالنے سے ڈوب جاتے ہیں وہ دوسروں کو کیونکر کنارے لگا سکتے ہیں۔

گوروجی نے بت پرستوں کو کافر تک کہنے سے بھی دریغ نہیں کیا۔ جیساکہ ان کا ارشاد ہے :۔

کافر ہوئے بت پرست جانن بت خُدائے
تس کر کافر آکھیٹن ہوئے رہے گمراہے لہ

یعنی۔ بُت پرست لوگ کافر ہیں۔ جو بتوں کو الوہیت کا درجہ دیتے ہیں انہیں اس وجہ سے کافر کہا جاتا ہے کہ وہ گمراہ ہو گئے ہیں۔

نیز گوروجی نے اپنے کلام میں ہندوؤں کے بارہ میں یہ تصریح بھی کی ہے :۔

متھے ٹِکا تیڑ دھوتی ککھائی
ہتھ چھری جگت قصائی ۲ہ

یعنی :۔ ہندو اپنی پیشانیوں پر تو کشقے لگاتے ہیں۔ اور کمروں میں دھوتیاں باندھتے ہیں۔ مگر ان کے ہاتھوں میں چھریاں ہیں اور دنیا کو قتل کرنے کے ارادے ہیں۔

لہ :۔ جنم ساکھی بھائی بالا (۱۸۹۶ء والی) صنہ۲۰، جنم ساکھی اُردو ۱۹۲۳ء والی صہ۲۷۔

۲ہ :۔ گورو گرنتھ صاحب۔ وار آسا شلوک محلہ ا صنہ۱۷ صہ۲۰۲۔ سہ :۔ گورو گرنتھ صاحب۔ شلوک وارأں تے ودھیک محلہ ا صنہ۱۲ا۔

گورو نانک جی نے ہندوؤں کی بداعمالیوں کے پیش نظر یہ تک ارشاد فرمایا ہے:۔

ایسے عمل ہندو کے دیکھے مت کو ہندو نام کہاوے [1]

گویا کہ گورو نانک جی کے نزدیک کسی کا ہندو کہلانا پسندیدہ نہیں۔ اسی وجہ سے انہوں نے "مت کو ہندو نام کہاوے" فرماکر ہندو کہلانے سے روک دیا ہے۔

گورو جی نے اپنے ایک شبد میں ہندوؤں کی دو عملی کو یوں واضح کیا ہے:۔

گئو براہمن کو کر لاوہو [2] گوبر ترن نہ جائی
دھوتی ٹکا تے جپ مالی دھان ملیچھاں کھائی
انتر پوجا پڑھے کتیباں سنجم ترکاں بھائی

چھوڈیلے پاکھنڈا — نام لیئے جاہ ترندا
مانس کھانے کریں نماز — چھری وگائن تن گل تاگ
تن گھر براہمن پورے ناد — اونہاں بھی آوے اوئی ساد
کوڑی راس کوڑا واپار — کوڑ بول کرہے آہار
شرم دھرم کا ڈیرا دور — نانک کوڑ رہیا بھرپور
متھے ٹکا تیڑ دھوتی کھائی — ہتھ چھری جگت قصائی
نیل بستر پہرے ہوئے پروان [3] — ملیچھ دھان لے پوجے پوران
ابھاکھیا کا کٹھا بکرا کھانا — چوکے اوپر کسے نہ جانا [4]

---

[1]: جنم ساکھی بھائی بالا ۱۸۹۵ء والی صفحہ ۲۰۵، جنم ساکھی بھائی بالا اردو صفحہ ۲۳۶۔

[2]: ایک سکھ رسالہ گورو سندیش نے یہ شائع کیا ہے:۔
"گشتریوں نے ہی اپنے مسلمان حکام کی خوشنودی حاصل کرنے کے خیال سے گائے اور براہمنوں پر ٹیکس لگایا اور اپنے دھرم کی خود ہی توہین کی۔ یہ سب بے غیرتی ہے۔" (رسالہ گورو سندیش بیناگر۔ فروری ۱۹۶۵ء)

[3]: شبد ارتھ گورو گرنتھ صاحب میں مرقوم ہے:۔ "ہندو نیلے رنگ کے کپڑے پہن کر مسلمان حکمران کی نظروں میں مقبول ہوتے ہیں۔ ان دنوں نیلے کپڑے پہننا اسلامی فیشن تھا۔ اور ہندو لوگ مسلمانوں کو خوش کرنے کے لئے یہ فیشن اختیار کرتے تھے۔" (شبد ارتھ گورو گرنتھ صاحب صفحہ ۴۷۲ حاشیہ)، [4]: گورو گرنتھ صاحب وار آسا شلوک محلہ ۱، صفحہ ۴۷۲۔

گورو نانک جی نے اپنے اس شبد میں تفصیل سے ہندوؤں کی دو عملی پر روشنی ڈالی ہے۔ اور بیان کیا ہے کہ ایک طرف تو وہ خود ہی مسلمان حکمرانوں کو خوش کرنے کے لئے دریاؤں کے پتنوں پر گائیوں اور براہمنوں پر ٹیکس لگاتے ہیں۔ اور دوسری طرف پاکیزگی حاصل کرنے کے خیال سے گائے کے گوبر کی لپائی کرتے ہیں۔ مگر یہ نہیں جانتے کہ گوبر سے پاکیزگی یا نجات حاصل نہیں ہو سکتی۔ ایک طرف تو وہ دھوتی پہنتے اور ماتھے پر قشقہ لگاتے ہیں اور دوسری طرف مسلمانوں کو ملیچھ اور ناپاک خیال کرتے ہیں لیکن ان کا کھانا بھی کھا لیتے ہیں۔ اپنے گھروں میں تو پران پڑھتے اور پوجا پاٹھ کرتے ہیں۔ مگر باہر نکل کر لوگوں کو دکھلانے کے لئے اسلامی کتب پڑھتے ہیں اور اپنا رہن سہن بھی مسلمانوں کا سا بناتے ہیں۔ ان کو یہ منافقت اور پاکھنڈ چھوڑ کر ذکر الٰہی کرنے سے نجات مل سکے گی انسانوں کا خون چوسنے والے ہندو ریاکاری کے طور پر نمازیں بھی پڑھتے ہیں لیکن جن کے گلوں میں زنار ہے وہ چھریاں چلانے سے بھی دریغ نہیں کرتے۔

ایک سکھ ودوان سردار من جیت سنگھ جی نے گورو جی کے اس مندرجہ بالا ارشاد کی یوں تشریح کی ہے:۔

''یہاں پر "مانس کھانے" لفظ کا اطلاق اس زمانہ کے ہندوؤں اور براہمنوں پر ہوتا ہے۔ یہاں پر اس کے معنے نماز پڑھنے والے مسلمان نہیں۔ کیونکہ اس سے قبل براہمنوں کے اعمال کا رد کیا گیا ہے۔ اور اس کے آگے بھی براہمنوں کی منافقت کو ننگا کیا گیا ہے۔ اس لئے مانس کھانے والے لوگوں سے مراد ہندو اور براہمن ہیں۔

یعنی۔ وہ براہمن جو اپنے گھروں میں تو اپنی پوجا پاٹھ کرتے ہیں۔ مگر باہر آکر مسلمان حکمرانوں کو خوش کرنے کے لئے نمازیں پڑھتے ہیں'' [۱]

---

[۱]:۔ رسالہ گورمت پرکاش۔ امرتسر مئی ۱۹۷۵ء

گویا کہ وہ مردار خور ہیں۔ کیونکہ گورو گرنتھ صاحب کے دوسرے مقام پر گورو جی نے جھوٹ بولنے والے کو مردار خور ہی کہا ہے۔ جیسا کہ :-

" کوڑ بول مردار کھائے۔" ؎

گورو جی یہ بھی فرماتے ہیں کہ دھرم اور شرم کا مقام بہت اُونچا ہے۔ وہاں تک منافقانہ روش رکھنے والے لوگ رسائی حاصل نہیں کر سکتے۔ اس لئے دوعملی چھوڑ کر یک رنگ ہونا ضروری ہے۔ منافقت تو جھوٹ سے بھی بدتر ہے۔ اس میں صداقت شعاری کا شائبہ بھی نہیں ہوتا۔ یہ ہندو اپنے ماتھے پر قشقہ لگاتے ہیں۔ کمر میں دھوتی باندھتے ہیں۔ لیکن ان کے ہاتھوں میں چھریاں ہیں اور دنیا کو قتل کرنے کے ارادے ہیں۔ یہ منافق ہندو ایک طرف تو مسلمانوں کا ذبیحہ چٹ کر جاتے ہیں۔ اور دوسری طرف انہیں ناپاک خیال کرتے ہیں۔

گویا گورو نانک جی کے نزدیک ہندو کردار تضادات کا مجموعہ ہے ؞

؎ :- گورو گرنتھ صاحب ۱۲۴۲ ؞


AL-HAMD PUBLICATIONS
پبلیکیشنز
الحمد
دہلی
DELHI-6